﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿---اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿...عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾(بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:- نصیر احمد قمر

جلد24 | جمعۃ المبارک 25/اگست 2017ء — 02ذوالحجہ 1438 ہجری قمری 25/ظہور 1396 ہجری شمسی | شمارہ34

مساکین سے محبت

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

اے اللہ مجھے مسکین ہونے کی حالت میں زندہ رکھ۔ اور مسکین ہونے کی حالت میں وفات دے اور مساکین کے زُمرہ میں میرا حشر فرما۔

(جامع ترمذی کتاب الزھد باب فقراء المھاجرین)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

تعجب کی بات ہے کہ علماء اسلام نے یہ تو اعتراف کیا کہ آخری زمانہ میں ہونے والے موعود یہودی درحقیقت یہود نہیں بلکہ وہ مسلمانوں میں سے اعمال وعادات میں اُن کے مثیل ہیں۔ اس کے باوجود وہ کہتے ہیں کہ مسیح آسمان سے نازل ہوگا اور درحقیقت وہ ابن مریم رسول اللہ ہوگا نہ کہ اصفیاء میں سے اس کا کوئی مثیل۔ عیسیٰؑ نبی اللہ کے نزول کا مسئلہ نصرانیوں کی اختراع ہے اور جہاں تک قرآن کا تعلق ہے تو اُس نے اُسے وفات یافتہ قرار دیا اور فوت شدگان سے ملایا ہے۔ اس لغو عقیدہ الوہیت مسیح کو تراشنے پر عیسائی مایوسی اور موعودہ نصرت سے نا اُمیدی کے وقت ہی مجبور ہوئے۔

جان لو کہ مسیح موعود کے لئے نزول کا لفظ دو وجہ سے اختیار کیا گیا ہے۔ (۱) پہلی وجہ زمینی ذرائع یعنی حکومت، ریاست اور حربی وسائل کے اس ملک میں انقطاع کے اظہار کے لئے۔ گویا کہ اشارہ تھا کہ مسیح موعود ایسے ملک میں ہی آئے گا جس میں اسلام کی قوت اور مسلمانوں کی طاقت نہیں رہے گی۔ پس رَبُّ السَّمَآء کی جناب سے مسیح کی تائید کی جائے گی اور اُس پر زمین کے بادشاہوں اور حاکموں اور امراء میں سے کسی کا احسان نہ ہوگا — دوسری وجہ مسیح موعود کی تمام ملکوں میں شہرت کا جلد سے جلد تر وقت اور زمانے میں ظاہر ہو جانا ہے۔ کیونکہ جو چیز آسمان سے نازل ہوتی ہے اسے ہر دُور و نزدیک اور مختلف اطراف و اکناف والے دیکھ لیتے ہیں۔

”رہا وہ جس نے آسمان سے نازل☆ ہونا تھا تو وہ یہ تمہارے درمیان کھڑا ہے جیسا کہ حضرتِ کبریا کی طرف سے میری طرف وحی کی گئی اور نزول کی اصل حقیقت، اسباب کے منقطع ہو جانے، دولت اسلامیہ کے ضعف اور مخالف گروہوں کے غلبہ کے وقت مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور ہے۔ اور یہ اس طرف اشارہ ہے کہ گردنیں اڑائے اور دشمنوں کو قتل کئے بغیر یہ تمام تر امر آسمان سے اترے گا اور اپنی روشنی میں سورج کی طرح دکھائی دے گا۔ پھر ظاہر پرستوں نے اس استعارے کو حقیقت پر محمول کر لیا۔ پس یہ سب سے پہلی مصیبت تھی جو اس اُمّت پر نازل ہوئی اور انزال مسیح سے اللہ تعالیٰ کی مراد صرف یہ تھی کہ دونوں ملّتوں کے درمیان مقابلہ بالصراحت دکھا دے کیونکہ ہمارے نبی مصطفیٰؐ مثیلِ موسیٰ ہیں۔ اور خدائے عَلّام کی طرف سے خلافتِ اسلام کا سلسلہ حضرت موسیٰؑ کلیم اللہ کی خلافت کے سلسلہ کی طرح ہے۔ پس اس مماثلت اور مقابلے کا لازمی تقاضا تھا کہ سلسلہ موسویہ کے مسیح کی طرح اس سلسلہ کے آخر میں بھی مسیح ظاہر ہو اور اس سلسلہ میں بھی ان یہود جیسے یہود ہوں جنہوں نے عیسیٰؑ کی تکفیر کی اُن کو جھٹلایا اور اُن کے قتل کا ارادہ کیا اور اَربابِ حکومت کی طرف اُن کو کھینچ کر لے گئے۔ پس تعجب کی بات ہے کہ علماء اسلام نے یہ تو اعتراف کیا کہ آخری زمانہ میں ہونے والے موعود یہودی درحقیقت یہود نہیں بلکہ وہ مسلمانوں میں سے اعمال وعادات میں اُن کے مثیل ہیں۔ اس کے باوجود وہ کہتے ہیں کہ مسیح آسمان سے نازل ہوگا اور درحقیقت وہ ابن مریم رسول اللہ ہوگا نہ کہ اصفیاء میں سے اس کا کوئی مثیل۔ گویا کہ انہوں نے اس اُمّت کو تمام اُمّتوں میں سے ردّی اور ناپاک ترین خیال کیا ہے کیونکہ وہ یہ عقیدہ اپنائے بیٹھے ہیں کہ مسلمان ایسی قوم ہیں جن میں کوئی ایک بھی ایسا نہیں کہ اسے سابقہ نیک لوگوں کا مثیل کہا جا سکے۔ ہاں شریروں کے مثیل ان میں بکثرت ہیں۔ پس اے عاقلین کے گروہ اس میں غور کرو۔ پھر عیسیٰؑ نبی اللہ کے نزول کا مسئلہ نصرانیوں کی اختراع ہے اور جہاں تک قرآن کا تعلق ہے تو اُس نے اُسے وفات یافتہ قرار دیا اور فوت شدگان سے ملایا ہے۔ اس لغو عقیدہ الوہیت مسیح کو تراشنے پر عیسائی مایوسی اور موعودہ نصرت سے نا اُمیدی کے وقت ہی مجبور ہوئے۔ کیونکہ یہود جب انہیں رسوا ہوتے اور آفات میں پھنسے دیکھتے تھے تو اُن کا تمسخر اڑاتے اور اُن پر ہنستے اور طرح طرح کے کلمات سے انہیں تکلیف دیتے تھے۔ کیونکہ وہ کہتے تھے کہ تمہارا وہ مسیح کہاں گیا جو یہ سمجھتا تھا کہ وہ تخت داؤد کا وارث ہوگا اور سلطنت پائے گا اور یہود کو نجات دلائے گا۔ ان طعنوں کو سن کر عیسائی بہت تکلیف محسوس کرتے تھے اور لعنت ملامت پر صبر کب تک۔ پس انہوں نے ان دو طعنوں اور دو خطابوں پر دو جواب گھڑے۔ پس انہوں نے کہا کہ یسوع ابن مریم نے اگر اس دَور میں سلطنت نہیں پائی لیکن آخری زمانہ میں وہ جابر قاہر بادشاہوں کی صورت میں نازل ہوگا اور وہ یہودیوں کے ہاتھ، پاؤں اور ناک کاٹے گا اور انہیں شدید ترین عذاب اور ذلّت سے ہلاک کرے گا۔ اور اس سزا کے بعد اپنے پیاروں کو اُن عالی شان تختوں پر بٹھائے گا جن کا کتاب میں وعدہ ہے۔ اور جہاں تک مسیح کے اس قول کا تعلق ہے کہ اپنے پر ایمان لانے والوں کو وہ بنی اسرائیل پر نازل ہونے والے شدائد سے نجات دلائے گا تو اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے خون کے کفّارہ سے گناہوں سے نجات دلائے گا نہ کہ رومی حکومت کے ظلم وستم سے جیسا کہ خیال کیا جاتا اور کہا جاتا ہے۔ پس حاصل کلام یہ کہ جب مصیبتوں میں لمبا عرصہ مبتلا رہنے نے عیسائیوں کو تکلیف دی اور یہود نے ان کے معاملہ میں زبان درازی کی اور انہیں خائب وخاسر جانا۔ تو یہ تمسخر اُن پر بہت گراں گزرا تو انہوں نے یہ دو مذکورہ عقیدے گھڑے تا کہ دشمن خاموش ہو جائیں۔“

☆ حاشیہ۔ جان لو کہ مسیح موعود کے لئے نزول کا لفظ دو وجہ سے اختیار کیا گیا ہے۔ (۱) پہلی وجہ زمینی ذرائع یعنی حکومت، ریاست اور حربی وسائل کے اس ملک میں انقطاع کے اظہار کے لئے جس میں حضرتِ احدیّت کی طرف سے اُس (مسیح موعود) نے مبعوث ہونا تھا۔ گویا کہ اشارہ تھا کہ مسیح موعود ایسے ملک میں ہی آئے گا جس میں اسلام کی قوت اور مسلمانوں کی طاقت نہیں رہے گی اس کے باوجود بھی وہ انکار کے لئے کمر بستہ ہو جائیں گے اور اللہ کے نور کو بجھانے کے درپے ہوں گے بجائے اس کے کہ وہ اس کے انصار بنیں۔ پس رَبُّ السَّمَآء کی جناب سے مسیح کی تائید کی جائے گی اور اُس پر زمین کے بادشاہوں اور حاکموں اور امراء میں سے کسی کا احسان نہ ہوگا اور نہ ہی وہ شمشیر وسناں کو کام میں لائے گا گویا کہ وہ آسمان سے اترا ہے اور اللہ نے اپنی جناب سے اس کی تائید و نصرت فرمائی ہے۔ (۲) اور دوسری وجہ مسیح موعود کی تمام ملکوں میں شہرت کا جلد سے جلد تر وقت اور زمانے میں ظاہر ہو جانا ہے۔ کیونکہ جو چیز آسمان سے نازل ہوتی ہے اسے ہر دُور و نزدیک اور مختلف اطراف و اکناف والے دیکھ لیتے ہیں اور منصفوں کی نظر میں اس پر کوئی پردہ نہیں رہتا اور اس بجلی کی طرح اس کا مشاہدہ کر لیا جاتا ہے جو ایک طرف سے دوسری طرف کوندتی ہے اور تمام اطراف پر دائرہ کی طرح محیط ہو جاتی ہے۔

(خطبہ الہامیہ مع اردو ترجمہ صفحہ 2 تا 7۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)......................

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 03 اکتوبر 2015ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت مَیں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ ثنا ارشد بنت مکرم خالد نبیل ارشد صاحب کا ہے جو عزیزم عمران دین ابن مکرم منیر دین صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

بچی نبیل ارشد صاحب کی بیٹی ہے۔ نبیل ارشد صاحب بچپن سے ہی، جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ یہاں آئے، انہوں نے کافی خدمت کی، اب بھی خدمت کر رہے ہیں۔ اور بچی کے دادا عبدالباقی ارشد صاحب الشرکۃ الاسلامیہ کے چیئرمین بھی ہیں، ایک لمبے عرصہ سے جماعت کی خدمت کرر ہے ہیں۔

اسی طرح عمران دین، منیر دین صاحب کے بیٹے اور بابو عزیز دین صاحب کے پڑپوتے ہیں۔ وہ 1918ء میں یہاں آئے تھے۔ اور حضرت مصلح موعودؓ نے جب تجارتی ملکوں کے دوروں پر ان کو یہاں بھجوایا تھا۔ یہاں یوکے میں رہنے والوں کا بہت پرانا خاندان ہے۔ دونوں طرف سے ہی خدا کے فضل سے جماعت کی خدمت کرنے والے یہ خاندان ہیں۔

اللہ تعالیٰ یہ نکاح بھی ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ اور ان دونوں کو اور ان کی آئندہ نسلوں کو بھی اپنے باپ دادا کی طرح خدمت کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

دوسرا نکاح عزیزہ عصمت شریف رانا بنت مکرم رانا عبدالسمیع صاحب کا ہے جو محمد ضیاء اللہ واقف نو ابن مکرم رانا احسان اللہ خانصاحب کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

اگلا نکاح عزیزہ ارم محمود بنت مکرم محمود احمد خان صاحب یو کے کا ہے جو عزیزم کاشف الیاس ابن مکرم محمد الیاس صاحب کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

ان تمام رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرلیں، اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

(مرتبہ:۔ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

نماز جنازہ حاضر وغائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 24رجولائی 2017ء بروز سوموار دوپہر ساڑھے 12 بجے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرمہ محمودہ اختر صاحبہ (اہلیہ مکرم ظفر علی نور صاحب۔سٹن) کی نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مکرمہ محمودہ اختر صاحبہ (اہلیہ مکرم ظفر علی نور صاحب۔سٹن) 20 جولائی کو 69 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت صوفی محمد رفیع صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ انتہائی سادہ مزاج، ملنسار، ہمدرد اور نیک خاتون تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب :

1۔مکرم چوہدری رکن الدین صاحب (کراچی۔حال امریکہ)

20 جون 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے 1945ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی توفیق پائی۔ آپ نائب امیر کراچی کے علاوہ کراچی اور پشاور میں مختلف عہدوں پر خدمت بجالاتے رہے۔ آپ بڑی محنت اور جانفشانی سے جماعتی کاموں کو سرانجام دیتے تھے۔ آپ کو کراچی میں عقیل بن عبدالقادر آئی ہسپتال کے علاوہ کئی تعمیری کام کروانے کا بھی موقعہ ملا۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، خلافت سے دلی عقیدت رکھنے والے بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے ۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

2۔مکرمہ اقبال نسیم صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد یوسف صاحب۔ سابق ڈرائیور فضل عمر ہسپتال و دفتر کار پرداز۔ربوہ)

30 جنوری 2017ء کو 64 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نمازوں کی پابند، دعا گو، منکسر المزاج ، خداترس، غریب پرور، صابرہ و شاکرہ، متوکل علی اللہ، بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے گہری وابستگی تھی ۔ لازمی چندہ جات اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

3۔مکرم ڈاکٹر نعیم احمد صاحب (آف کیلگری۔کینیڈا)

9 جولائی 2017ء کو 46 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نمازوں کے پابند اور بچپن سے ہی تہجد گزار تھے۔ نظام جماعت اور خلافت کے اطاعت گزار تھے۔ اپنے واقف نَو بیٹے کو بھی خلافت اور جماعت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے تھے۔ چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے۔ اپنی بیماری میں باوجود مشکل کے سیکرٹری مال کے گھر جا کر چندہ ادا کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

4۔مکرم Abu Ul Hussun Ranmjaun صاحب (آف ماریشس)

15 جولائی 2017ء کو 88 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ جماعت اور خلافت سے اخلاص و وفا میں بہت بڑھے ہوئے تھے۔ آپ نے 50 سال تک مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ نیشنل صدر جماعت بھی رہے۔ بطور صدر کام کرتے ہوئے آپ نوجوان نسل کے لئے ایک نمونہ تھے۔ تقریر کرنے کی اچھی قابلیت تھی۔ اکثر نظام جماعت اور خلافت کے عناوین پر تقاریر کیا کرتے تھے۔ دنیوی اعتبار سے زیادہ تعلیمیافتہ نہ تھے لیکن علم وحکمت رکھنے والے بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ اپنی فیملی کی بعض آزمائشوں پر آپ نے بڑی ثابت قدمی کے ساتھ نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔

5۔مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم ملک غلام محمد صاحب جمالی۔بستی جمال والا کھی ضلع ملتان)

14 مارچ 2017ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ مکرم رانا فیض بخش نون صاحب کی بیٹی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، عاشق قرآن، دعا گو اور پردہ دار خاتون تھیں۔ چندوں کی بروقت ادائیگی کیا کرتی تھیں۔ بیواؤں، یتیموں اور غریبوں کی مددگار تھیں۔ اپنے حلقہ میں لمبا عرصہ صدر لجنہ اور سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

6۔مکرم حاجی محمد سلیم صدیقی صاحب (صادق آباد کوٹلی آزاد کشمیر)

20 جنوری 2017ء کو 63 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے کوٹلی میں سیکرٹری تعلیم القرآن شہر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت سے محبت کا تعلق تھا۔ واقفین زندگی اور مرکزی نمائندوں کا احترام کرنے والے، بہت مہمان نواز اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

7۔مکرمہ نصیر بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم ناصر احمد باجوہ صاحب مرحوم۔کراچی)

6 جولائی 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ خلافت سے والہانہ پیار کرنے والی بہت مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم لقمان احمد کشور صاحب (انچارج شعبہ وقف نو مرکزیہ۔لندن) کی خالہ اور ممانی تھیں۔

8۔مکرمہ میمونہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد حفیظ صاحب۔ حیدرآباد۔انڈیا)

26 اپریل 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، غریب پرور اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والی بڑی مخلص خاتون تھیں۔ اپنی جماعت کی فعّال ممبر اور چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ تھیں۔ آپ کچھ عرصہ اپنے حلقہ میں بطور نائب صدر لجنہ خدمت بجالاتی رہیں۔ خلافت کے ساتھ دلی لگاؤ تھا اور عہدیداران کا بہت احترام کرتی تھیں۔

9۔مکرمہ شازیہ تبسم صاحبہ (بنت مکرم محمد نسیم تبسم صاحب۔ مربی سلسلہ۔لاہور)

15 جون 2017ء کو 21 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولوی محمد حسین صاحب رضی اللہ عنہ کی پڑپوتی اور مکرم محمد نسیم تبسم صاحب مربی سلسلہ دارالذکر (لاہور) کی بیٹی تھیں۔ بہت خوبیوں کی مالک نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔

10۔مکرم جمال عبد الغفور صالح ملازادہ صاحب (آف کردستان)

9 جون 2017ء کو 61 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے 2012ء میں بیعت کی تھی۔ تبلیغ کا بے حد شوق تھا اور اس بات پر اکثر غمگین رہتے تھے کہ میں کماحقہٗ تبلیغ نہیں کر پارہا۔ اگر کبھی کسی معاملہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی ارشاد بتایا جاتا تو سن کر فوراً کہتے کہ وہی درست ہے۔ اس کے بعد کوئی اور بات نہیں ہوسکتی۔ آپ دل کے غنی، نہایت سخی، بہت نرم خو، منکسر المزاج، مہمان نواز اور بہت ہر دلعزیز انسان تھے۔ اپنے علاقہ کے سارے احمدیوں کی خبر گیری کرتے تھے۔ اپنے خاندان میں بہت مقبول تھے۔ آپ کی بیٹی نے بھی آپ کی تبلیغ سے احمدیت قبول کی۔

11۔مکرم منور اقبال بلوچ صاحب (ابن مکرم عنایت اللہ خان حیرت صاحب۔لیّہ)

10 اپریل 2017ء کو 66 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے دادا حضرت عبداللہ خان صاحب اور پڑدادا حضرت فتح محمد خان صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ آپ کو قائد ضلع لیّہ، صدر جماعت لیّہ کے علاوہ دو مرتبہ امیر ضلع لیّہ کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ آپ شاعر بھی تھے اور ادب سے گہرا لگاؤ تھا۔ ہر خاص وعام کے ساتھ ذاتی تعلق رکھتے تھے۔ انسان دوست کے نام سے ایک رفاہی ادارہ بھی بنایا ہوا تھا۔ ضلعی امن کمیٹی کے ممبر تھے اور آپ کو امن کا ایوارڈ بھی دیا گیا تھا۔ U.B.L. سے بطور آفیسر ریٹائر ہوئے۔ بعد میں ایک یونیورسٹی میں درس وتدریس کا کام کرتے رہے۔

12۔مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب (مسی ساگا۔کینیڈا)

23 جون 2017ء کو 63 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت میاں جمال الدین صاحب سیکھوانی رضی اللہ عنہ کے پڑنواسے اور حضرت میاں محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کے نواسے تھے۔ آپ کے والد مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب کا خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت پیار کا تعلق تھا۔ آپ نے 1974ء میں پنجاب یونیورسٹی کی احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری کی حیثیت سے اور 1984ء میں بطور قائد ضلع ملتان قابل قدر خدمات کی توفیق پائی۔ آپ انتہائی شفیق، مہمان نواز اور خلافت سے والہانہ عشق رکھنے والے بہت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

13۔عزیزم آفاق احمد (ابن مکرم فہید احمد صاحب۔سابق صدر جماعت بھوئیوال ضلع شیخوپورہ)

21 جون 2017ء کو صرف 11 ماہ 3 دن کی عمر پا کر وفات پا گیا۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ یہ بچہ گزشتہ سال 8 جولائی کو پیدا ہوا تھا۔ پیدائش کے بعد اس کے سر پر الرجی کے دانے نکلے تھے۔ ان کا علاج کرتے ہوئے نمونیا اور پھر یرقان ہوگیا جس سے صحت یاب نہ ہوسکا اور اللہ کو پیارا ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆...☆...☆

بدرسوم اور اسلامی تعلیمات

(سعدیہ وسیم۔جرمنی)

آج کے ترقی یافتہ دور میں بھی ہمیں اپنے معاشرے میں کسی نہ کسی رنگ میں بدرسوم اور بدعات دیکھنے کوملتی ہیں جنہیں ہمارے معاشرے میں بسنے والوں نے اپنے گلے کا طوق بنایا ہوا ہے۔کہیں یہ لوگ علم دین کی کمی اور خدا تعالیٰ سے دوری کی وجہ سے عجیب وغریب بدعات کے چنگل میں پھنسے ہوئے ہیں اور کہیں یہ رسوم ان کی نمود ونمائش کو ظاہر کرنے کا باعث ہیں۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ بدرسوم اور بدعات کیوں پیدا ہوتی ہیں؟ جب ایک مسلمان اپنے دین میں نئی بات شامل کر کے اصل تعلیم کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ بے حیائیوں کا مرتکب ہوکر بدعات اور بدرسوم میں گھِر کر گمراہی کی طرف چلا جاتا ہے اور شرک کرنے لگتا ہے۔بحیثیت احمدی مسلمان ہمارا سب سے پہلا فرض ہے کہ ہم اپنی زندگیوں کو قرآن کریم، سنّت و احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مطابق بسر کریں۔ہمیں یہ معلوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی ایک غرض اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ بیان فرمائی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بنی نوع انسان کو ان پھندوں سے آزاد کروائیں گے جن کے طوق انسانوں نے خود پہن رکھے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○

(سورۃ الاعراف:158)

(ترجمہ:)''جو اس رسول نبی اُمّی پر ایمان لاتے ہیں جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔وہ ان کو نیک باتوں کا حکم دیتا ہے اور انہیں بُری باتوں سے روکتا ہے اور اُن کے لئے پاکیزہ چیزیں حلال قرار دیتا ہے اور اُن پر ناپاک چیزیں حرام قرار دیتا ہے اور اُن سے اُن کے بوجھ اور طوق اتار دیتا ہے جو اُن پر پڑے ہوئے تھے۔پس وہ لوگ جو اس پر ایمان لاتے ہیں اور اسے عزت دیتے ہیں اور اس کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کی پیروی کرتے ہیں جو اس کے ساتھ اُتارا گیا ہے یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔''

(ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ دین اسلام تو اصل میں بنی نوع انسان کو بدرسوم سے آزاد کرانے آیا ہے نہ کہ رسوم کے بوجھ کو گلے میں ڈالنے کے لئے۔پس ان سے بچنا ضروری ہے کیونکہ پھر یہ رسوم دین میں نئی بدعات کو جگہ دیں گی تو دین میں بگاڑ پیدا ہوجائے گا۔

رسم ورواج کے بارہ میں ارشادِ نبویؐ ہے۔حضرت عمرو بن عوفؓ بیان کرتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری سنّتوں میں سے کسی سنّت کو اس طور زندہ کرے گا کہ لوگ اس پر عمل کرنے لگیں تو سنّت کے زندہ کرنے والے شخص کو بھی عمل کرنے والوں کے برابر اجر ملے گا اور ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔اور جس شخص نے کوئی بدعت ایجاد کی اور لوگوں نے اسے اپنا لیا تو اس شخص کو بھی ان پر عمل کرنے والوں کے گناہوں سے حصّہ ملے گا اور ان بدعتی لوگوں کے گناہ میں بھی کچھ کمی نہ ہوگی۔

(سنن ابن ماجه باب من احيا سنة قد اميت حدیقۃ الصالحین حدیث 159 صفحہ 227 ایڈیشن 2003ء)

پس جن رسموں کا دین سے کوئی تعلق نہیں وہ رسوم دین میں نئی بدعت اور شرک کو جگہ دینے والی ہوں گی جن سے دین میں بگاڑ پیدا ہوجائے گا کیونکہ بدعت انسان خود کاشت کرتا ہے پھر اُس کی جڑوں کو اس حد تک تناور کرتا ہے کہ وہ شرک کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔جب انسان پر دنیا کی محبت بہت زیادہ حاوی ہوجاتی ہے اس وقت ہی وہ ان رسم و رواج کا پابند ہوجاتا ہے جو اسے شرک خفی کی طرف لے جاتی ہیں۔

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''یاد رکھو شرک کی کئی قسمیں ہوتی ہیں۔ان میں سے ایک شرک جلی کہلاتا ہے اور دوسرا شرکِ خفی۔شرک جلی کی مثال تو عام طور پر یہی ہے۔جیسے یہ بت پرست لوگ بتُوں، درختوں یا اور اشیاء کو معبود سمجھتے ہیں۔اور شرکِ خفی یہ ہے کہ انسان کسی شئی کی تعظیم اسی طرح کرے جس طرح اللہ تعالیٰ کی کرتا ہے یا کرنی چاہیے۔یا کسی شئے سے اللہ تعالیٰ کی طرح محبت کرے۔یا اس سے خوف کرے۔یا اس پر توکّل کرے۔''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 448 ایڈیشن 2010ء)

شرک کی کئی ایک قسمیں ہیں جیسے مال و اسباب سے محبت، بت پرستی، وظائف پر توکّل اور تعویذ وگنڈے، ٹونے ٹوٹکے اور پیروں فقیروں اور قبروں پر اعتقاد اور اعتماد ہوتا ہے جو انسانوں کی زندگیوں میں اس طرح گھُل گئی ہیں گویا کہ نعوذ باللہ خدا پر یقین ہے ہی نہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:

''…۔جب انسان کا دل خالص ہوجاتا ہے تو پھر دُنیا کچھ چیز نہیں وہ تو خود بخود خدمت کرنے کے واسطے تیار ہوجاتی ہے لیکن وظائف کے ساتھ خواہش کرنا کہ دُنیا مل جاوے یہ ایک بت پرستی ہے اور اس سے سالک کو سخت پرہیز درکار ہے…۔''

(''ملفوظات'' جلد پنجم صفحہ 84/ایڈیشن 2010ء)

ایک دفعہ ایک شخص نے اپنی حاجات حضرت مسیح موعودؑ کو تحریری طور پر پیش کیں۔آپؑ نے پڑھ کر فرمایا ''اچھا ہم دعا کریں گے'' تو وہ شخص کسی قدر مُتحیرّ ہو کر پوچھنے لگا۔آپ نے میری عرضداشت کا جواب نہیں دیا۔حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ: ''ہم نے تو کہا ہے کہ دعا کریں گے''۔اس پر وہ شخص بولا کہ حضور کوئی تعویذ نہیں کیا کرتے؟ فرمایا: ''تعویذ گنڈے کرنا ہمارا کام نہیں۔ہمارا کام تو صرف اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا کرنا ہے۔''

(''ملفوظات'' جلد پنجم صفحہ 505/ایڈیشن 2010ء)

شرک ایک ایسی لعنت ہے جو انسان کو خدا اور اُس کے رسولؐ کی اِتباع سے دُور کردیتی ہے۔یہ بات قابل غور ہے کہ ہم میں سے چند ایک زمانے کے امام کو ماننے کے بعد بھی ایسے رسم ورواج میں گرفتار ہیں جو دین میں صرف اس لئے شامل کر لئے گئے ہیں کہ جس معاشرے میں ہم رہ رہے ہیں وہ اس کا حصہ ہیں۔دوسرے مذاہب کی رسمیں ہیں جنہیں اپنا لیا ہے۔آج کل کے معاشرے کی برائیوں میں شرک اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ اس ترقی یافتہ زمانے میں بھی جہالت کی وجہ سے ایسی بدعات نے جگہ لے لی ہے جس میں قبروں کو پوجنا، جادو، ٹونے ٹوٹکے کروانا شامل ہے جن سے دین میں بگاڑ پیدا ہوگیا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''عورتیں ٹونے ٹوٹکے کرتیں ہیں۔اگر کوئی بیمار ہوتا ہے تو کچا تاگہ باندھتی ہیں کہ صحت ہوجائے۔حالانکہ جس کو ایک چھوٹا بچہ بھی توڑ کر پھینک سکتا ہے وہ کیا کرسکتا ہے۔اس طرح عورتوں میں اور کئی قسم کی بدعتیں اور بُرے خیالات پائے جاتے ہیں جن کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا اور جن سے سوائے اس کے کہ ان کی جہالت اور نادانی ثابت ہو اور کچھ نہیں ہوتا۔پس خوب اچھی طرح یاد رکھو کہ ٹونے ٹوٹکے۔تعویذ گنڈے۔منتر جنتر سب فریب اور دھوکے ہیں جو پیسے کمانے کے لیے کسی نے بنائے ہوئے ہیں۔یہ سب لغو اور جھوٹی باتیں ہیں ان کو ترک کرو۔ایسا کرنے والوں سے خدا تعالیٰ سخت ناراض ہوتا ہے……۔تم ان بےہودہ رسموں اور لغو چیزوں کو قطعاً چھوڑ دو اور اپنے گھروں سے نکال دو۔''

(فرمودات مصلح موعودؓ دربارہ فقہی مسائل مرتبہ سیّد شمس الحق مربی سلسلہ احمدیہ صفحہ 137)

ہمارے معاشرے میں کئی جگہ فوتگی کے موقع پر بھی عجیب قسم کی رسوم اور بدعات جنم لے چکی ہیں۔بجائے صدقہ وخیرات کرنے کے کہ جس کا ثواب وفات پانے والے تک پہنچتا بھی ہے، وہ نہیں کیا جاتا بلکہ قرآن خوانی اور چالیسویں کئے جاتے ہیں اور قرآن بخشوایا جاتا ہے جن کا اسلامی تعلیم سے دُور دُور تک کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت سے یہ بات ثابت ہے کہ اگر کوئی اپنی زندگی میں نیکیاں کرتا ہو اُن کو اس کی موت کے بعد بھی جاری رکھنا جائز ہے۔اگر زندگی میں قرآن نہیں پڑھتا مرنے کے بعد اُسے قرآن بخشوایا جائے تو یہ لغو بات ہے۔ایک شخص نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں صدقہ وخیرات بہت کیا کرتی تھی اور اس کی خواہش تھی کچھ دینے کی لیکن وہ اس سے پہلے فوت ہوگئی تو میرے لئے کیا حکم ہے؟ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کی طرف سے صدقہ دو۔اس کا ثواب خدا تعالیٰ اس کو دے گا…''۔

(مجالس عرفان از حضرت مرزا طاہر احمدؒ زیر اہتمام لجنہ اماء اللہ کراچی صفحہ 138)

بعض لوگ بغیر سوچے سمجھے معاشرے کے رسم ورواج کے پیچھے چل کر بدعات کا شکار ہوجاتے ہیں حالانکہ رہن سہن وتمدن کے لحاظ سے جس ملک میں ہم رہ رہے ہیں ان سب کے بارہ میں معلومات حاصل کرنا ہمارا فرض ہے تا کہ ان بدعات کی اصل حقیقت سے آگاہی ہو اور ہم اس کا موازنہ کرسکیں کہ ان کے بارہ میں ہمارا دین کیا کہتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مجلس عرفان میں ایک غیر از جماعت بہن نے سوال کیا۔آپ لوگ سوئم، چالیسواں، ختم قرآن، آیت کریمہ کے ختم پڑھنے، باداموں کے ختم کو کیوں نہیں مانتے؟

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔واقعہ یہ ہے کہ ہم وہی ختم مانتے ہیں جو ختم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو۔…حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم آخری نمونہ ہیں جن کی پیروی لازمی قرار دے دی گئی اور کسی اور کی پیروی تب ہم کریں گے اگر وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے گا۔ورنہ نہیں کریں گے۔تو یہ ساری چیزیں جن کا ذکر ہے، سوئم، چالیسواں، گٹھلیوں پر قرآن پھونکنا، ختم قرآن، باداموں پر پڑھنا ان میں سے ایک بھی چیز حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ اور خلفائے راشدین کے زمانے میں نہیں تھیں۔…… جب قومیں بگڑتی ہیں تو رسم ورواج بن جایا کرتی ہیں۔اتنی بات تو غالب بھی سمجھ گیا تھا

ہم موحّد ہیں ہمارا کیش ہے ترکِ رسوم
مِلتیں جب مٹ گئیں اجزائے ایماں ہوگئیں

سوچیں تو سہی کہ آپ کا دین کیا بن رہا ہے۔قرآن والا دین تو نہیں۔حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا دین تو نہیں ہے۔حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا تو نہ سوئم ہوا، نہ گیارہویں ہوئی، نہ چالیسواں ہوا۔آپ کے کسی خلیفہ کا نہیں ہوا، آپ کے کسی صحابی کا نہیں ہوا۔تو آج کون حق رکھتا ہے ان رسموں سے علاوہ رسمیں بنانے کا جو آپؐ کے زمانے میں نہیں تھیں…''۔

(مجالس عرفان حضرت مرزا طاہر احمدؒ۔زیر اہتمام لجنہ اماء اللہ کراچی صفحہ 114 تا 116)

خاکسار بہت چھوٹی تھی تو ہماری غیر احمدی کلاس فیلوز ان رسومات کے مواقع پر اپنے گھر دعوت دیتی تھیں۔ہم اُمی جان سے وہاں جانے کی اجازت مانگتے تو اُمّی سمجھاتیں کہ ہم ان رسم ورواج کو نہیں مانتے کیوں کہ ہم احمدی مسلمان ہیں، ہم قرآن شریف کے احکامات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر عمل کرتے ہیں۔جب سہیلیوں کو جواب میں یہی بات کہتے تو اُن کے علم میں اسلام کی یہ خوبصورت تعلیم نہیں ہوتی تھی بلکہ رسم و رواج کا اثر ہوتا تھا۔جواب میں بس وہ اتنا کہہ دیتی تھیں کہ تم اصلی مسلمان نہیں ہو۔ناراض ہوکر دوستی ختم کردیتی تھیں۔جب بڑے ہوئے، ہوش سنبھالا تو اُن کی بات پر ہنسی آتی تھی کہ میں انہیں اسلام کی خوبصورت تعلیم پیش کررہی ہوں اور وہ جواب میں ناراضگی کا اظہار کررہی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''یہ سب لغویات ہیں بلکہ شرک ہے۔یہ تعویذ گنڈے کرنے والی جو عورتیں ہیں اگر آپ ان کے ساتھ رہ کر جائزہ لیں تو شاید وہ کبھی نماز بھی نہ پڑھتی ہوں۔تو جو شخص مسلمان کہلانے کے بعد نماز بھی نہیں پڑھتا آپ اس سے کیا امید رکھتی ہیں کہ کس طرح اس کا خدا تعالیٰ سے

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰہِ

(اللہ تعالیٰ کے نشانوں کی بے حرمتی نہ کرو)

(ازافاضات حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ)

حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے سورۃ المائدہ کی درج ذیل آیات ایک تا تین کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:

”بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُحِلُّوۡا شَعَآئِرَ اللّٰہِ وَ لَا الشَّہۡرَ الۡحَرَامَ وَ لَا الۡہَدۡیَ وَ لَا الۡقَلَآئِدَ وَ لَاۤ آٰمِّیۡنَ الۡبَیۡتَ الۡحَرَامَ یَبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّہِمۡ وَ رِضۡوَانًا۔ وَاِذَا حَلَلۡتُمۡ فَاصۡطَادُوۡا۔ وَلَا یَجۡرِمَنَّکُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ اَنۡ صَدُّوۡکُمۡ عَنِ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اَنۡ تَعۡتَدُوۡا۔ وَ تَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡبِرِّ وَ التَّقۡوٰی۔ وَلَا تَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡاِثۡمِ وَ الۡعُدۡوَانِ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ۔ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ۔

(المائدۃ:1تا3)

حقیقت یہ ہے کہ تمام حقوق العباد علامات ہیں حقوق اللہ کی ادائیگی کی۔ کیونکہ حقوق العباد کی ادائیگی یہ بتاتی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار اور اس کی اطاعت کرنے والا ہے۔ جب ہم کسی شخص کا، کسی جاندار کا یا کسی بے جان مخلوق کا حق ادا کرتے ہیں تو اس لئے نہیں کہ اس مخلوق کے اپنی ذات میں کوئی حقوق تھے جنہیں ہم ادا کر رہے ہیں۔ ہم ان حقوق کو اس لئے حقوق کہتے اور حقوق تسلیم کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے ان حقوق کو قائم کیا ہے۔

اس بات کی وضاحت کے لئے اللہ تعالیٰ نے پہلے زمانوں میں بھی خال خال ایسا کیا اور اُس وقت کے انسان کو یہ سمجھایا کہ حقوق العباد کی ادائیگی اس بنیاد پر ہی ہوسکتی ہے کہ اللہ کی اطاعت کی جائے اور اس طرح سمجھایا کہ عقل کوئی اور دلیل یا کوئی اور مصلحت تجویز نہیں کر سکتی تھی۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کے متعلق آپ کی قوم کو فرمایا کہ اسے کچھ نہیں کہنا، اب وہ اونٹنی اونٹوں میں سے ایک فرد تھی۔ اُس کی یہ عزّت اس کے اونٹنی ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کے پیچھے یہ سبق تھا کہ تم میری اطاعت کرو۔ اگر میں کہوں کہ اس اونٹ کی عزت کرنی ہے تو اگر تم میرے فرماں بردار ہو تو تمہیں اس اونٹ کی عزّت کرنی پڑے گی۔

اس سبق کو بار بار یاد کرانے کے لئے اور اس لئے کہ ہم اطاعتِ باری پر مضبوطی سے قائم ہو جائیں ہر سال لاکھوں اونٹ گائیں بھیڑیں اور بکریاں ہیں کہ جن کے متعلق اسلام میں اللہ تعالیٰ نے یہ کہا ہے کہ میں ان کو عزّت دیتا ہوں اور تمہیں بھی ان کی عزّت کرنی پڑے گی۔

شروع میں جو آیت میں نے پڑھی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے اس قسم کی مختلف عزتوں کو قائم کر کے یہ سبق دہرایا ہے اور اس نے یہ سبق بار بار دہرایا ہے اور ہمیں اس پر پختہ طور پر قائم رہنے کی طرف توجہ دلائی ہے چنانچہ فرمایا ہے لَا تُحِلُّوۡا شَعَآئِرَ اللّٰہِ یعنی اللہ تعالیٰ کے نشانوں کی بے حرمتی نہیں کرنی۔ شعائر کے معنی ہیں نشان اور علامات۔ اور نشانات اور علامات کے یہاں یہ معنی ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے نشانات اور علامات ہیں۔ یہ اس کی فرماں برداری کے نشانات اور علامات ہیں۔ اس کے علاوہ تمہیں اور کچھ نظر نہیں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں یہ علامت اور نشان قائم کر دیتا ہوں تم میرے حکم کی اطاعت کرو۔ یہ علامت اور نشان ایک ظاہری چیز ہوتی ہے جس کے اندر نہ تو عقل ہوتی ہے اور نہ شریعت اور انسانی فطرت اس کی کوئی بزرگی تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوتی ہے۔

خود اسلام کی یہ تعلیم ہے کہ میں نے انسان کے علاوہ ہر مخلوق کو انسان کی خدمت پر لگایا ہوا ہے اور جن چیزوں کو انسان کی خدمت پر لگائے جانے کا قرآن کریم بار بار اعلان کر رہا ہے انہی میں سے اللہ تعالیٰ بعض کو لے لیتا ہے اور کہتا ہے تم نے ان کی عزت کرنی ہے۔ تم نے ان کا احترام کرنا ہے، تم نے ان کی بے حرمتی نہیں کرنی کیونکہ یہ نشان ہیں۔ اگر کوئی سوال کرے کہ یہ کس چیز کا نشان ہیں؟ تو ہم کہیں گے یہ اطاعتِ باری کا نشان ہیں۔

اس آیت میں حُرمت کی بہت سی اقسام کو بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں جب چاہوں، جس وقت چاہوں اور جس زمانہ میں چاہوں کسی چیز کی حُرمت اور اس کی عزّت کو قائم کر دیتا ہوں مثلاً اس نے فرمایا میں نے شہرِ حرام کو حُرمت اور عزّت والا مہینہ بنایا ہے۔ میں نے اسے شعائراللہ سے بنایا ہے۔ اسے عظمت اور احترام والا مہینہ بنایا ہے۔ اب اس عزّت اور حُرمت کا تعلق زمانہ سے ہے اور اس میں ہمیں یہ سبق دیا گیا ہے کہ بعض زمانے اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت معزز ہو جاتے ہیں اور جو اِن زمانوں، مہینوں یا دنوں کی عزت اور احترام سے غافل ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کے نیچے ہوتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کا پیار نہیں حاصل کرتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے اس جلسہ (جلسہ سالانہ) کو بھی عزت اور حرمت والا زمانہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ یہ فرمایا ہے کہ چونکہ یہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکمِ ربّانی، اس لئے جلسہ میں ضرور تشریف لائیں اور جو لِلّٰہ سفر کیا جاتا ہے وہ عند اللہ ایک قسم عبادت کی ہوتا ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ 340 تا342)

پس خالی شہرِ حرام کی حرمت اللہ تعالیٰ نے قائم نہیں کی بلکہ اَور زمانوں کی حرمت کو بھی اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے مثلاً اس سے بہت زیادہ حرمت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی قائم کی ہے۔ آپؐ کی تمام مکّی اور مدنی زندگی جو تھی وہ سارا زمانہ عزت اور احترام والا زمانہ تھا۔ جب آسمانوں سے فرشتوں کا نزول ہوتا تھا اور وہ بڑی کثرت کے ساتھ انسانوں میں اللہ تعالیٰ کی برکتیں بانٹ رہے ہوتے تھے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں بعض مکانوں کو عزت دے دیا کرتا ہوں۔ اب ان مکانوں کی اینٹوں اور گارا یا سیمنٹ اور شہتیر یا ری انفورس کنکریٹ کی جو چھت ہے اس کو تو کوئی عزت نہیں دیتا بلکہ انسان کے سامنے یہ بات ہونی چاہیے کہ خدا تعالیٰ نے اس مکان کو عزّت والا مقام عطا فرمایا ہے اور ہمیں اس کی عزت کرنی پڑے گی۔ اگر تم یہ کہو کہ جس طرح کے مکان لاہور یا راولپنڈی یا پشاور یا کراچی یا لنڈن یا واشنگٹن کے ہیں اسی طرح کے مکان مکہ کے مکان ہیں۔ اسی طرح کے مکان مدینہ کے مکان ہیں یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان ہیں تو یہ غلط ہوگا۔ کیونکہ بے شک ان سب مکانوں پر اینٹ اور گارا یا دوسرا میٹریل (Material) جو لگا ہے وہ ایک جیسا ہے لیکن ایک وہ گھر ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے عزت اور عظمت عطا نہیں کی اور ایک وہ مکان ہے جس کو اللہ تعالیٰ عزت اور احترام دیتا ہے۔ اور جسے اللہ تعالیٰ عزت اور احترام دے تمہیں اس کی عزت کرنی پڑے گی۔ یہاں اس آیت میں چونکہ بیت الحرام کی عزت کا ذکر ہے اس لئے یہ حرمت مکان سے تعلق رکھنے والی ہے۔

پھر انسان کی حرمت ہے اور پھر انسانوں میں سے مسلمان کی حرمت ہے۔ اس حرمت کو بھی اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے۔ چنانچہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ایسے انسانوں کی حرمت کو بھی قائم کیا گیا ہے جو اپنے ربّ کے فضل اور اس کی رضا کی تلاش میں ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ نے یہ عام اصول وضع کر کے ہمارے سامنے رکھ دیا ہے اور ہمیں یہ کہا ہے کہ میرے بندوں میں سے ہر وہ بندہ جو میرے فضل کی تلاش میں ہے وہ میرے نزدیک معزز اور محترم ہے۔ تمہیں بھی اس کی عزت اور احترام کرنا پڑے گا اور اگر تم اس کی عزت نہیں کرو گے، اس کا احترام نہیں کرو گے تو میری اطاعت کے دائرہ سے باہر ہو جاؤ گے۔

پھر بعض حُرمتیں انسان کی قائم کی گئی ہیں۔ مثلاً انسان کی یہ عزت اور حرمت قائم کی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم نے کسی انسان پر ظلم نہیں کرنا (اسی آیت میں جو میں نے پڑھی ہے یہ مفہوم بیان ہوا ہے) اور کسی پر تعدّی نہیں کرنی۔

پھر انسان کی یہ حرمت بیان کی کہ نیکی اور بھلائی کے کاموں میں اس سے تعاون کرنا۔ اور نیکی اور بھلائی کے کام دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک کام تو دنیا سے تعلق رکھنے والے ہیں یعنی وہ کام دنیا کی معاش اور دنیا کی اقتصادیات سے تعلق رکھتے ہیں اور اس میں ایک مسلمان اور غیر مسلم میں کوئی فرق نہیں ہوتا مثلاً اسلام نے ایک انسان کے اقتصادی حقوق قائم کئے ہیں اب اگر کوئی غیر مسلم اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے اصول کے مطابق یا کچھ فرق کے ساتھ (بہرحال نیکی کی طرف اس کی طبیعت مائل ہے) انسان کے اقتصادی حقوق کو قائم کرتا ہے تو مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ اس سے تعاون کرے۔ کیونکہ تَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡبِرِّ وَ التَّقۡوٰی میں تعاون علی البر میں مسلم اور غیر مسلم کی کوئی شرط نہیں۔ گو تعاون علی التقویٰ میں وہ شرط آ جاتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جہاں غریب کے، محتاج کے، ضرورتمند کے اور مظلوم کے سیاسی اور اقتصادی حقوق دینے کا سوال ہوگا وہاں جو کوئی تقویٰ کے اصول پر یعنی اللہ تعالیٰ سے خوف کرتے ہوئے اور اس کی پناہ میں آ کر اور اس کی رضا کے حصول کے لئے یہ کام کرے گا ہر دوسرے مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ اس کے ساتھ تعاون کرے۔ اور پھر فرمایا کہ انسان کا یہ حق ہم نے قائم کیا ہے کہ جب وہ گناہ کرنے لگے تو تم نے اس سے تعاون نہیں کرنا۔ غرض انسان کی یہ حرمت بھی ہے کہ گناہ میں اس سے تعاون نہیں کرنا کیونکہ اس کے نتیجہ میں وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کے نیچے اور بھی زیادہ آ جائے گا اور اس میں مسلمان اور غیر مسلم سب برابر ہیں......

میں نے بتایا تھا کہ زمانہ اور مکان اور مخلوق کی حرمتوں کو اللہ تعالیٰ نے قائم کر کے ہر اس چیز کو، ہر اس مخلوق کو اور ہر اس انسان کو جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے حکم دیا اور اس کے حق کو قائم کیا ہے شعائراللہ بنا دیا۔ یعنی اس بات کی علامت بنا دیا کہ تم مسلمان اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہو یا حکم عدولی کرتے ہوئے اس کی اطاعت سے باہر نکلتے ہو اور اس کے غضب کے دائرہ کے اندر داخل ہوتے ہو۔ آپؐ نے فرمایا جس طرح یہ دن مقدّس ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی جان اور اس کے مال اور عزّت و ناموس کو مقدّس قرار دیا ہے۔ شعائر اللہ بنا دیا ہے۔ اور کسی کی جان اور کسی کے مال اور کسی کی عزّت پر حملہ کرنا ایسا ہی ناجائز ہے جیسا کہ اس مہینے اور اس علاقے اور اس دن کی ہتک کرنا۔ پھر آپ نے فرمایا یہ حکم آج کے لئے نہیں، کل کے لئے نہیں بلکہ اس دن تک کے لئے ہے کہ تم خدا سے جا کر ملو۔ پھر فرمایا یہ باتیں جو میں آج تم سے کہتا ہوں ان کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤ کیونکہ ممکن ہے کہ جو لوگ آج مجھ سے سن رہے ہیں ان کی نسبت وہ لوگ ان پر زیادہ عمل کریں جو مجھ سے آج نہیں سن رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اور آپ سے پہلے جو چھوٹے چھوٹے اولیاءِ اُمّت گزرے ہیں انہوں نے بھی اپنے اپنے وقت میں بہت ساری چیزوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کے احکام کی روشنی میں یہ اعلان کیا کہ یہ شعائراللہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی حرمت اور عزت قائم کی ہے۔ اس اصول کے مطابق مثلاً اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر وہ شخص جو میرے فضل کی تلاش میں ہے وہ میری عزت اور میری حرمت کے دائرہ کے اندر ہے۔

جیسا کہ میں نے پہلے بتایا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جلسہ سالانہ کو شعائراللہ میں شامل کیا ہے کیونکہ ایک تو یہ وہ زمانہ ہے جس میں ہم صرف اللہ اور رسول کی باتیں سننے کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ یہاں اس اجتماع میں ہماری اپنی کوئی ذاتی غرض اور مقصد نہیں ہے۔ پھر لوگ ہر قسم کی تکالیف اٹھا کر محض اللہ تعالیٰ کے فضل کے حصول کے لئے مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب سے یہاں آ رہے ہوتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کی تلاش میں سفر کر رہے ہوتے ہیں اور اسی کی طرف پہلی آیت جو میں نے پڑھی تھی اشارہ کر رہی ہے۔

میں نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو قابلِ عظمت قرار دیا ہے۔ پھر انسانوں میں سے بعض انسان ایسے ہیں کہ جن کی عزت اور عظمت کو حق طور پر خدا تعالیٰ قائم کرتا ہے۔ سب سے زیادہ معزّز اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عزّتوں کی تقسیم کا سرچشمہ اور منبع تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ آپؐ کی اُمّت میں آپ ہی کے منشاء کے مطابق اور بھی ایسے وجود پیدا ہوئے جن کو اللہ تعالیٰ نے بڑی عزت اور عظمت عطا کی تھی۔ کون یہ خیال کر سکتا ہے کہ اس شخص کو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں کوئی عزت اور عظمت نہیں جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے 1300 سال پہلے اپنا سلام بھجوایا تھا۔ 1300 سال پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں ایک پیار اپنے اس روحانی فرزند کے لئے جوش مار رہا تھا اور اس جوش کے نتیجہ میں آپ نے کہا کہ جب وہ آئے تو اپنی طرف سے تم نے اسے سلام پہنچانا ہی ہوگا، میری طرف سے بھی اسے سلام پہنچا دینا۔ (طبرانی الاوسط والصغیر) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ میں اپنی اولاد (روحانی) میں سے جو وجود اس قدر عزت اور احترام رکھتا ہے کہ آپ اسے سلام بھیجتے ہیں کیا اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں وہ صاحبِ عزت و احترام نہیں؟ وہ یقیناً صاحبِ عظمت واحترام ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے جو مختلف نشان دیئے اور علامات دیں اور آپ نے جو پیشگوئیاں فرمائیں اور جو وقت کی ضرورت کے مطابق اسلام کے تقاضے آپ نے بتائے وہ سب شعائراللہ میں شامل ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے شعائراللہ کے معنی ہیں وہ علامات جو یہ بتاتی ہیں کہ ان کی عزت کر کے اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہوتی ہے اور ان کی بے حرمتی کر کے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مبشر اولاد کے متعلق بھی ایک فقرہ میں یہ بتایا ہے کہ یہ شعائراللہ ہیں اور ان کی عزت کرنا ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ جیسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سلام بھجوایا تھا اسی سے ملتا جلتا یہ فقرہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ”یہ لڑکے چونکہ اللہ تعالیٰ کا ایک نشان ہیں......اس لئے میں اللہ تعالیٰ کے ان نشانوں کی قدر کرنی ضروری سمجھتا ہوں“۔ (الحکم 10/اپریل 1903ء)

اب جس بات کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرض سمجھتے ہیں آپ کے جو متبع، پیرو اور آپ کی بیعت میں شامل ہیں وہ بات ان پر بھی فرض ہے۔ جو اس سے انکار کرتا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع سے انکار کر رہا ہے۔“

(خطباتِ ناصر جلد دوم صفحہ 1015 تا1025)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ گزشتہ ہفتے خیریت سے منعقد ہوا۔ جلسہ سالانہ کے تینوں دنوں میں ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکات کے نظارے دیکھے۔ بعض حالات اور موسم کی وجہ سے کچھ فکر بھی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے حالات کے بداثرات سے محفوظ رکھا اور ہر شامل ہونے والے نے محسوس کیا کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور فضل ہر حال نازل ہو رہے تھے۔ پس اس بات پر ہم اللہ تعالیٰ کا جس قدر بھی شکر ادا کریں کم ہے اور حقیقی شکر تب ہی ادا ہو سکتا ہے جب ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے ہر وقت کوشاں رہیں۔ یہ شکر گزاری کارکنوں کی طرف سے بھی ہونی چاہئے تاکہ اس سے جہاں ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں وہاں اس شکر گزاری کی وجہ سے اپنی صلاحیتوں میں بہتری پیدا کرنے والے بھی ہوں۔ اسی طرح شامل ہونے والوں کو بھی شکر گزار ہونا چاہئے تاکہ وہ بھی زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بنیں اور ان کی زندگیوں میں پاک تبدیلیاں پیدا ہوتی چلی جائیں۔ نیز جو خدمت پر مامور کارکن تھے ان کا بھی ان لوگوں کو شکر گزار ہونا چاہئے جو شامل ہوئے۔

اسی طرح کام کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کا ہر لحاظ سے شکر گزار ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں یا دین کی خاطر آنے والے مہمانوں، دینی علم کے حاصل کرنے کے لئے آنے والے مہمانوں کی خدمت کرنے کا موقع عطا فرمایا۔

جلسہ سالانہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بھی ہے کہ ایسا بھائی چارہ اور شکر گزاری کے جذبات ایک دوسرے کے لئے پیدا ہوں جو مثالی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہی محبت پیار اور بھائی چارے کے جذبات ہیں جن کا اظہار جب ہم اپنوں اور غیروں سے کر رہے ہوں تو یہ چیز ہر آنے والے مہمان کو متاثر کر رہی ہوتی ہے۔ علاوہ علمی اور دینی پروگراموں کے ہر احمدی کا عملی نمونہ آنے والے غیروں کو بے حد متاثر کر رہا ہوتا ہے جس کا وہ اظہار کرتے ہیں کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کا نمونہ ہمیں جلسہ میں نظر آیا جس سے ہم بڑے متاثر ہوئے۔

مختلف ممالک سے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے مسلم اور غیر مسلم مہمانوں کے تأثرات کا ایمان افروز تذکرہ۔ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے نومبائعین کے ایمان افروز تأثرات کا بیان۔ عالمی بیعت کی تقریب کا غیر معمولی اثر۔ عالمی پریس میں جلسہ کی کوریج۔ مختلف ممالک کے صحافیوں کے جلسہ کے بارہ میں تأثرات

بہرحال جلسہ کے ماحول اور ڈیوٹی دینے والوں کا ایک اثر ہے جو ہر انصاف پسند کو متاثر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام ڈیوٹی دینے والوں کو اور شامل ہونے والوں کو بھی جزا دے جو اسلام کی اس خاموش عملی تبلیغ کا حصہ بنتے ہیں۔ ہمیں خاص طور پر ان ہزاروں کارکنان کو اور کارکنات کو، لڑکوں اور لڑکیوں، مردوں اور عورتوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا چاہئے۔

پریس اور میڈیا میں وسیع پیمانے پر جلسہ کی کوریج۔ آن لائن میڈیا، ٹی وی، ریڈیو، اخبارات، سوشل میڈیا، ایم ٹی اے کی لائیو سٹریمنگ، افریقہ کے مختلف ممالک کے ٹی وی چینلز وغیرہ کے ذریعہ کروڑوں افراد تک پیغام پہنچا۔ بعض ممالک میں ٹی وی چینلز نے جلسہ کی مکمل کارروائی نشر کی۔

یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ ہماری کوششیں اس میں بہت معمولی ہوتی ہیں

گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی کینیڈا سے ساڑھے تین سو کے قریب خدام چارٹر جہاز کے ذریعہ آئے اور جلسہ کے بعد وقارِ عمل کر کے وائنڈ اَپ کے کام میں حصّہ لیا۔

مکرمہ صاحبزادی ذکیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم صاحبزادہ کرنل مرزا داؤد احمد صاحب۔ اور مکرم طارق مسعود صاحب (مربی سلسلہ) ابن مکرم مسعود احمد طاہر صاحب۔ اور مکرم شکیل احمد منیر صاحب سابق امیر و مشنری انچارج آسٹریلیا کی وفات۔ مرحومین کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 04/ اگست 2017ء بمطابق 04/ ظہور 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یو کے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ گزشتہ ہفتے خیریت سے منعقد ہوا۔ جلسہ سالانہ کے تینوں دنوں میں ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکات کے نظارے دیکھے۔ بعض حالات اور موسم کی وجہ سے کچھ فکر بھی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے حالات کے بداثرات سے محفوظ رکھا اور ہر شامل ہونے والے نے محسوس کیا کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور فضل ہر حال نازل ہو رہے تھے۔ پس اس بات پر ہم اللہ تعالیٰ کا جس قدر بھی شکر ادا کریں کم ہے اور حقیقی شکر تب ہی ادا ہو سکتا ہے جب ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے ہر وقت کوشاں رہیں۔ یہ شکر گزاری کارکنوں کی طرف سے بھی ہونی چاہئے تاکہ اس سے جہاں ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں وہاں اس شکر گزاری کی وجہ سے اپنی صلاحیتوں میں بہتری پیدا کرنے والے بھی ہوں۔ اسی طرح شامل ہونے والوں کو بھی شکر گزار ہونا چاہئے تاکہ وہ بھی زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بنیں اور ان کی زندگیوں میں پاک تبدیلیاں پیدا ہوتی چلی جائیں۔ نیز جو خدمت پر مامور کارکن تھے ان کا بھی ان لوگوں کو شکر گزار ہونا چاہئے جو شامل ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو لوگوں کا یا خدا تعالیٰ کے بندوں کا شکر گزار نہیں وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ (سنن الترمذی ابواب البر والصلۃ باب ما جاء فی الشکر لمن احسن الیک حدیث 1954) پس اس لحاظ سے سب شامل ہونے والوں کو کام کرنے والوں کا بھی شکر گزار ہونا چاہئے۔

اسی طرح کام کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کا، جیسا کہ مَیں نے کہا، ہر لحاظ سے شکر گزار ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں یا دین کی خاطر آنے والے مہمانوں، دینی علم کے حاصل کرنے کے لئے آنے والے مہمانوں کی خدمت کرنے کا موقع عطا فرمایا۔

اصل میں تو جلسہ سالانہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بھی ہے کہ ایسا بھائی چارہ اور شکر گزاری کے جذبات ایک دوسرے کے لئے پیدا ہوں جو مثالی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہی محبت پیار اور بھائی

چارے کے جذبات ہیں جن کا اظہار جب ہم اپنوں اور غیروں سے کر رہے ہوں تو یہ چیز ہر آنے والے مہمان کو متاثر کر رہی ہوتی ہے۔ علاوہ علمی اور دینی پروگراموں کے ہر احمدی کا عملی نمونہ آنے والے غیروں کو بے حد متاثر کر رہا ہوتا ہے جس کا وہ اظہار کرتے ہیں کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کا نمونہ ہمیں جلسہ میں نظر آیا جس سے ہم بڑے متاثر ہوئے۔ چھوٹے بچوں سے لے کر بوڑھوں تک ہر ایک اپنے اپنے دائرے میں غیر معمولی اخلاص کے ساتھ خدمت کر رہا تھا۔ اسی طرح شامل ہونے والے بھی بغیر کسی بے چینی کے اور شر پھیلانے کے جلسہ میں خاموشی سے شامل ہو رہے تھے۔ اور پروگراموں سے استفادہ کر رہے تھے اور یہ عملی نمونے کا اظہار ایک دنیادار کے لئے بہت حیرت انگیز بات ہے۔ آنے والے غیر جو مہمان ہیں وہ اپنے تأثرات کا اظہار بھی کرتے رہے ہیں۔ اس وقت میں چند ایک تأثرات پیش کروں گا جو انہوں نے اس ماحول کو دیکھ کر بیان کئے اور برملا اس بات کا اظہار کیا کہ اگر یہ اسلام کی تعلیم ہے تو اس تعلیم کے پھیلنے کی دنیا میں ضرورت ہے۔

بینن سے سابق وزیر خارجہ اور مشیر صدر مملکت "مریم بونی جیالو صاحبہ" ہیں۔ اس وقت بھی وہ سینیئر وزیر کے مشیر ہیں۔ کہتی ہیں کہ مجھے اس جلسہ کے ذریعہ سے جماعت احمدیہ کو گہرائی سے سمجھنے کا موقع ملا۔ میں جلسہ کے انتظامات سے بہت متأثر ہوں۔ کارکنان کا انتظامی معیار بہت بلند تھا۔ کارکنان کا اخلاص دیکھ کر میں حیران رہ گئی۔ کہتی ہیں میں نے انتظامی طور پر ہر طرح سے جائزہ لیا (بڑی تنقیدی نظر سے لوگ دیکھتے ہیں) لیکن اتنے بڑے جلسہ میں کوئی نقص نظر نہیں آیا۔ ہر شعبہ کو تنقیدی نظر سے دیکھا لیکن ہر شعبہ میں انتظامات معیاری اور اعلیٰ تھے۔ پھر کہتی ہیں کہ جب میں کارکنان کی طرف دیکھتی تو محسوس کرتی کہ کیا چھوٹا اور کیا بڑا، بوڑھا، جوان، مرد، عورت الغرض ہر طبقے کے لوگ دوسروں کو آرام پہنچانے کے لئے کوشاں تھے۔ ہر کوئی اپنا آرام بھلا کر دوسروں کو آسائش اور سہولت پہنچانے کے لئے تیار تھا۔ ان مسکراتے چہروں کو میں اپنی زندگی میں کبھی بھلا نہ پاؤں گی جو دوسرے مہمانوں کی خدمت میں خوشی محسوس کرتے۔ کہتی ہیں یہ حسین یادیں میری زندگی کا حصہ ہیں۔ میری خواہش ہے کہ یہ اقدار ہمارے ملک میں بھی قائم ہوں۔ اور جماعت احمدیہ ایک سیکھنے کی اکیڈمی ہے جس میں ہر ملک کے نوجوان بھی تعلیم حاصل کریں۔

کہتی ہیں اگر میں روحانی طور پر دیکھوں تو ہر طرف ایک بھائی چارے کا ماحول تھا جس سے روحانیت میں اضافہ ہوتا تھا۔ یہ ایسا ماحول تھا جس کا میں نے اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ تجربہ کیا اور شاید جو نئے آنے والے مہمان تھے انہوں نے پہلی دفعہ ایسا ماحول دیکھا ہو۔ کہتی ہیں کہ وہ اسلام جو احمدیت پیش کرتی ہے وہی دنیا کو امن دے سکتا ہے اور دنیا کے مسائل کا حل اسی میں ہے۔

پھر کہتی ہیں کہ امام جماعت احمدیہ کا عورتوں کو جو خطاب تھا اس نے سوچ پر گہرے نقوش چھوڑے ہیں۔ باقی مسلمان گروہوں کے نزدیک عورت کی حیثیت ایک غلام سے زیادہ نہیں ہے۔ لیکن امام جماعت احمدیہ نے عورتوں کے خطاب میں عورتوں کو معلّمہ قرار دیا ہے اور اس کے فرائض میں آنے والی نسلوں کی تربیت اور تعلیم کو شامل کیا ہے جو دنیا کا مستقبل ہے۔ یعنی دنیا کا مستقبل عورتوں کے ہاتھوں میں ہے اور دین کا مستقبل بھی عورتوں کے ہاتھوں میں ہے۔ کہتی ہیں بہت بڑا مقام ہے جو عورتوں کو دیا گیا ہے اور اسی سے ایک صحت مند اور پُرامن معاشرے کا قیام عمل میں آسکتا ہے۔"

پھر گوئٹے مالا کی نیشنل پارلیمنٹ کی ممبر الینا کیلس (Ilena Calles) نے اپنے تأثرات کا اظہار کیا کہ "جلسہ میں شمولیت ایک بہت ہی عجیب اور حیران کن تجربہ تھا۔ مذہب اسلام اور جماعت احمدیہ کے بارے میں میرے خیالات میں زبردست تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ میڈیا نے اسلام کے بارے میں بہت ہی غلط اور ہیبت ناک تصور پیدا کیا ہوا ہے کہ اسلام تشدد اور نفرت کی تعلیم دیتا ہے۔ لیکن ہمیں اس جلسہ میں اسلام کی حقیقی پُرامن تعلیم کی عملی تصویر دیکھنے کا موقع ملا اور جماعت احمدیہ کا جو ماٹو ہے کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' یہی ایک راستہ ہے جس سے عالمی امن، باہمی محبت اور انصاف دنیا میں قائم ہو سکتا ہے۔ کہتی ہیں کہ ہزاروں مہمانوں کی خدمت جو کارکنان کر رہے تھے ایک عجیب نظارہ تھا۔ پھر عورتوں کی تقریر کا بھی اس نے ذکر کیا کہ کس طرح عورت کا مقام ہے اور کس طرح تقریر میں عورت کے، ماں کے پاؤں کے نیچے جنت کا ذکر ہوا۔ پھر کہتی ہیں کہ میں نے مردوں کی مارکی کی نسبت عورتوں کی جلسہ گاہ اور مارکی میں زیادہ آرام، سہولت اور آزادی محسوس کی۔ یہ اسلام کی خوبصورت اور حسین تعلیم کی بہترین مثال ہے کہ عورت کی عزت، اس کی حفاظت اور مکمل آزادی کی ضمانت دی جاتی ہے۔ کہتی ہیں کہ اب میں اسلام کی پُرامن اور خوبصورت تعلیم کا تصور لے کر واپس جا رہی ہوں۔"

اسی طرح کوسٹاریکا کی نیشنل یونیورسٹی کے پروفیسر سرجیو مایا (Sergio Moya) جلسہ میں شامل ہوئے۔ کہتے ہیں کہ "میں نے اس جلسہ کے ذریعہ اسلام کی نئی تصویر دیکھی ہے۔ مسلمانوں کی ایک ایسی جماعت دیکھی جو باہمی محبت والفت میں بے مثال ہے۔ جو اپنے ایمان کی عملی تصویر پیش کرتی ہے۔ میں واپس جا کر اپنے حلقہ احباب اور طلباء کو بتاؤں گا کہ جماعت احمدیہ اسلام کی حقیقی اور خوبصورت تعلیمات کو عملی طور پر پیش کرتی ہے اور جو حقیقتاً اپنے ماٹو پر عمل پیرا ہے۔" اور یہ آنے والے لوگ ہماری تبلیغ کا بھی ذریعہ بن جاتے ہیں۔

پھر کوسٹاریکا کی ممبر پارلیمنٹ کے مشیر ڈگلس مونٹی روسو (Doglas Monteroso) صاحب کہتے ہیں کہ "میں نے جلسہ سالانہ میں امام جماعت احمدیہ کے خطابات بڑے غور اور توجہ سے سنے۔ ان کی اس نصیحت نے مجھے بہت متأثر کیا کہ اپنے دشمنوں کو معاف کرنے اور ان کے لئے دعا کرنے سے دل کینہ اور بغض سے پاک ہو جاتا ہے" (اور یہ وہ تعلیم ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں دی۔) کہتے ہیں کہ "اور یہی چیز ہے جو دنیا میں امن کے قیام کا ذریعہ ہو سکتی ہے اور ان تقاریر سے مجھے روحانی اور علمی طور پر بہت فائدہ پہنچا ہے اور اسلام کی حقیقی تعلیمات اور ان کی عملی تصویر اس جلسہ میں دیکھنے کو ملی۔"

ہیٹی (Haiti) کے صدر مملکت کے نمائندہ جوزف پیئرے (Joseph Pierre) کہتے ہیں کہ "جلسہ میں شامل ہونے سے پہلے میرے دل میں کئی تحفظات تھے کہ پتا نہیں کس قسم کے مسلمان ہیں اور وہاں جا کر میرا کیا بنے گا؟ لیکن جلسہ میں شامل ہونے کے بعد میرے ہر قسم کے شکوک وشبہات دور ہو گئے ہیں۔ ہر ایک سادگی اور بردباری کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ ہر طرف بھائی چارے کی فضا تھی۔" پھر کہتے ہیں "میں کوئی مذہبی آدمی نہیں ہوں لیکن اس جلسہ میں شامل ہونے اور امام جماعت احمدیہ کے ساتھ ملنے کے بعد میرا دل کہہ رہا ہے کہ اگر کوئی سچا مذہب ہے تو وہ اسلام اور احمدیت ہے۔"

پھر برکینا فاسو میں ایک انسانی حقوق کمیشن کے صدر زُوکُوموَرے (Zoucomore) صاحب ہیں وہ بھی جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ "جب مجھے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی تو مجھے بہت حیرت ہوئی کہ میں نہ تو جماعت کا ممبر ہوں نہ ہی مسلمان ہوں لیکن پھر بھی مجھے مسلمانوں کے ایک اجتماع میں دعوت دی جا رہی ہے۔ جلسہ میں شامل ہو کر میں نے دیکھا کہ جماعت تو بلاتمیز رنگ ونسل اپنی محبت کے بازو سب کے لئے پھیلائے ہوئے ہے اور ہر ایک سے پیار ومحبت کا سلوک کرتی ہے۔ سب کو ایک ہی طرح کی عزت واحترام دیتی ہے اور سب کا خیال رکھتی ہے۔" کہتے ہیں کہ "میں نے بہت سے مذہبی رہنماؤں کی تقاریر سنی ہیں جب وہ بات کرتے ہیں تو اس طرح کہ گویا وہی حق پر ہیں اور وہ لوگوں کے جذبات سے کھیلتے ہیں۔ لیکن میں نے امام جماعت احمدیہ کی تقاریر غور سے سنیں اور ساری تقاریر کا مرکزی خیال یہی تھا کہ دنیا میں امن کا قیام ہو۔" کہتے ہیں "اور یہی تعلیم ہے جس کی وجہ سے دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے اور ہم دہشتگرد اور ناانصافی کو شکست دے سکتے ہیں۔"

اسی طرح کروشین وفد میں ایک خاتون کیٹرینا سالک (Katrina Celjak) صاحبہ شامل تھیں۔ کہتی ہیں کہ "میں پہلے چرچ میں نن (Nun) تھی۔ (اب حق کی تلاش میں ہیں۔) آگے کہتی ہیں "جلسہ کے ماحول نے اور یہاں پر لگائی گئی نمائشوں اور جماعت کے بارے میں دیگر معلومات نے میرے ذہن کو بہت جلا بخشی ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ شاید جلد ہی اب تلاش حق کا سفر اپنی منزل کو پالے گا۔" کہتی ہیں کہ "امام جماعت احمدیہ کے خطابات نے میرے ذہن پر بڑا گہرا اثر چھوڑا ہے۔ اب میں نے تمام امور کا بہت گہرائی سے جائزہ لینا شروع کر دیا ہے۔"

کروشیا کے وفد میں انٹرنیشنل بزنس مینجمنٹ کے ایک طالب علم شامل تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ "جلسہ کے انتظامات، محبت اور خلوص سے ہم بہت متأثر ہوئے۔ وہ کہتے ہیں کہ "جلسہ کے دوران چھوٹے بچے جس محبت اور اخلاص کے ساتھ پانی پلانے کی ڈیوٹی دے رہے تھے یا خراب موسم میں پارکنگ اور ٹریفک کو کنٹرول کیا جا رہا تھا اور صفائی کے معیار کو قائم رکھنے کے لئے جو کوششیں کی جا رہی تھیں ان سب امور نے ان پر بہت گہرے نقوش چھوڑے ہیں۔" اور کہتے ہیں کہ "وہ پہلی بار احمدیہ جلسہ میں شامل ہوئے ہیں لیکن اس کی یادگاریں وہ ساری عمر یاد رکھیں گے۔" (ان سے وہاں جماعت کو مستقل رابطہ رکھنا چاہئے)

گزشتہ سال کروشیا سے ایک جوڑا آیا تھا۔ بڑی عمر کے ہیں۔ مسلمان تھے وہ اور اس سال بھی شامل ہوئے اور پھر انہوں نے مجھے ملاقات میں کہا کہ "گزشتہ سال ہم ایک عام مسلمان کی حیثیت سے شامل ہوئے تھے اور اس سال ہم احمدی مسلمان کی حیثیت سے جلسہ میں شامل ہوئے ہیں۔" تو جلسہ پہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہوتا ہے۔ بیعتیں بھی ہوتی ہیں۔

فلپائن سے وہاں کے کانگریس مین سالوادور بلارو جونیئر (Salvador Belaro Jr.) جلسہ میں شامل ہوئے۔ وہاں کی کانگریس میں اعلیٰ حیثیت رکھتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ "میرے لئے ایک آنکھیں کھول دینے والا تجربہ تھا جس سے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔ میرے لئے سب سے زیادہ خوش کن چیز تھی کہ جماعت کے افراد آپس میں انتہائی محبت اور خوش اخلاقی سے ملتے ہیں اور ایک دوسرے کی حتی الوسع مدد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔"

پس یہ جو غیروں پہ ہماری جماعت کا اثر ہوتا ہے اس کو عام حالات میں بھی ہر ایک کو قائم رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ ہر احمدی کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ صرف چند دنوں کے لئے دکھاوا نہ ہو بلکہ ہمیشہ کے لئے یہ اثر قائم کرنے والا ہو۔ کہتے ہیں کہ "اس تجربے نے میری اسلام کے بارے میں معلومات میں بہت اضافہ کیا اور مجھے اسلام کی ایک ایسی خوبصورت تعلیم سے متعارف کرایا جس کا مجھے پہلے علم نہیں تھا۔ مجھے اس جلسہ میں آکر ہی پتا چلا کہ اسلام کے بارے میں جو باتیں میڈیا پر اور عام طور پر کہی جاتی ہیں ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔"

پھر آئرلینڈ سے ایک مہمان ڈیرن ہاولیٹ کوونٹری (Darren Howlett Coventry) جو کہ نیشنل ڈیورسٹی (Diversity) پولیس آفس کے سربراہ ہیں، کہتے ہیں کہ "یہ میرا پہلا جلسہ سالانہ تھا۔

جلسہ کے موقع پر مجھے جماعت احمدیہ کے اولوالعزم خدمت گزار اور نیک فطرت احباب کے ساتھ ملنے کا موقع ملا۔‘‘ (کارکنوں کی یہ خدمت دیکھ کے لوگ بڑے متاثر ہوتے ہیں۔) ’’جنہوں نے ’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘ کا صرف لفظی اظہار ہی نہیں کیا بلکہ ان تمام کارکنان اور شاملین کی بے لوث اور بے نفس اور رضا کارانہ خدمت کے ذریعہ سے اس کا برملا عملی اظہار ہوا۔ کہتے ہیں کہ مَیں آپ لوگوں کا ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے یہ عظیم موقع عطا فرمایا اور مجھے اسلام کے بارے میں غور و خوض کرنے اور جلسہ سالانہ کے پروگراموں سے لطف اندوز ہونے کا موقع ملا ہے۔‘‘ پھر کہتے ہیں ’’امام جماعت احمدیہ کے خطاب سے پہلے جو نظم پڑھی گئی تھی اس کا مجھ پر بہت گہرا اثر ہوا۔‘‘

پھر ہالینڈ سے ایک مہمان مسٹر آرنوڈ وان ڈورن (Arnoud van Doorn) نے لکھا کہ ’’جلسہ سالانہ کا ماحول بہت دوستانہ تھا۔ اس زبردست تقریب سے مَیں نے بہت کچھ سیکھا۔ اس پر میں نے لوگوں کے ساتھ یادگار ملاقاتیں کی ہیں۔ فضا میں ایک مثبت پیغام کی خوشبو تھی۔ نوجوانوں کی بھرپور شرکت اور بے لوث خدمت نے مجھے خاص طور پر متأثر کیا۔ نوجوانوں کا کام کرنا دیکھ کر مجھے ایک نئی امید پیدا ہوئی۔ میں نے بیشمار مسلم اور غیر مسلم تقاریب میں شرکت کی ہے لیکن نوجوانوں کی اس طرح بھرپور شرکت میرا پہلا تجربہ ہے۔‘‘

پھر یوکے (UK) کی کوئینز کونسل (Queen's Council) کے ایک سینئر بیرسٹر مسٹر ڈیوڈ مارٹن (David Martin) کہتے ہیں ’’جو مَیں کہنے جا رہا ہوں وہ میرے الفاظ نہیں بلکہ میرے دل کی آواز ہے۔ میں نے آج تک ایسی تقریب میں شرکت نہیں کی۔ کیا ہی عمدہ لوگ اور خوبصورت جماعت ہے۔ میں اپنی والدہ کی طرف سے اصولی طور پر تو یہودی ہوں لیکن میں چرچ آف انگلینڈ بھی جاتا رہا ہوں۔ مَیں پورے یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ جلسہ سالانہ جیسا منظر میں نے کبھی نہیں دیکھا۔‘‘ کہتے ہیں ’’آپ لوگ اسلام کی کیا ہی خوبصورت تصویر ہیں۔ مجھے حیرانگی ہے کہ بی بی سی والوں کی طرف سے اس جلسہ کے بارے میں ابھی تک کوئی ڈاکیومنٹری کیوں نہیں بنائی گئی۔ (سنا ہے اب بی بی سی والے بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔) تا کہ لوگوں کو جماعت احمدیہ اور اس کے نظریات و عقائد اور طرز زندگی کے بارے میں آگاہ کیا جائے۔‘‘

سیرالیون کے ایک مہمان عبدالکابہ کارگبو (Abdul Kabba Kargbo) صاحب اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہیں کہ ’’میں جلسہ سالانہ کے انتظامات دیکھ کر بے حد متأثر ہوا ہوں۔ اگر مَیں یہاں نہ آتا اور کوئی مجھے بتاتا کہ اس طرح سینتیس ہزار سے زیادہ لوگ ایک جگہ پر تین دن کے لئے جمع ہوئے اور کسی قسم کی کوئی بدمزگی نہیں ہوئی تو شاید مَیں یقین نہ کرتا۔ لیکن یہ سب کچھ خود اپنی آنکھوں سے دیکھ کر بہت حیران ہوا ہوں کہ مَیں نے کسی کو شکایت کرتے نہیں دیکھا اور سارے لوگ بہت عاجزی اور انکساری کے ساتھ خدمت کر رہے ہیں۔‘‘

پس ہمارے جو کارکنان ہیں، رضا کار ہیں ان سے غیر بڑے متأثر ہوتے ہیں اور ایک خاموش تبلیغ ہے جو ہر کارکن بچہ، بوڑھا، عورت مرد، جوان کر رہا ہوتا ہے۔

یہ غیروں کے چند تأثرات تھے۔

بعض مسلمان بھی شامل ہوئے جو اپنی حکومتوں کے لیڈر تھے۔ ان کی نمائندگی بھی کر رہے تھے۔ ان کے ایک دو تأثرات پیش کرتا ہوں۔

الحاج محمد وسلیم صاحب ہیں جو نیشنل اسمبلی گنی کناکری کے وائس پریذیڈنٹ ہیں۔ ڈپٹی سپیکر کہہ لیں۔ یہ کہتے ہیں کہ ’’جلسہ کے انتظامات اور ڈسپلن کو دیکھ کر یہ بہت متأثر ہوئے۔ باوجود ڈھونڈھنے کے کسی بھی شعبہ میں کوئی کمی نظر نہیں آئی۔ بڑے پیمانے پر انتظامات اور شاملین کی کثیر تعداد کے باوجود کسی قسم کی بدانتظامی نہیں تھی۔ کوئی لڑائی جھگڑا نہیں تھا‘‘۔ کہتے ہیں کہ ’’مجھے جج کرنے کا بھی موقع ملا ہے اور بہت سے اسلامی ممالک کے مذہبی پروگراموں میں شامل ہو چکا ہوں لیکن اتنے عمدہ اور قابل تعریف انتظامات مَیں نے کہیں نہیں دیکھے اور یہی اسلام کی حقیقی روح ہے جو ہمیں یہاں دیکھنے کو ملی‘‘۔ پھر کہتے ہیں کہ ’’چھوٹے چھوٹے بچوں کی تربیت بھی غیر معمولی ہے۔ بچے پوچھتے ہیں کہ کسی چیز کی ضرورت ہے؟ پھر ہم جو چاہتے ہیں ہمیں مہیا کر دیتے ہیں اور مسکراتے چہروں کے ساتھ ملتے ہیں۔ صرف ایک بار نہیں بلکہ بار بار ہم سے پوچھتے ہیں۔ یہاں مختلف ممالک سے لوگ آئے تھے ہر ایک دوسرے کے ساتھ ایسے مل رہا تھا جیسے آپس میں بھائی اور ایک دوسرے کے عزیز ہیں۔ آپ لوگ اپنے کام میں سب سے آگے ہیں اور آپ ہی صحیح راستے پر ہیں۔ کہتے ہیں مجھے یقین ہے کہ آپ لوگوں کے پیچھے خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔‘‘ (لیکن بعض لوگ اس لئے شامل نہیں ہوتے کہ کچھ دنیاوی وجوہات ان کو مانع ہو جاتی ہیں)۔ کہتے ہیں کہ ’’ہم انشاء اللہ اپنے ملک واپس جا کر حکومت کو اس طرف ضرور توجہ دلائیں گے کہ وہ جماعت کی ہر معاملے میں مدد کرے تا کہ آپ کی جماعت ہمارے ملک میں بھی صحیح اسلامی تعلیمات کی طرف ہماری رہنمائی کر سکے۔‘‘

پھر گنی کناکری کے حسن کِیٹا صاحب ہیں جو پولیس کے نیشنل ڈائریکٹر ہیں۔ کہتے ہیں ’’میرا شعبہ پولیس سے وابستہ ہے۔ اس لئے میں نے سیکیورٹی کے حوالے سے خاص جائزہ لیا۔ سیکیورٹی کا زبردست نظام تھا جس میں مجھے کوئی سقم نظر نہیں آیا‘‘ اور کہتے ہیں کہ ’’امام جماعت احمدیہ کی تقاریر سننے کے بعد مجھے اپنے مسلمان ہونے پر فخر محسوس ہونے لگا ہے۔‘‘

پھر سیرالیون کے ایک ممبر آف پارلیمنٹ علی کلاکو (Alie Kaloko) صاحب کہتے ہیں کہ ’’احمدیت ہی اسلام کی حقیقی تصویر ہے۔ احمدی مسلمان امن کے فروغ کے لئے جو کوششیں کر رہے ہیں وہ قابل قدر ہیں۔ آجکل اسلام کا نام ہر طرف دہشت گردی کے ساتھ منسوب کیا جاتا ہے لیکن احمدی اس تأثر کو غلط ثابت کر رہے ہیں۔ جلسہ کے انتظامات بہت عمدہ تھے۔ چھوٹے چھوٹے بچے بھی لوگوں کی خدمت پر مامور تھے یہ نظارہ روح پرور تھا اور میرے خیال میں جماعت احمدیہ کی سچائی ثابت کرنے کے لئے یہ نظارہ ہی کافی ہے۔‘‘

پھر ترکمانستان کے ایک دوست عبدالرشید صاحب جلسہ میں شامل ہوئے۔ کہتے ہیں کہ ’’مَیں نے تقریباً دو سال پہلے اپنے ایک دوست سے اس جماعت کے بارے میں سنا تھا جس کا نعرہ ’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘ ہے‘‘ کہتے ہیں ’’مَیں جس دن سے لندن آیا ہوں پیار اور محبت سے گھرا ہوا ہوں جیسا کہ اپنے حقیقی والدین اور اہل خانہ کے درمیان ہوں۔ جن باتوں نے مجھے بہت متأثر کیا اور میرے دل پر گہرا اثر چھوڑا ہے ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ جس دن ہم لوگ ترکمانستان سے لندن پہنچے تو ہمیں ایئر پورٹ سے ہوٹل لے جایا گیا۔ جب ہم وہاں پہنچے تو ڈیوٹی پر موجود احمدی لڑکوں نے سلام کرنے کے بعد فوری یہ کہا کہ آپ لوگ سفر کر کے آئے ہیں آپ کو بھوک لگی ہو گی اس لئے آپ پہلے کھانا کھا لیں پھر آرام کریں۔ یہ بات سن کر مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث یاد آ گئی جب ایک دفعہ ایک مجلس میں ایک مہمان آیا تو آپ نے اس کے بارے میں ایک صحابی کو کہا تھا کہ اسے کون لے کر جائے گا۔ پھر انہوں نے مہمان نوازی کے بارے میں وہ پوری لمبی حدیث سنائی تھی۔ تو بہرحال پھر وہ کہتے ہیں کہ جلسہ میں شامل ہو کر مجھے یہ بات سمجھ آ گئی ہے کہ میں نے اپنی تمام زندگی اللہ تعالیٰ کی تلاش میں گزاری لیکن اللہ تعالیٰ کو صرف یہاں آ کر ہی پایا ہے۔ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے عالمی بیعت کی عظیم الشان تقریب میں شامل ہو کر بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ (یہاں آئے تھے اور بیعت بھی کر لی۔) جس وقت مجھ سے باتیں کر رہے تھے بڑے جذباتی ہو رہے تھے۔ کہتے ہیں جس وقت میں بیعت کر رہا تھا اور میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور یہ وہ آنسو ہیں جو میرے والد کی وفات پر بھی نہ نکل سکے۔ یہ آنسو بظاہر لگتا تھا کہ شاید بغیر کسی وجہ کے ہیں لیکن بعد میں مجھے سمجھ آئی کہ زمین پر اب ایک ایسی امید پیدا ہو گئی ہے اور لاکھوں لوگوں کی ایک ایسی جماعت پیدا ہو گئی ہے جو اپنی ذات میں بے نظیر ہے اور یہ جماعت اپنے عمل سے ہر ایک مشکل اور آفت کو دنیا سے دُور اور پاک کرنے کے لئے ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہے۔

پھر بعض نومبائعین جب محبت، پیار اور بھائی چارے کے نظارے دیکھتے ہیں تو ان کے ایمان میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔

جمیکا (Jamaica) سے شامل ہونے والی ایک نو مبائع خاتون ونسن ولیمس (Winson Williams) صاحبہ کہتی ہیں کہ ’’جلسہ سالانہ میں خلیفۃ المسیح کی تقاریر اور بالخصوص عالمی بیعت ایک بہت جذباتی تجربہ تھا۔‘‘ کہتی ہیں ’’جب مجھے پتا چلا کہ یہاں پر بہت سارے کارکنان رضا کارانہ طور پر خدمت کرتے ہیں تو مجھے خیال آیا کہ ان کارکنان کی تربیت کے لئے جماعت کو بہت سی مشکلیں درپیش ہوں گی۔ لیکن جب میں نے ان کارکنان کو بے لوث خدمت کرتے دیکھا تو مجھے احساس ہوا کہ یہ ایک الٰہی جماعت ہے اور خلیفۂ وقت کو براہ راست اللہ تعالیٰ سے تائید و نصرت حاصل ہے۔‘‘ کہتی ہیں ’’بالخصوص کار پارک میں خدمت کرنے والے خدام کو موسم کی خرابی کے باوجود دلجوئی سے اپنے فرائض سرانجام دیتے دیکھ کر ورطۂ حیرت میں پڑ گئی اور یہ نظارہ مَیں نے اپنی ساری زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

آئیوری کوسٹ سے ایک شہر کے میئر زراکپہ دوپے زوبے (Zrakpa Dopeu) صاحب آئے۔ کہتے ہیں ’’مَیں نے جب اسلام احمدیت قبول کیا تو لوگوں سے بہت منفی باتیں سننے کو ملیں۔ مجھے اسلام کا بہت زیادہ علم تو نہیں تھا۔ اس لئے میں بہت پریشان ہوا کہ میں کس طرح جج (Judge) کر سکتا ہوں کہ احمدی مسلمان ہیں یا نہیں۔ بہرحال کہتے ہیں مجھے خیال آتا کہ میں نے کہیں جماعت میں شامل ہو کر کوئی گناہ تو نہیں کر لیا۔ چنانچہ جب میں نے جماعت کے ساتھ رابطہ کیا تو انہوں نے مجھے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت دی کہ وہاں پر جا کے جماعت کو قریب سے دیکھ لیں۔‘‘ کہتے ہیں ’’جب مَیں یہاں آیا تو میں نے اسلام کی اصل تصویر دیکھی۔ خلیفۂ وقت کی ہر تقریر اللہ اور اس کے رسول کے نام سے شروع ہوتی اور اللہ اور اس کے رسول کے نام پر ہی ختم ہوتی۔ پھر جلسہ سالانہ کا ماحول دیکھ کر مجھے میرے سوالوں کا جواب مل گیا کہ احمدی مسلمان ہیں یا نہیں۔ اب مَیں فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ جو کام مجھ سے ہوا وہ بالکل ٹھیک تھا۔ احمدی ہی حقیقی مسلمان ہیں اور مَیں اس بات پر مطمئن ہوں۔ احمدیوں کے تمام کام قرآن اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں کے مطابق ہیں۔‘‘

بیلیز (Belize) کے دارالحکومت بیلموپان (Belmopan) کے میئر خالد بلائل (Khalid Belisle) صاحب بھی ’’جلسہ میں شامل ہوئے۔ کہتے ہیں جلسہ میں شمولیت بہت ہی عمدہ تجربہ تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جماعت کا ہر ایک شخص میری ہی خدمت میں لگا ہوا ہے۔ اس تجربے سے میرے دل میں

اسلام کو سیکھنے کے لئے بہت دلچسپی پیدا ہوئی۔ یہاں سے مَیں اخوّت اور بھائی چارے کا سبق اپنے ملک واپس لے کر جا رہا ہوں۔ یہ ایک ایسی چیز ہے جو مجھے بار بار مختلف مقام پر نظر آتی ہے۔ کاش میں اس کو اپنی بوتل میں بند کر کے اپنے ساتھ بیلیز (Belize) لے جا سکتا تا کہ اپنے ہم وطنوں کے ساتھ بانٹتا۔'' پھر کہتے ہیں کہ ''جلسہ کے انتظامات بہت ہی اعلیٰ پیمانے کے تھے۔ جس طرح مجھے یہاں ویلکم (Welcome) کیا گیا ہے اسے ہمیشہ یاد رکھوں گا۔ مَیں آپ لوگوں کا ہمیشہ ممنون رہوں گا کہ آپ نے مجھے یہاں آنے کی دعوت دی۔'' پھر کہنے لگا کہ ''ایک دن مَیں مہمانوں کی مارکی میں اکیلا تھا تو چند خدام میرے پاس آ گئے۔ مجھے معلوم تھا کہ لوگ صرف اس لئے میرے پاس آئے ہیں کہ مَیں باہر سے آیا ہوں اور شاید میں اکیلا محسوس کر رہا ہوں گا۔ اس بات نے میرے دل پر بہت گہرا اثر کیا کہ یہاں نوجوانوں کو اس بات کا بھی احساس ہے کہ ہم نے اپنے مہمانوں کے ساتھ کیسے پیش آنا ہے۔''

پھر عالمی بیعت کا بھی غیروں پہ اثر پڑتا ہے۔ ایک تو میں نے پہلے بیان کیا۔ ایک اور واقعہ ہے۔ کروشین پارلیمنٹ کے ممبر اسمبلی جلسہ میں شامل ہوئے ان کا نام اوچ کوئک ڈومانگو (Mr. Hajdukovic Domangoj) ہے۔ عالمی بیعت کے حوالے سے انہوں نے بتایا کہ ''عالمی بیعت کی تقریب نے مجھے بہت ہی متاثر کیا۔ میں عیسائی مذہب کی faith reconfirmation کی تقریب میں متعدد مرتبہ شامل ہوا ہوں لیکن جو جذبات خلوص اور مذہب سے وفاداری کا عزم جماعت احمدیہ کی عالمی بیعت میں دیکھا ہے وہ ایک عجیب وغریب اور حیرت انگیز تجربہ تھا جس کو مَیں ساری عمر یاد رکھوں گا۔''

پھر ایک مصری ڈاکٹر ہانی رشوان صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ ''وہ عالمی بیعت کے وقت جلسہ گاہ میں داخل ہوئے اور لوگوں کی قطاریں جو جلسہ گاہ سے باہر دور دور تک پھیلی ہوئی تھیں دیکھ کر بہت متأثر اور حیران ہوئے۔'' کہتے ہیں ''ہمارے ملک مصر میں اس طرح کا نظم وضبط ناممکن ہے۔ ان کے جذبات اس قدر بھر گئے کہ وہ بیعت کے وقت ایک قطار میں شامل ہو گئے اور استغفار اور عربی کلمات جو تھے وہ دہرانے لگے۔'' (لیکن انہوں نے دہرائے تھے اس کا مطلب یہ نہیں کہ انہوں نے بیعت کر لی۔ ان کی صرف ایک جذباتی حالت تھی جو اس وقت طاری ہوئی) لیکن انہوں نے یہ کہا کہ ''بہرحال اب اس طرف غور کریں گے۔''

پریس کی بھی توجہ پیدا ہوئی ہے۔ جلسہ کے ماحول سے متأثر ہو کر پریس بھی اب اسلام کے بارے میں بہت ساری صحیح خبریں دینے پر مجبور ہیں۔

فرانسیسی اخبار لبریشن کی جرنلسٹ سونیا ڈیلے سالے (Sonia Delesalle) ہیں وہ اپنے تأثرات بیان کرتی ہوئی کہتی ہیں ''جب میں یہاں پہنچی تو پہلے مجھے پریشانی ہوئی کہ یہاں پر عورتوں اور مردوں کو علیحدہ علیحدہ رکھا گیا ہے۔ لیکن پھر جب میں نے جلسہ گاہ کا وزٹ کیا تو دیکھا کہ عورتوں کے بجائے مرد کھانا بنا رہے ہیں۔ پھر عورتوں والے حصہ میں وقت گزارا تو مجھے پتا چلا کہ عورتوں کے علیحدہ انتظام کی وجہ سے عورتیں زیادہ آزاد تھیں اور سب سے بڑھ کر عورتوں کو مکمل خودمختاری حاصل تھی اور وہ ہر کام اپنی مرضی سے کر رہی تھیں۔'' (پس یہاں رہنے والی ہماری جو بعض بچیاں پڑھائی کے نام پر اور آزادی کے نام پر سمجھتی ہیں کہ ہم پر ظلم ہو رہا ہے ان کو یہ سوچنا چاہئے کہ غیروں کو بھی ہمارا ماحول ہی پسند آتا ہے۔)

پھر بولیویا (Bolivia) کے نیشنل نیوز چینل کے ایک جرنلسٹ نے اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ مغرب کے نزدیک اسلام عورتوں کو پیچھے رکھتا ہے اور ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے لیکن میں نے یہاں دیکھا کہ امام جماعت احمدیہ تو اعلیٰ کامیابیاں حاصل کرنے والی خواتین کو انعامات دے رہے ہیں اور ہر ایک عورت کو انفرادی حیثیت سے پکارا جا رہا ہے تو میرے دل میں شدید خواہش پیدا ہوئی کہ میں واپس جا کر اپنے اخبار میں اس حوالے سے ضرور لکھوں گا۔ کیا دنیا میں کبھی کسی رہنما نے صرف عورتوں کو مخاطب کر کے خطاب کیا ہے؟ کبھی نہیں۔''

پھر ایک صحافی خاتون عالمی بیعت کے موقع پر بیعت کے الفاظ ساتھ ساتھ دہرانے لگ گئیں۔ پوچھنے پر کہنے لگیں کہ ''مجھے نہیں پتا کہ اس وقت مجھے کیا ہو گیا تھا لیکن میری زندگی میں اس قسم کے احساس اور جذبات پہلے کبھی نہیں آئے اور میں بے اختیار یہ الفاظ دہراتی چلی گئی۔ پہلے مَیں سمجھتی تھی کہ اس قسم کی تقریبات میں جذبات کو ابھارنے کے لئے میوزک کا ہونا بھی ضروری ہے''۔ کہتی ہیں ''میوزک کے بغیر تو جذبات ابھر ہی نہیں سکتے لیکن اب مجھے پتا چلا کہ عالمی بیعت کے دوران یہ جذبات تو احمدیوں کے دل سے براہ راست نکل رہے تھے اور کسی قسم کے میوزک کی یہاں ضرورت نہیں تھی۔''

بولیویا سے ایک صحافی کارلوس جمی اَوریاس (Carlos Jamie Orias) صاحب ہیں۔ کہتے ہیں ''جس بات نے مجھے جماعت احمدیہ کے بارے میں سب سے زیادہ متأثر کیا وہ جماعت احمدیہ کا امن کے قیام کے لئے جوش اور اس کے لئے کوششیں ہیں۔ یہ ایک ایسا پیغام ہے جو آج کے دَور میں بہت زیادہ اہم اور ضروری ہے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کی مختلف اقوام اور مختلف تہذیبوں کے افراد کو مذہب اسلام کی اصل بنیادوں پر جمع کرنے کی خواہش بھی قابل تحسین ہے''۔ پھر یہ کہتے ہیں ''یہ امر بھی میرے لئے خاص تعجب کا حامل تھا کہ اتنا وسیع اور عریض انتظام محض رضا کاروں کی مدد سے کیا جاتا ہے۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ کوئی کام بھی خواہ کتنا مشکل کیوں نہ ہو وہ ایمان، خلوص اور بے غرض محنت سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔'' پھر کہتے ہیں کہ ''امام جماعت احمدیہ نے مرد اور عورت کے حقوق و فرائض کے بارے میں تقریر کی اس سے میرے بہت سے شبہات دور ہوئے۔ اس خطاب سے مرد و عورت کے بارے میں اسلامی تعلیم کی حکمت مجھ پر مزید واضح ہوئی۔'' پھر کہتے ہیں ''احمدی خواتین کی اعلیٰ کامیابیاں بھی ایک خوش کُن امر تھا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مرد اور عورت دونوں کے لئے لازم ہے کہ وہ دنیا کے امن کے لئے کوشش کریں۔ پہلے خاندان کی سطح پر، پھر کمیونٹی کی سطح پر، پھر ملک اور تمام دنیا کی سطح پر۔'' اور پھر کہتے ہیں ''اختتامی خطاب جو تھا وہ جس طرح جماعت احمدیہ کے لئے ضروری ہے اسی طرح باقی دنیا اور باقی اقوام کے لئے ضروری ہے۔''

بہرحال جلسہ کے ماحول اور ڈیوٹی دینے والوں کا ایک اثر ہے جو ہر انصاف پسند کو متأثر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام ڈیوٹی دینے والوں کو اور شامل ہونے والوں کو بھی جزا دے جو اسلام کی اس خاموش عملی تبلیغ کا حصہ بنتے ہیں۔ ہمیں خاص طور پر ان ہزاروں کارکنان کو اور کارکنات کو، لڑکوں اور لڑکیوں، مردوں اور عورتوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا چاہئے۔ اس دفعہ بارش کی وجہ سے بعض انتظامات میں کمی بھی ہوئی یا ویسے بھی کمی ہو جاتی ہے لیکن اس کے باوجود کارکنوں نے بڑی حکمت سے اور محنت سے اس کمی کو زیادہ محسوس نہیں ہونے دیا۔ پانی کی سپلائی بھی بعض وقت میں رک گئی لیکن عمومی طور پر انتظام بہتر رہا۔ جلسہ میں شامل ہونے والے اکثر احمدیوں نے جو اپنے تأثرات مجھے لکھے ہیں وہ اچھے ہی ہیں۔ لیکن بعض کے منفی تأثرات بھی ہیں۔ بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا اتنے بڑے عارضی انتظام میں تھوڑی بہت کمیاں رہ جاتی ہیں۔ لیکن تمام کام کرنے والے رضا کار لڑکے لڑکیاں، بچے بہرحال ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں اور انتظامیہ کو بھی میں کہوں گا کہ بعض لوگوں کی طرف سے آئی ہوئی جو شکایتیں ہیں یا توجہ طلب باتیں ہیں وہ میں ان کو بھجوا رہا ہوں انہیں اپنی 'لال کتاب' میں نوٹ کریں اور آئندہ مزید بہتری پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

اسی طرح پریس نے بھی بڑی اچھی کوریج دی ہے۔ میڈیا کے ذریعہ سے جلسہ سالانہ کے حوالے سے 358 خبریں نشر ہوئی ہیں اور ان میں اب مزید اضافہ ہو رہا ہے۔ آن لائن میڈیا کے ذریعہ چھتیس ملین افراد تک پیغام پہنچا۔ ٹی وی اور ریڈیو پر نشر ہونے والی خبروں کے ذریعہ اکتیس ملین سے زائد اور پرنٹ میڈیا کے ذریعہ دو ملین لوگوں تک پیغام پہنچا۔ اس کے علاوہ سوشل میڈیا کے ذریعہ اٹھاون ملین افراد تک پیغام پہنچا۔ ایم ٹی اے کی جو لائیو سٹریمنگ (Live Streaming) تھی اس کے ذریعہ آخری دن جو میری تقریر تھی وہی لائیو سٹریمنگ پہ تقریباً اڑھائی لاکھ لوگوں نے سنی۔ اس طرح ایک محتاط اندازے کے مطابق تمام ذرائع سے ایک سو اٹھائیس ملین سے زائد لوگوں تک پیغام پہنچا ہے۔

جن مشہور میڈیا آؤٹ لیٹس (Outlets) نے جلسہ کے حوالے سے کوریج کی ہے ان میں بی بی سی ٹی وی، بی بی سی ریڈیو، آئی ٹی وی، انڈیپنڈنٹ اخبار ہے، دی ٹائمز اخبار ہے، سنڈے ایکسپریس ہے۔ لندن اِیوننگ سٹینڈرڈ ہے، نیو یارک ٹائمز ہے اور فیس بک لائیو ہے۔ پھر ایسوسی ایٹڈ پریس اور پریس ایسوسی ایشن، سپینش نیوز ایجنسی ای ایف ای، انڈین نیوز ایجنسی پی ٹی آئی، فرنچ نیوز لبریشن اور یونی لیڈ (UniLad) ہیں۔

بہرحال پریس کے ذریعہ سے اتنے وسیع پیمانے پر جماعت احمدیہ کا جو یہ سارا پیغام اور اسلام کا حقیقی پیغام پہنچا اس بات پر بھی ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے۔

افریقہ میں بھی جلسہ سالانہ کی کوریج ہوئی۔ افریقہ میں ایم ٹی اے افریقہ کے علاوہ دس چینلز پر جلسہ سالانہ کی نشریات دکھائی گئیں جن پر مختلف ممالک میں ایک سو پچاس سے زائد گھنٹوں پر مشتمل کوریج کی گئی۔ ان چینلز کے ذریعہ سے بھی تقریباً ساٹھ ملین سے زائد افراد تک جلسہ سالانہ کی کارروائی پہنچی۔ ان دس چینلز نے عالمی بیعت اور میرے تمام خطابات جو تھے، تقریریں تھیں ان کو براہ راست نشر کیا۔ سیرالیون نیشنل ٹی وی نے مسلسل سو گھنٹوں پر مشتمل تینوں دن جلسہ سالانہ کی کارروائی نشر کی جبکہ بو (Bo) اور کینیما (Kenema) ٹی وی نے جلسہ سالانہ کی کارروائی مکمل طور پر نشر کرنے کے لئے اپنی ملکی نشریات بند کر دیں۔ اسی طرح سارے ملک میں تین دن جلسہ کی کارروائی دیکھی اور سنی گئی۔ گیمبیا میں پہلی دفعہ نیشنل ٹیلی ویژن نے جلسہ کی سالانہ تقاریر اور دیگر پروگراموں کو دکھایا۔

جلسہ سالانہ کی براہ راست نشریات کے علاوہ بی بی سی یوگنڈا نے جلسہ سالانہ کی سواحیلی زبان میں خبر نشر کی اور یہ بھی اس علاقے میں کافی دیکھا جاتا ہے۔ تقریباً بیس ملین لوگ دیکھتے ہیں۔ غانا نیشنل ٹیلیویژن اور ریڈیو اور نیوز سٹوریز کے ذریعہ تقریباً پانچ ملین افراد تک خبر پہنچی۔ اخباروں کے ذریعہ سے تمام افریقن میڈیا کو ملا کر جلسہ سالانہ یوکے (UK) کی خبریں تقریباً پینتیس ملین افراد تک پہنچیں۔

یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ ہماری کوششیں اس میں بہت معمولی ہوتی ہیں اور اس لحاظ سے جو بھی معمولی کوششیں ہیں اس کے لئے ہمارا پریس اور میڈیا سیکشن جو ہے اس کا بھی مَیں شکریہ ادا کروں گا اور دوسرے ملکوں میں جو پریس اور میڈیا سیکشن ہیں انہوں نے بھی کام کیا ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ بہت وسیع پیمانے پر یہ خبریں پھر تبلیغ کا موجب بنتی ہیں۔ جماعت کا تعارف ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ

ہم اپنی ذمہ داریوں کو ہمیشہ ادا کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے اپنے فرائض ادا کرنے والے ہوں۔

اسی طرح ایک چیز رہ گئی تھی وہ بھی مَیں بیان کر دوں۔ اس سال بھی گزشتہ سال کی طرح کینیڈا سے ساڑھے تین سو کے قریب خدام آئے تھے جنہوں نے وقارِ عمل کر کے وائنڈ اَپ (Wind up) میں حصہ لیا اور اس دفعہ یہ جہاز چارٹر کرا کے آئے تھے۔ انہوں نے بڑا اچھا کام کیا۔ چار پانچ دن سے کام کر رہے تھے۔ جلسہ کے اختتام سے لے کے کل تک کرتے رہے ہیں۔ اور اللہ کے فضل سے کافی کام سمیٹا گیا ہے۔ جو تھوڑا بہت رہ گیا ہے وہ آج سے پھر یوکے (UK) کے خدام کر رہے ہیں بلکہ کل سے ہی وہ شروع ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ کینیڈا کے جو خدام ہیں وہ جلسہ سے پہلے آ گئے تھے۔ مجھے امید ہے کہ انہوں نے جلسہ سنا ہو گا اور اگر نہیں سنا تو بڑا غلط کیا ہے۔ اس لئے آئندہ اگر آنا ہے تو جلسہ کے تین دنوں میں جلسہ سنیں اور پھر اپنے وائنڈ اپ کے پروگرام میں حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ سب کام کرنے والوں کو کارکنان، کارکنات کو جزا دے اور ہمیں بھی اس جلسہ میں جو ہمیں سیکھنے کا موقع ملا ہے اس کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

نمازوں کے بعد مَیں کچھ جنازے غائب پڑھاؤں گا۔

ایک جنازہ مکرمہ صاحبزادی ذکیہ بیگم صاحبہ کا ہے جو کرنل مرزا داؤد احمد صاحب کی اہلیہ اور حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور نواب عبداللہ خان صاحب کی بیٹی تھیں۔ یہ 23؍ جولائی کی رات کو طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں 94 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مکرم صاحبزادہ کرنل مرزا داؤد احمد صاحب جن کی یہ اہلیہ تھیں حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے بیٹے تھے۔ اس طرح یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نواسی بھی تھیں اور آپ کے پوتے کی اہلیہ بھی۔ گزشتہ تین چار سال سے کافی بیمار تھیں بلکہ اب گزشتہ چند ماہ سے ہسپتال میں داخل تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ بڑی پرانی ان کی وصیت تھی۔ ان کی اولاد پانچ بیٹیاں تھیں۔ امۃ الشافی صاحبہ، مکرم محمود احمد خان صاحب کی اہلیہ۔ یہ بھی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے پوتے تھے۔ اسی طرح امۃ الناصر، ان کے میاں سید شاہد احمد تھے۔ امۃ المصور یہ ڈاکٹر نوری کی اہلیہ ہیں۔ اور امۃ المعز ہیں یہ امریکہ میں منظور الرحمان ہیں ان کی اہلیہ ہیں۔ اور امۃ النصیر نگہت راجہ عبدالمالک صاحب کی اہلیہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو بھی نیکی اور تقویٰ میں بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے آباؤ اجداد کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

محترمہ ذکیہ بیگم صاحبہ کراچی میں محمد علی سوسائٹی کی صدر لجنہ کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پاتی رہیں۔ کوہاٹ میں قیام کے دوران بھی لجنہ کے کاموں میں حصہ لینے کی توفیق ملی۔ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نے اپنے بچوں کے بارے میں جو ایک مضمون لکھا اس میں ان کی بہت تعریف کی کہ نواب عبداللہ خان صاحب فوت ہو گئے تو خاص طور پر انہوں نے اپنی والدہ کی غیر معمولی خدمت کی۔ انہوں نے اس کا بڑا ذکر کیا ہے۔ ڈاکٹر نوری صاحب بھی لکھتے ہیں کہ مہمان نوازی کی صفت میں بڑی نمایاں تھیں اور بلا امتیاز ہر ایک کی مہمان نوازی کرتی تھیں اور خوش آمدید کہتی تھیں۔ اسی طرح ڈاکٹر نوری صاحب کہتے ہیں کہ جب مَیں نے ریٹائرمنٹ کے بعد وقف کیا تو انہوں نے مجھے کہا کہ میری خواہش تھی کہ کوئی بیٹا ہوتا تو وقف کرتی اور تمہارے وقف سے میری یہ خواہش بھی پوری ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

دوسرا جنازہ مکرم طارق مسعود صاحب مربی سلسلہ کا ہے۔ یہ مکرم مسعود احمد طاہر صاحب کے بیٹے اور نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ میں مربی تھے۔ 24؍ جولائی کو ستائیس سال کی عمر میں ربوہ میں بجلی کا کرنٹ لگنے سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کے خاندان میں احمدیت ان کے پڑدادا مکرم مہر بخش صاحب کے ذریعہ آئی تھی۔ راجوری کشمیر سے تعلق رکھتے تھے۔ مہر بخش صاحب 1920ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے تھے۔ طارق مسعود صاحب نے تعلیم الاسلام ہائی سکول سے 2007ء میں میٹرک پاس کرنے کے بعد جامعہ میں تعلیم حاصل کی۔ اور 2016ء میں ایف۔اے کا امتحان بھی دیا۔ 2014ء میں جامعہ پاس کیا۔ نوجوان مربی تھے لیکن نہایت مخلص، شریف الطبع، والدین کا خیال رکھنے والے، دوستوں کا خیال رکھنے والے اور غریب پرور۔ بہت سے غریبوں نے بعد میں بتایا کہ اپنے معمولی الاؤنس سے بھی ان کی مدد کیا کرتے تھے۔ ایک دن کے بعد ان کی شادی ہونے والی تھی لیکن اس سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلا لیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ مرحوم موصی تھے۔ ان کے پسماندگان میں ان کے والدین کے علاوہ تین بھائی مکرم اشفاق احمد ظفر صاحب، سرفراز احمد جاوید صاحب، عطاء الرحیم صاحب اور ایک ہمشیرہ فوزیہ مسعود صاحبہ ہیں۔ ان کی والدہ لکھتی ہیں کہ چندوں میں بڑھ چڑھ کر نہ صرف حصہ لیتے بلکہ ہمیں بھی تلقین کرتے کہ چندوں میں حصہ لیا کریں۔ ان کے والد بیان کرتے ہیں کہ خلافت سے بے انتہا محبت رکھنے والا تھا۔ بہت ہی نیک انسان تھا۔ نماز باجماعت کی ہمیشہ سے عادت رہی۔ مربی بننے سے پہلے بھی اہل خانہ کو نمازوں کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ کہتے ہیں فجر کی نماز کے بعد آ کر باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے اور انہیں دیکھ کر ہمیں بھی اپنی کمزوریوں پر شرمندگی ہوتی تھی۔ اور بہت محبت سے پیش آنے والا، بہت فرمانبردار بیٹا تھا۔ گھر والوں سے، ماں باپ سے کبھی اختلاف نہیں کیا اور اگر اختلاف ہو بھی تو بڑے تحمل سے سمجھایا کرتا تھا۔ خلافت کی خاطر بڑی غیرت رکھنے والا تھا۔ کہیں بھی اگر کوئی ایسی بات کرتا جو نظام جماعت یا خلافت کے منصب کے خلاف ہوتی تو فوری طور پر ان کو روکتا اور اگر وہ نہ رکتے تو پھر اس مجلس سے اٹھ کے چلا جاتا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے والدین کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔

تیسرا جنازہ مکرم شکیل احمد منیر صاحب کا ہے جو آسٹریلیا کے سابق مشنری انچارج تھے اور اس وقت کراچی میں تھے۔ 31؍ جولائی کو پچاسی سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کو قرآن کریم کا ماؤری (Maori) زبان میں ترجمہ کرنے کی توفیق بھی ملی۔ صوبہ بہار کے مونگھیر انڈیا کے رہنے والے تھے۔ آپ کے والد صاحب حکیم خلیل احمد صاحب بہار کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے جنہوں نے 1906ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی تھی لیکن دستی بیعت نہیں کر سکے۔ اور ان کے والد صاحب کو بھی ناظر تعلیم قادیان کے طور پر دس سال خدمت کی توفیق ملی۔ مکرم شکیل منیر صاحب نے ابتدائی تعلیم تعلیم الاسلام کالج قادیان اور لاہور سے حاصل کی۔ پھر ڈھاکہ سے ایم ایس سی فزکس کی ڈگری حاصل کی۔ پھر تعلیم کے شعبہ سے منسلک ہو گئے۔ ملازمت کا لمبا عرصہ مغربی افریقہ کے ممالک میں گزارا۔ اس دوران خدمت دین بھی بجا لاتے رہے۔ نائیجیریا کی فیڈرل منسٹری آف ایجوکیشن میں چیف ایجوکیشن آفیسر کے طور پر بھی کام کیا۔ احمدیہ مشن واری (Warri) نائیجیریا کی مشرقی ریاستوں کے آٹھ سال تک ریجنل صدر رہے اور انہوں نے اور ان کی اہلیہ نے نصرت جہاں اکیڈمی وا (Wa) کا آغاز کیا جو کہ نصرت جہاں سکیم کے تحت بننے والا، جاری ہونے والا پہلا سکول، کالج اور ادارہ تھا۔ آپ کو تبلیغ کا بھی بڑا شوق تھا۔ نائیجیریا میں دو نہایت کامیاب بین المذاہب سمپوزیم کا بھی انعقاد کروایا۔ اس قیام کے دوران آپ نے اسلام اور عیسائیت پر کئی کتابیں بھی لکھیں۔ ان کی بعض کتابیں جو انہوں نے لکھیں یہ ہیں Islam in Spain، Shroud and other discoveries about Jesus، The reform taleem-el-islam course book اور نائیجیریا میں اپنے خرچ پر ایک مشن ہاؤس بھی انہوں نے بنوایا۔ ایک رؤیا کے نتیجہ میں انہوں نے پھر اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کر دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ان کا وقف منظور فرمایا اور ان کو آسٹریلیا کا پہلا امیر اور مشنری انچارج مقرر فرمایا۔ چنانچہ 5؍ جولائی 1985ء کو آسٹریلیا تشریف لے گئے۔ آسٹریلیا میں ان کے لئے ویزہ لینے کی مشکلات تھیں۔ مسلمان مبلغ کو ویزہ نہیں دیتے تھے۔ بہرحال وہاں ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب کی کوششوں سے یہ ویزہ بھی ان کو مل گیا اور انہوں نے کام شروع کیا۔ آسٹریلیا کی جو مسجد بیت الہدیٰ ہے اور بڑی خوبصورت مسجد ہے اس کی تعمیر میں ان کا بہت ہاتھ ہے۔ 30؍ ستمبر 1983ء کو اس مسجد کا سنگ بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے رکھا تھا پھر اس کی تعمیر باوجود مالی حالات اچھے نہ ہونے کے بڑی محنت سے انہوں نے کروائی۔ وقارِ عمل کے ذریعہ سے بہت سے کام کئے۔ خود بھی وقارِ عمل کئے بلکہ کام کے دوران ایک دفعہ سیڑھی سے گر گئے اور ان کے بازو کی ہڈی بھی ٹوٹ گئی لیکن پھر بھی انہوں نے مسجد کی تعمیر کا کام جاری رکھا اور ایک بہت خوبصورت اور بڑی مسجد وہاں بن گئی ہے۔ خود اس وقت جب یہ گئے ہیں تو وہاں کوئی جگہ نہیں تھی۔ جہاں جماعت نے زمین خریدی تھی وہاں ایک ٹین کا شیڈ تھا۔ اس شیڈ میں ہی ایک حصہ میں نماز ہوتی تھی اور دوسرے حصہ میں ٹین کی چھت ڈال کے اور کپڑے کی چھت ڈال کے یہ دونوں میاں بیوی رہتے رہے۔ انہوں نے وہاں گزارہ کیا اور بڑی قربانی کی ہے۔ 1991ء میں ان کی تقرری پھر نائیجیریا میں ہوئی اور الارو (Ilaro) میں بطور پرنسپل جامعہ احمدیہ خدمات بجا لاتے رہے۔ 1989ء میں جب جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی ہوئی ہے تو اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے قرآن کریم کی منتخب آیات کا دنیا کی سو زبانوں میں ترجمہ کرنے کی تحریک کی تھی۔ آسٹریلیا کے ذمہ ماؤری زبان کا ترجمہ سونپا گیا تھا۔ جو ترجمہ اس وقت کروایا گیا اس کا معیار جب دیکھا گیا تو وہ اچھا نہیں تھا بلکہ وہ کہتے ہیں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا ترجمہ جس سے ماؤری میں کروایا گیا تھا اس نے لکھا ہوا تھا In the name of Jesus تو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو کہا کہ یہ ترجمہ تو صحیح نہیں ہے۔ پھر اس بڑھاپے میں انہوں نے خود زبان سیکھی۔ بڑی عمر میں زبان بھی سیکھی اور ترجمہ بھی مکمل کیا اور 2013ء میں جب مَیں نیوزی لینڈ گیا ہوں تو ماؤری قرآن کریم کا ترجمہ مکمل طور پر وہاں کے ماؤری بادشاہ کو پیش کیا گیا۔ اس تقریب میں بھی یہ شامل تھے۔ بڑے عاجز انسان اور بے نفس انسان تھے۔ نہ علمی بڑائی کا کوئی احساس تھا، نہ یہ احساس کہ مَیں نے قرآن شریف کا ترجمہ کیا ہے تو میرا کوئی مقام ہونا چاہئے۔ دنیا بھی انہوں نے کافی کمائی اور بغیر الاؤنس کے یہ مشنری کا کام انجام دیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی اہلیہ کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ ہمیں قربانی کرنے والے اور ایسے مشنری دیتا رہے جو ہر لحاظ سے بے نفس اور عاجز ہوں۔

☆☆☆

حُسنِ سیرت اور حُسنِ اخلاق سے مزیّن پاکیزہ جوڑوں کی

بہشتی زندگی

(وحید احمد رفیق)

قسط نمبر3

سب کچھ فدا کر دیا

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ تحریر کرتے ہیں کہ:

’’حضرت اُمّ المومنین کی خاطرداری حضور کو بہت منظور تھی اور اس کی وجہ وہی ہے جو حضور نے خود بیان فرمائی کہ وہ ان کو شعائر اللہ میں سے سمجھتے تھے۔ حضرت اُمّ المومنین بھی آپ کی راہ میں بہ حیثیت خدا تعالیٰ کے مرسل و مہدی ہونے کے فدا تھیں اور ہر قسم کی مالی قربانیوں کے لیے آمادہ رہتی تھیں۔ جب حضرت مسیح موعودؑ کو سلسلہ کے اغراض و مقاصد کے لیے ضرورت ہوئی تو حضرت اُمّ المومنین نے اپنے مال کو آپ کے قدموں میں ڈال دیا اور حضرت مسیح موعودؑ نے حج کا ارادہ فرمایا ہوا تھا لیکن خدا تعالیٰ کی مشیت نے آپ کو فرصت نہ دی۔ حضرت اُمّ المومنین نے اپنے پاس سے روپیہ دے کر حج بدل کے لیے ایک آدمی کو بھیجا اور حضرت کے وصال کے بعد حج کرایا۔‘‘

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی جلد سوم صفحہ 390)

دینداری اور اخلاق کی بلندی کا شاندار اظہار

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’حضرت امّاں جان کے تقویٰ اور توکّل اور دینداری اور اخلاق کی بلندی کا سب سے زیادہ شاندار اظہار ذیل کے واقعات میں نظر آتا ہے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بعض اقرباء پر اتمام حجت کی غرض سے خدا سے علم پاکر محمدی بیگم والی پیشگوئی فرمائی تو اس وقت حضرت مسیح موعودؑ نے ایک دن دیکھا کہ حضرت امّاں جان علیحدگی میں نماز پڑھ کر گریہ وزاری اور سوز وگداز سے یہ دعا فرما رہی ہیں کہ خدایا! تُو اس پیشگوئی کو اپنے فضل اور اپنی قدرت نمائی سے پورا فرما۔ جب وہ دعا سے فارغ ہوئیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم یہ دعا کر رہی تھیں اور تم جانتی ہو کہ اس کے نتیجے میں تم پر سوکن آتی ہے؟ حضرت امّاں جان نے بے ساختہ فرمایا: ’’خواہ کچھ ہو مجھے اپنی تکلیف کی پرواہ نہیں۔ میری خوشی اسی میں ہے کہ خدا کے منہ کی بات اور آپ کی پیشگوئی پوری ہو۔‘‘

دوست سوچیں اور غور کریں کہ یہ کس شان کا ایمان اور کس بلند اخلاق کا مظاہرہ اور کس تقویٰ کا مقام ہے کہ اپنی ذاتی راحت اور ذاتی خوشی کو کلیۃً قربان کر کے محض خدا کی رضا کو تلاش کیا جا رہا ہے اور شاید منجملہ دوسری باتوں کے یہ ان کی اسی بے نظیر قربانی کا نتیجہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس مشروط پیشگوئی کو اس کی ظاہری صورت سے بدل کر دوسرے رنگ میں پورا فرما دیا۔‘‘

(سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب صفحہ 79-78)

خاطر داری

حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحبؓ نے بیان کیا:

’’ایک دن کا ذکر ہے کہ کسی دیوار کے متعلق حضرت اُمّ المومنین کی رائے تھی کہ یوں بنائی جائے اور مولوی عبدالکریم رضی اللہ عنہ کی رائے اس کے خلاف تھی۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف نے حضرت اقدس سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ نے مجھے لڑکوں کی بشارت دی اور وہ اس بی بی کے بطن سے پیدا ہوئے اس لیے میں اسے شعائر اللہ سے سمجھ کر اس کی خاطرداری رکھتا ہوں اور جو وہ کہے مان لیتا ہوں۔‘‘

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ از شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی جلد سوم صفحہ 382)

کبھی دل شکنی نہیں کی

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ تحریر کرتے ہیں:

’’ایک مرتبہ سیڑھی جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب والے مکان کی دیوار کے ساتھ تھی۔ اس کی تبدیلی کی ضرورت محسوس ہوئی اور اسے اس بالاخانہ کی دیوار کے ساتھ رکھنا تھا جس میں مولوی محمد علی صاحب رہتے تھے اور نیچے مولوی سید محمد احسن صاحب رہتے تھے۔ مولوی محمد احسن صاحب وہاں رکھنے کے مخالف تھے کہ میرے حجرہ کو اندھیرا ہو جائے گا اور حضرت اُمّ المومنین کا حکم تھا کہ وہاں رکھی جاوے۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب قبلہ نانا جانؓ یہ انتظام کر رہے تھے اور ان کو اس کے لیے بڑی جدوجہد کرنی پڑی۔ آخر ان کے مزاج میں گرمی تھی اور جہیر الصوت تھے۔ انہوں نے زور زور سے بولنا شروع کیا اور اس وقت مولوی سید محمد احسن کو کہہ رہے تھے کہ یہ سیڑھی یہاں ہی رہے گی۔ وہ بھی اونچی آواز سے انکار اور تکرار کر رہے تھے۔ حضرت صاحب باہر تشریف لے آئے اور پوچھا کیا ہے؟ میر صاحب نے کہا مجھ کو اندر سیّدانی (مراد حضرت امّاں جان) آرام نہیں لینے دیتی اور باہر سیّد سے پالا پڑ گیا ہے۔ نہ یہ مانتے ہیں نہ وہ مانتی ہیں۔ میں کیا کروں؟

حضرت مسیح موعودؑ نے مسکرا کر فرمایا: مولوی صاحب! آپ کیوں جھگڑتے ہیں۔ میر صاحب کو جو حکم دیا گیا ہے ان کو کرنے دیجیے۔ روشنی کا انتظام کر دیا جاوے گا۔ آپ کو تکلیف نہیں ہوگی۔ اور اس طرح پر حضرت امّاں جان کے ارشاد کی تعمیل ہو گئی۔ غرض کبھی اور کوئی موقعہ ایسا نہیں آیا کہ آپ نے (حضرت اُمّ المومنین) کی کبھی دل شکنی کی ہو۔ آخری سفر جو حضور نے لاہور کا فرمایا اور جس میں حضور کا وصال ہو گیا۔ وہ بھی حضرت اُمّ المومنین ہی کی خاطر کیا گیا تھا۔ کیونکہ حضرت سیدہ کی طبیعت ناساز تھی اور علاج کے لیے لاہور کا مشورہ دیا گیا تھا اور آخر یہ سفر سفر آخرت ہو گیا۔‘‘

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت شیخ یعقوب صاحب عرفانی جلد سوم صفحہ 407-406)

حضرت صاحب کا ادب کرتیں اور آپ کو خوش رکھتیں

مائی امام بی بی صاحبہ جو اپنے خاوند حضرت ٹھیکیدار محمد اکبر کی وفات کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کے گھر رہتی تھیں فرماتی ہیں: ’’ہم نے کبھی حضرت اُمّ المومنین کو نہیں دیکھا کہ کسی بات پر بھی حضرت صاحب سے ناراض ہوئی ہوں۔ حضرت صاحب کا ادب کرتیں اور آپ کو خوش رکھتیں۔ ابتدا میں حضرت صاحب صرف تین روپے جیب خرچ دیا کرتے۔ آپ نے کبھی نہیں کہا کہ یہ کم ہیں۔ شکرگزاری سے لے لیتیں۔‘‘

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم از شیخ محمود احمد صاحب عرفانی صفحہ 410)

میں ایسے پردے کا قائل نہیں ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ بیان فرماتے ہیں:

’’ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کسی سفر میں تھے۔ سٹیشن پر پہنچے تو ابھی گاڑی آنے میں دیر تھی۔ آپ بیوی صاحبہ (یعنی حضرت اُمّ المومنین) کے ساتھ سٹیشن پر ٹہلنے لگے۔ یہ دیکھ کر مولوی عبدالکریم صاحب جن کی طبیعت غیور اور جوشیلی تھی میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ بہت لوگ اور پھر غیر لوگ ادھر اُدھر پھرتے ہیں۔ آپ حضرت صاحب سے عرض کریں کہ بیوی صاحبہ کو کہیں الگ بٹھا دیا جاوے۔ مولوی صاحب فرماتے تھے کہ میں نے کہا میں تو نہیں کہتا آپ کہہ کر دیکھ لیں۔ ناچار مولوی عبدالکریم صاحب خود حضرت صاحب کے پاس گئے اور کہا کہ حضور لوگ بہت ہیں۔ بیوی صاحبہ کو الگ ایک جگہ بٹھا دیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا ’’جاؤ جی میں ایسے پردے کا قائل نہیں ہوں۔‘‘ مولوی صاحب فرماتے تھے کہ اس کے بعد مولوی عبدالکریم صاحب سر نیچے ڈالے میری طرف آئے۔ میں نے کہا مولوی صاحب! جواب لے آئے؟‘‘

(سیرت المہدی جلد 1 روایت 77 صفحہ 56)

میاں بیوی ایک ہی بدن اور ایک ہی وجود ہو جاتے ہیں

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے نواب محمد علی خان صاحب کو ان کی پہلی بیگم کی وفات پر تعزیتی خط تحریر کرتے ہوئے فرمایا: ’’درحقیقت اگرچہ بیٹے بھی پیارے ہوتے ہیں۔ بھائی اور بہنیں بھی عزیز ہوتی ہیں۔ لیکن میاں بیوی کا علاقہ ایک الگ علاقہ ہے جس کے درمیان اسرار ہوتے ہیں۔ میاں بیوی ایک ہی بدن اور ایک ہی وجود ہو جاتے ہیں۔ ان کو صدہا مرتبہ اتفاق ہوتا ہے کہ وہ ایک ہی جگہ سوتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کا عضو ہو جاتے ہیں۔ بسا اوقات ان میں ایک عشق کی سی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس محبت اور باہم اُنس پکڑنے کے زمانہ کو یاد کر کے کون دل ہے جو پُر آب نہیں ہو سکتا۔ یہی وہ تعلق ہے جو چند ہفتہ باہر رہ کر آخر فی الفور یاد آتا ہے۔ اسی تعلق کا خدا نے بار بار ذکر کیا ہے کہ باہم محبت اور اُنس پکڑنے کا یہی تعلق ہے۔ بسا اوقات اس تعلق کی برکت سے دنیوی تلخیاں فراموش ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ انبیاء علیہم السلام بھی اس تعلق کے محتاج تھے۔ جب سرور کائنات ﷺ بہت ہی غمگین ہوتے تھے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ران پر ہاتھ مارتے تھے اور فرماتے اَرِحْنَا یَا عَائِشَۃ۔ یعنی اے عائشہ ہمیں خوش کر کہ ہم اس وقت غمگین ہیں۔ اس سے ثابت ہے کہ اپنی پیاری بیوی، پیارا رفیق اور انیس عزیز ہے جو اولاد کی ہمدردی میں شریک غالب اور غم کو دُور کرنے والی اور خانہ داری کے معاملات کی متولّی ہوتی ہے۔‘‘

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم از محمود احمد صاحب عرفانی صفحہ 233-232)

خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت نواب محمد علی خان صاحب کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’آپ نے اپنے گھر کے لوگوں کی نسبت جو لکھا تھا کہ بعض امور میں مجھے رنج پیدا ہوتا ہے۔ سو میں آپ کو اطلاع دیتا ہوں کہ میرا یہ مذہب نہیں ہے۔ میں اس حدیث پر عمل کرنا علامت سعادت سمجھتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور وہ یہ ہے: خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ یعنی تم میں سے اچھا آدمی وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ اچھا ہو۔

عورتوں کی طبیعت میں خدا تعالیٰ نے کجی رکھی ہے

عورتوں کی طبیعت میں خدا تعالیٰ نے اس قدر کجی رکھی ہے کہ کچھ تعجب نہیں کہ بعض وقت خدا اور رسول یا اپنے خاوند یا خاوند کے باپ یا مرشد یا ماں یا بہن کو بُرا کہہ بیٹھیں اور ان کے نیک ارادہ کی مخالفت کریں۔ سو ایسی حالت میں بھی کبھی ایک مناسب رُعب کے ساتھ اور کبھی نرمی سے ان کو سمجھا دیں اور ان کی تعلیم میں مشغول رہیں۔ لیکن ان کے ساتھ ہمیشہ نیک سلوک کریں اور مروّت اور جوانمردی سے پیش آویں اور ان کو سمجھاتے رہیں کہ (...) کے لیے آخرت کا فکر ضروری ہے تا خدا تعالیٰ مصیبتوں سے بچاوے۔ وہ ہیبت ناک چیز جو خاوند اور بیوی اور بچوں اور دوستوں میں جدائی ڈالتی ہے جس کا دوسرے لفظوں میں نام موت ہے دعا کرنا چاہیے کہ وہ بے وقت نہ آوے اور تباہی نہ ڈالے۔ اور دل نرم رکھنا چاہیے۔ اور ان کو سمجھا دیں کہ نماز کی پابندی کریں۔ نماز جناب الٰہی میں عرض و معروض کا موقعہ دیتی ہے اپنی زبان میں دنیا اور آخرت کے لیے دعائیں کریں۔ بد تقدیروں سے ڈرتے رہیں۔ خدا تعالیٰ ان پر رحم کرتا ہے جو امن کے وقت میں ڈرتے رہیں اور نیز آپ ان کے واسطے نماز میں دعائیں کریں۔ یہ نازیبا بات ہے کہ ادنیٰ لغزش دیکھ کر دل میں قطع تعلق کریں بلکہ وفاداری سے اصلاح کے لیے کوشش کریں اور سچی ہمدردی سے کام لیں۔‘‘

(مکتوبات احمد جلد 2 مکتوب نمبر 35 صفحہ 235-234)

تعلقات میں وفاداری

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب حضرت بابو محمد افضل صاحب کے بارے میں تحریر کرتے ہیں:

’’ان کی دو بیویاں تھیں اور وہ قادیان میں رہتی تھیں۔ 1899ء میں انہوں نے حضرت حکیم الامّت کو ایک خط لکھا اور کچھ روپیہ بھیجا اور اپنی ایک بیوی کو افریقہ بلایا اور یہ بھی لکھ دیا کہ جو بیوی آنے سے انکار کرے اس کو طلاق دے دی جاوے۔ حضرت مولوی صاحب نے یہ خط حضرت اقدس کے حضور پیش کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ تو جب طلاق دے گا مگر اسے لکھ دو کہ ایسے شخص کا ہمارے ساتھ تعلق نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ جو اتنے عزیز رشتہ کو ذرا سی بات پر قطع کر سکتا ہے وہ جو ہمارے تعلقات میں وفاداری سے کیا کام لے گا۔ یہ ارشاد اکسیر ہو گیا اور محمد افضل کو فی الحقیقت افضل بنا گیا۔ حضرت اقدس کی ناراضگی کی جب اطلاع ہوئی تو اسے سمجھ آ گئی کہ باہمی تعلقات کی کیا قیمت ہوتی ہے۔‘‘

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی صفحہ 244)

بیوی کے مال میں بے جا تصرف سے پرہیز

حضرت مسیح موعودؑ کو 1898ء کی پہلی ششماہی کے آخر میں بعض اہم دینی ضروریات کے لیے روپیہ کی ضرورت تھی۔ آپ نے قرضہ لینے کی تجویز کا ذکر گھر میں فرمایا۔ حضرت اُمّ المومنین نے فرمایا کہ باہر کسی سے قرضہ لینے کی کیا ضرورت ہے۔ میرے پاس ایک ہزار روپیہ نقد ہے اور کچھ زیورات ہیں آپ اس کو لے لیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں بطور قرض لے لیتا ہوں اور اس کے عوض باغ رہن کر دیتا ہوں۔ گو حضرت اُمّ المومنین اس رقم کو پیش کر رہی تھیں مگر آپ نے جماعت کو تعلیم دینے کے لیے کہ بیویوں کا مال ان کا اپنا مال ہوتا ہے، قرض ہی لیا اور قرآن کریم کی ہدایت کے ماتحت اسے معرضِ تحریر میں لے آنا اور فَرِھٰنٌ مَّقْبُوْضَۃٌ پر عمل کرنے لیے دستاویز کو رجسٹری کروالینا ضروری سمجھا۔

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم از شیخ محمود احمد صاحب عرفانی صفحہ 518)

گھر میں رہنے کے دو مختلف انداز

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ تحریر فرماتے ہیں:

’’ہندوستان میں ایک نامی گرامی سجادہ نشین ہیں۔ لاکھ سے زیادہ ان کے مرید ہیں اور خدا کے قرب کا انہیں دعویٰ بھی بڑا ہے۔ ان کے بہت ہی قریب متعلقین سے ایک نیک بخت عورت کو کچھ مدت سے ہمارے حضرت کے اندرون خانہ میں رہنے کا شرف حاصل ہے۔ وہ حضرت اقدس کا گھر میں فرشتوں کی طرح رہنا، نہ کسی سے نوک ٹوک، نہ چھیڑ چھاڑ، جو کچھ کہا گیا اس طرح مانتے ہیں جیسے ایک واجب الاطاعت مطاع کے امر سے انحراف نہیں کیا جاتا۔ ان باتوں کو دیکھ کر وہ حیران ہو ہو جاتیں اور بارہا تعجب سے کہہ چکی ہیں کہ ہمارے حضرت شاہ صاحب کا حال تو سراسر اس کے خلاف ہے۔ وہ جب باہر سے زنانہ میں آتے ہیں۔ ایک ہنگامہ رستخیز (یعنی قیامت) برپا ہو جاتا ہے۔ اس لڑکے کو گھور، اس خادمہ سے خفا، اس بچہ کو مار، بیوی سے تکرار ہو رہی ہے کہ نمک کھانے میں کیوں زیادہ یا کم ہو گیا۔ یہ برتن یہاں کیوں رکھا ہے اور وہ چیز وہاں کیوں دھری ہے۔ تم کیسی پھوہڑ بدمذاق اور بے سلیقہ عورت ہو اور کبھی جو کھانا طبع عالی کے حسب پسند نہ ہو تو آگے کے برتن کو دیوار سے پٹخ دیتے ہیں اور بس ایک کہرام گھر میں مچ جاتا ہے۔ عورتیں بِلک بِلک کر خدا سے دعا کرتی ہیں کہ شاہ صاحب باہر ہی رونق افروز رہیں۔‘‘

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ از مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی صفحہ 18)

اس کے مقابل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ اسوہ ہے کہ: ’’اگر کبھی کوئی خاص فرمائش کی ہے کہ وہ چیز ہمارے لیے تیار کر دو اور عین اس وقت کسی ضعف یا عارضہ کا مقتضاء تھا کہ وہ چیز لازماً تیار ہی ہوتی اور اس کے انتظار میں کھانا بھی نہیں کھایا اور کبھی کبھی جو لکھنے یا توجہ الی اللہ سے نزول کیا ہے تو یاد آ گیا ہے کہ کھانا کھانا ہے اور منتظر ہیں کہ وہ چیز آتی ہے۔ آخر وقت اس کھانے کا گزر گیا اور شام کے کھانے کا وقت آ گیا ہے۔ اس پر بھی کوئی گرفت نہیں اور جو نرمی سے پوچھا ہے اور عذر کیا گیا ہے کہ دھیان نہیں رہا تو مسکرا کر الگ ہو گئے ہیں۔‘‘

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ از مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی صفحہ 29)

بیوی کے مشورہ کو ماننا

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ روایت کرتے ہیں:

’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام اندرونِ خانہ جس دالان میں عموماً سکونت رکھتے تھے۔ جس کی ایک کھڑکی کوچہ بندی کی طرف کھلتی ہے اور جس میں سے ہو کر بیت الدعا کو جاتے ہیں۔ اس کمرے کی لمبائی کے برابر اس کے آگے جنوبی جانب ایک فراخ صحن ہوا کرتا تھا۔ گرمی کی راتوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اہل وعیال سب اس صحن میں سویا کرتے تھے۔ لیکن برسات میں یہ دقت ہوتی تھی کہ اگر رات کو بارش آ جائے تو چارپائیاں یا تو دالان کے اندر لے جانی پڑتی تھیں یا نیچے کے کمروں میں۔ اس واسطے حضرت اُمّ المومنین نے یہ تجویز کی کہ اس صحن کے ایک حصہ پر چھت ڈال دی جائے تا کہ برسات کے واسطے چارپائیاں اس کے اندر کی جاسکیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس تبدیلی کے واسطے حکم صادر فرما دیا۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحومؓ کو جب اس تبدیلی کا حال معلوم ہوا تو وہ اس تجویز کی مخالفت کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

حضرت مولوی صاحبؓ نے عرض کی کہ ایسا کرنے سے صحن تنگ ہو جائے گا، ہوا نہ آئے گی، صحن کی خوبصورتی جاتی رہے گی وغیرہ وغیرہ۔ دیگر احباب نے بھی مولوی صاحبؓ کی بات کی تائید کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کی باتوں کا جواب دیا۔ مگر آخری بات جو حضور نے فرمائی اور جس پر سب خاموش ہوئے وہ یہ تھی: ’’کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وعدوں کے فرزند اس بی بی سے عطا کیے ہیں۔ جو شعائر اللہ میں سے ہیں۔ اس واسطے اس کی خاطر داری ضروری ہے اور ایسے امور میں اس کا کہنا ماننا لازمی ہے۔‘‘

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم از حضرت محمود احمد صاحب عرفانی صفحہ 223)

ظاہری تاریکی بھی روشنی میں بدل گئی

حضرت امّاں جانؓ بیان فرماتی ہیں:

’’میں نئی نئی قادیان آئی تو میں روشنی کے بغیر نہیں سوسکتی تھی۔ جب میں سوجاتی تو حضرت مرزا صاحب روشنی گُل کر دیتے اور میں جب پھر کروٹ لوں تو اندھیرا معلوم ہو اور میں شور کرتی تو پھر حضرت صاحب روشنی کر دیتے۔ کچھ عرصہ تک ایسا ہی رہا۔ آخر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی عادت ہو گئی اور ظاہری تاریکی بھی روشنی سے بدل گئی اور سارے گھر میں ہر جگہ روشنی رہنے لگی۔ ہر ایک کمرہ میں، بیت الخلاء میں، سیڑھیوں پر، غرض سارا گھر روشن ہو گیا اور ایک نوکر اس کام کے لیے رکھا گیا۔ امّاں جان اس وقت حضرت صاحب کو حضرت صاحب یا مرزا صاحب کے لفظ سے خطاب فرماتی تھیں۔ چنانچہ اس روشنی کے معاملہ میں ایک مرتبہ فرمایا: ’’حضرت صاحب! وہ وقت یاد ہے جب آپ کو روشنی میں نیند نہیں آیا کرتی تھی اور اب اگر کونے کونے میں روشنی نہ ہو تو آپ کو نیند نہیں آتی‘‘۔ حضرت صاحب یہ بات سن کر خوشی سے مسکرا پڑے۔‘‘

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم از حضرت شیخ محمود احمد صاحب عرفانی صفحہ 410-409)

بیوی کے حقوق

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ تحریر کرتے ہیں:

’’حضرت اُمّ المومنین پر جب کبھی بیماری کا حملہ ہوتا تو آپؑ ہر طرح آپ کی ہمدردی اور خدمت کرنا ضروری سمجھتے تھے اور اپنے عمل سے آپ نے یہ تعلیم ہم سب کو دی کہ بیوی کے کیا حقوق ہوتے ہیں؟ جس طرح پر وہ ہماری خدمت کرتی ہے عندالضرورت وہ مستحق ہے کہ ہم اسی قسم کا سلوک اس سے کریں۔

چنانچہ آپ علیہ السلام علاج اور توجہ الی اللہ ہی میں مصروف نہ رہتے بلکہ بعض اوقات حضرت اُمّ المومنین کو دباتے بھی تا کہ آپ کو تسلی اور سکون ملے۔‘‘

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی جلد دوم صفحہ 285 تا 286)

صبر و تحمل

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ تحریر فرماتے ہیں: ’’ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کو سخت درد سر ہو رہا تھا اور میں بھی اندر آپ کے پاس بیٹھا تھا اور پاس حد سے زیادہ شور وغل برپا تھا۔ میں نے عرض کیا جناب کو اس شور سے تکلیف تو نہیں ہوتی۔ فرمایا ہاں اگر چپ ہو جائیں تو آرام ملتا ہے۔ میں نے عرض کیا تو جناب کیوں حکم نہیں کرتے۔ فرمایا آپ ان کو نرمی سے کہہ دیں۔ میں تو کہہ نہیں سکتا۔ بڑی بڑی سخت بیماریوں میں الگ ایک کوٹھڑی میں پڑے ہیں اور ایسے خاموش پڑے ہیں کہ گویا مزہ میں سو رہے ہیں۔ کسی کا گلہ نہیں کہ تو نے ہمیں کیوں نہیں پوچھا۔ تو نے ہمیں پانی نہیں دیا اور تو نے ہماری خدمت نہیں کی۔‘‘

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی صفحہ 22)

خدا خوش ہو گیا

مبارک احمد کی بیماری میں ماں کا دل تھا کہ گھبرا اُٹھا کرتا تھا۔ تو حضرت اقدسؑ فرمایا کرتے تھے کہ آخر نتیجہ موت ہی ہونا ہے یا کچھ اور، اور فرماتے کہ دیکھو خدا تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ۔ امتحان بھی آیا کرتے ہیں۔

جب مبارک احمد کی وفات ہوئی تو حضرت اُمّ المومنین کی زبان سے پہلا کلمہ یہ نکلا: اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ کوئی نعرہ نہیں مارا، کوئی چیخیں نہیں ماریں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’اس بات کی مجھے بڑی خوشی ہوئی۔‘‘

یہ رضا بالقضاء کا مقام تھا جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی خدیجہ فائز تھے۔ حضرت اُمّ المومنین نے اس وقت فرمایا: ’’مَیں خدا کی تقدیر پر راضی ہوں۔‘‘

جب اس طرح آپ نے اس امتحان کو قبول کر لیا تو آسمان پر حضرت اُمّ المومنین کے اس امتحان کا رزلٹ بذریعہ وحی الٰہی نازل ہوا: ’’خدا خوش ہو گیا!‘‘

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ الہام جب حضرت اُمّ المومنین کو سنایا تو آپ نے فرمایا:

’’مجھے اس الہام سے اس قدر خوشی ہوئی ہے کہ دو ہزار مبارک احمد بھی مَر جاتا تو مَیں پرواہ نہ کرتی۔‘‘

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم از حضرت شیخ محمود احمد صاحب عرفانی صفحہ 269)

تمہارے بعد ہم زندہ رہ کر کیا کریں گے؟

حضرت اُمّ ناصر احمد صاحب نے ایک دفعہ ذکر کیا کہ حضرت اماں جان بیمار تھیں اور حضرت اقدس تیمارداری فرماتے کھڑے دوائی پلا رہے تھے اور حالت اضطراب میں امّاں جان کہہ رہی تھیں ہائے مَیں تو مر جاؤں گی، آپ کا کیا ہے۔ بس اب مَیں مر چلی ہوں۔ تو حضرت نے آہستہ سے فرمایا: ’’تو تمہارے بعد ہم زندہ رہ کر کیا کریں گے‘‘ ایسی ایسی دل نوازی کی ہزاروں باتیں ہیں۔

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم از حضرت شیخ محمود احمد صاحب عرفانی صفحہ 388)

خدا مجھے آپ کا غم نہ دکھائے

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امّاں جانؓ کا تنہائی کا ایک مکالمہ روایت کرتی ہیں:

’’ایک بار مجھے یاد ہے کہ حضرت والدہ صاحبہ نے حضرت اقدس سے کہا (ایک دن تنہائی میں الگ نماز پڑھنے سے پہلے نیت باندھنے سے پیشتر) کہ ’’مَیں ہمیشہ دعا کرتی ہوں کہ خدا مجھے آپ کا غم نہ دکھائے اور مجھے پہلے اٹھا لے‘‘۔

یہ سن کر حضرت نے فرمایا ’’اور میں ہمیشہ یہ دعا کرتا ہوں کہ تم میرے بعد زندہ رہو اور میں تم کو سلامت چھوڑ جاؤں۔‘‘

ان الفاظ پر غور کریں اور اس محبت کا اندازہ کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ سے فرماتے تھے۔‘‘

(تحریراتِ مبارکہ صفحہ 7)

راحت کا مرکز

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ تحریر کرتے ہیں:

’’جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات ہوئی (اور یہ میری آنکھوں کے سامنے کا واقعہ ہے) اور آپ کے آخری سانس تھے تو حضرت امّاں جان ..... آپ کی چارپائی کے قریب فرش پر آ کر بیٹھ گئیں اور خدا سے مخاطب ہو کر عرض کیا کہ: ’’خدایا! یہ تو اب ہمیں چھوڑ رہے ہیں مگر تُو ہمیں نہ چھوڑیو۔‘‘

یہ ایک خاص انداز کا کلام تھا جس سے مراد یہ تھی کہ تو ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گا اور دل اس یقین سے پُر تھا کہ ایسا ہی ہوگا۔ اللہ اللہ! خاوند کی وفات پر اور خاوند بھی وہ جو گویا ظاہری لحاظ سے ان کی ساری قسمت کا بانی اور ان کی تمام راحت کا مرکز تھا۔ توکل اور ایمان اور صبر کا یہ مقام دنیا کی بے مثال چیزوں میں سے ایک نہایت درخشاں نمونہ ہے۔‘‘

(سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب صفحہ 79)

جدائی کا غم اور صبر و استقلال

سید محمد حسین شاہ صاحبؓ نے لکھا کہ

’’جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام وفات پا گئے تو حضرت اُمّ المومنین نے اس وقت وہ نمونہ دکھایا کہ اس سے انسان حضرت اقدس کی قوت قدسی کا اندازہ اچھی طرح سے کر سکتا ہے۔ ہم سب چھ سات گھنٹے حضرت اقدس کی خدمت میں رہے۔ اُمّ المومنین برقعہ پہنے خدمت والا میں حاضر رہیں اور کبھی سجدہ میں گر جاتیں اور بار بار یہی کہتی تھیں کہ ’’اے حی وقیوم خدا! اے میرے پیارے خدا اے قادر مطلق خدا! اے مُردوں کے زندہ کرنے والے خدا! تُو ہماری مدد کر۔ اے وحدہٗ لاشریک خدا! اے خدا میرے گناہوں کو بخش۔ مَیں گنہگار ہوں۔ اے میرے مولیٰ میری زندگی بھی تو اِن کو دے دے‘‘۔ بار بار یہی الفاظ آپ کی زبان پر تھے کسی قسم کی جزع فزع آپ نے نہیں فرمائی۔ اور آخر میں جبکہ انجام بہت قریب تھا۔ آپ نے فرمایا: ’’اے میرے پیارے خدا یہ تو ہمیں چھوڑتے ہیں۔ مگر تو ہمیں نہ چھوڑیو‘‘۔ اور کئی بار یہ کہا۔

اور جب آخر میں یٰس پڑھی گئی اور دم نکل گیا تو اندر مستورات نے رونا شروع کیا۔مگر آپ بالکل خاموش ہوگئیں اور ان عورتوں کو بڑے زور سے جھڑک دیا اور کہا کہ میرے تو خاوند تھے۔ جب مَیں نہیں روئی تم کون رونے والی ہو۔ایسا صبر واستقلال کا نمونہ ایک ایسی پاک عورت سے جو کہ ایسی ناز ونعمت میں پلی ہوئی ہو اور جس کا ایسا بادشاہ اور ناز اٹھانے والا خاوند انتقال کر جائے ایک اعجاز ہے۔''

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم از شیخ محمود احمد صاحب عرفانی صفحہ 382)

تیرے ذریعہ میرے گھر میں فرشتے اترتے تھے

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ تحریر کرتے ہیں کہ:

''مختصراً ان الفاظ پر غور کرو۔جو حضرت اُمّ المومنین نے حضرت مسیح موعودؑ کی وفات پر فرمائے اور میں نے اپنے کانوں سے سنے اور خدا کے فضل سے سب سے اول ان کی اشاعت کی۔جب حضرت مسیح موعود کا جسد مبارک لاہور سے لاکر باغ میں رکھا ہوا تھا۔خاکسار عرفانی بعض دوسرے دوستوں (سیکھواں والے بھائی) کے ساتھ جنازہ کی حفاظت پر مامور تھا۔حضرت اُمّ المومنین تشریف لائیں اور فرمایا:

''تُو نبیوں کا چاند تھا، تیرے ذریعے میرے گھر میں فرشتے اترتے تھے اور خدا کلام کرتا تھا''۔

اس وقت کو دیکھو اور غور کرو کہ ایسے حالات میں تصنع اور بناوٹ نہیں رہ سکتی۔اس فقرہ سے نمایاں ہے کہ حضرت مسیح موعود اپنے اہل بیت سے کس طرح معاشرت کرتے تھے اور آپ کے دعاوی کی صداقت کس طرح حضرت اُمّ المومنین کے دل میں جاگزیں تھی۔''

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ جلد سوم از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی صفحہ 406-405)

برادر نسبتی کے لیے دعا اور اس کی قبولیت

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب تحریر کرتے ہیں:

''حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے بچپن کا ایک واقعہ ہے کہ ایک دفعہ وہ سخت بیمار ہوگئے اور حالت بہت تشویشناک ہوگئی اور ڈاکٹروں نے مایوسی کا اظہار کیا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے متعلق دعا فرمائی تو عین دعا کرتے ہوئے خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ یعنی ''تیری دعا قبول ہوئی اور خدائے رحیم وکریم اس بچے کے متعلق تجھے سلامتی کی بشارت دیتا ہے۔''

چنانچہ اس کے جلد بعد حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ بالکل توقع کے خلاف صحت یاب ہوگئے اور خدا نے اپنے مسیح کے دم سے انہیں شفا عطا فرمائی اور اس کے بعد وہ چالیس سال مزید زندہ رہ کر اور احمدیت کی شاندار خدمات بجالا کر اور ملک وملت میں بہت سی نیکیوں کا بیج بو کر قریباً پچپن سال کی عمر میں خدا کو پیارے ہوئے۔''

(سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ صفحہ 269)

سَوکن سے بھی اچھے تعلقات استوار رکھنا

اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام پہلی بیوی سے الگ ہی تھے مگر حضرت اُمّ المومنین باوجود اس کے کہ یہ جانتی تھیں کہ وہ سَوت ہیں ان سے کوئی رنج، بُغض یا نقّار نہ رکھتی تھیں۔ بلکہ کبھی کبھی ان سے مل بھی لیا کرتی تھیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے ان کو بھی کوئی روک اور ممانعت نہ تھی۔ چنانچہ حضرت اُمّ المومنین کی روایت ہے کہ: ''ایک دفعہ میرزا سلطان احمد کی والدہ بیمار ہوئیں تو چونکہ حضرت صاحب کی طرف سے مجھے اجازت تھی۔ مَیں ان کو دیکھنے کے لیے گئی۔واپس آکر مَیں نے حضرت صاحبؑ سے ذکر کیا کہ پھجے کی ماں بیمار ہے اور یہ یہ تکلیف ہے۔آپؑ خاموش رہے۔مَیں نے دوسری دفعہ کہا تو فرمایا۔مَیں تمہیں دو گولیاں دیتا ہوں یہ دے آؤ۔مگر اپنی طرف سے دینا میرا نام نہ لینا۔والدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ اور بھی بعض اوقات حضرت صاحبؑ نے اشارۃً کنایۃً مجھ پر ظاہر کیا کہ مَیں ایسے طریق پر کہ حضرت صاحبؑ کا نام نہ آئے اپنی طرف سے کچھ مدد کروں، سو مَیں کر دیا کرتی تھی۔''

اس روایت سے حضرت اُمّ المومنین کے قلب کی گہرائی پر ایک وسیع نظر پڑتی ہے گویا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو ایسا صاف اور مصفّا قلب دیا تھا جو ہر شخص کی محبت، ہمدردی اور خیر خواہی سے لبریز تھا۔میرزا فضل احمد صاحب کی والدہ کی بیماری کی اطلاع پا کر آپ ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئیں۔

عورت کا کیریکٹر یہ ہے کہ وہ دنیا کی ہر چیز کی قربانی کرسکتی ہے۔مگر اس کے قلب میں سَوت کے لیے کوئی جگہ نہیں ہوسکتی۔خواہ وہ مٹی کی ہی کیوں نہ ہو۔اس کی طبیعت میں سَوت کے لیے کوئی لگاؤ نہیں ہوتا۔مگر حضرت اُمّ المومنین کا اپنی سَوت کے پاس جانا اور ان کی عیادت کرنا اور نہ صرف عیادت کرنا بلکہ بیماری کی تفصیل دریافت کرنی اور پھر اس حد تک اس معاملہ کو ختم نہ کر دیا بلکہ ان کی تکلیف سے متاثر ہوئیں اور وہاں سے آکر حضرت اقدسؑ کو ساری تکلیف بتلائی اور باوجود حضرتؑ کی خاموشی کے پھر دوسری دفعہ توجہ دلا کر دوائی حاصل کرلی اور پھر دوبارہ جا کر ان کو دوائی دی۔مَیں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ یہ واقعہ اگر کسی اور کے گھر میں ہوتا خواہ حالات یہی ہوتے کہ پہلی بیوی نے اپنے حقوق چھوڑ دیے ہوں۔مگر دوسری بیوی یقیناً یہ کہتی کہ مجھے کیا اگر کل مرتی ہے تو آج ہی مرے۔پھر اس پر اکتفاء نہیں بلکہ فرماتی ہیں کہ وقتاً فوقتاً ان کی مدد بھی کر دیا کرتی تھی۔یہ پاک نمونہ ہے آپ کے اخلاقِ کریمانہ کا جو آپ نے اپنی سَوت کے متعلق دکھایا۔

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم از حضرت شیخ محمود احمد صاحب عرفانی صفحہ 213-212)

سوتیلی اولاد سے حسنِ سلوک

حضرت نواب سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہؓ بیان فرماتی ہیں:

''حضرت امّ المومنین نے فرمایا: ''مَیں نے ہمیشہ تمہارے سوتیلے بھائیوں کے لیے دعائیں کی ہیں اور ان کا بھلا ہی خدا سے چاہا ہے۔کبھی اپنے دل میں ان کو غیر نہیں جانا۔خواہ حالات کے سبب وہ الگ رہے۔میرا دل ہمیشہ ان کا خیر خواہ رہا۔''

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم از حضرت شیخ محمود احمد صاحب عرفانی صفحہ 456)

شادی کے وقت سسرال سخت مخالف تھا

حالات وواقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ شادی کے وقت حضرت امّاں جان کا سسرال آپ کا سخت مخالف تھا۔حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ تحریر فرماتی ہیں:

''امّاں جان نے ایک دفعہ ذکر فرمایا۔جب تمہارے ابا مجھے بیاہ کر لائے تو یہاں سب کنبہ سخت مخالف تھا (اس وقت تک شادی کی ہی وجہ سے غالباً)۔ دو چار خادم مرد تھے اور پیچھے سے ان بچاروں کی بھی گھر والوں نے روٹی بند کر رکھی تھی۔گھر میں عورت کوئی نہ تھی۔ صرف میرے ساتھ فاطمہ بیگم، تھیں۔وہ کسی کی زبان نہ سمجھتی تھیں نہ ان کی کوئی سمجھے۔شام کا وقت بلکہ رات تھی جب ہم پہنچے۔تنہائی کا عالم، بیگانہ وطن، میرے دل کی عجیب حالت تھی اور روتے روتے میرا بُرا حال ہوگیا تھا نہ کوئی اپنا تسلّی دینے والا۔نہ منہ دُھلانے والا، نہ کھانے پلانے والا، کنبہ نہ ناطہ، اکیلی حیرانی پریشانی میں آن کر اُتری، کمرے میں ایک کھرّی چارپائی پڑی تھی۔جس کی پائنتی ایک کپڑا پڑا تھا۔اس پر تھکی ہاری جو پڑی ہوں تو صبح ہوگئی۔

یہ اس زمانے کی ملکہ دوجہان کا بستر عروسی تھا اور سُسرال کے گھر میں پہلی رات تھی...اگلی صبح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک خادمہ کو بلوا دیا اور گھر میں آرام کا سب بندوبست کر دیا۔''

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم مرتبہ حضرت شیخ محمود احمد صاحب عرفانی صفحہ ۲۰۸)

اسی طرح یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ پاکیزہ خصائل عورتیں پاکیزہ خصائل مردوں کے لیے ہیں اور پاکیزہ خصائل مرد پاکیزہ خصائل عورتوں کے لیے ہیں۔ اس اصل کے ماتحت اس زمانے کے نبی کی بیوی کا دنیا میں سب سے بڑی نیک اور پاکیزہ خاتون ہونا یقینی امر تھا اور یہی وجہ تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا گھر اس دنیا میں جنت کا نمونہ تھا۔حضرت اُمّ المومنین جب اس گھر میں تشریف لائیں تو ان کو ایسے لوگوں سے واسطہ پڑا جو باوجود رشتہ دار ہونے کے بالکل الگ تھلگ تھے اور حضرت اقدسؑ سے ایک دشمنی رکھتے تھے۔حضرت اُمّ المومنین کو اس وقت دلّی والی کے نام سے رشتہ دار لوگ پکارتے تھے۔''

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم مرتبہ حضرت شیخ محمود احمد صاحب عرفانی صفحہ 212-211)

سسرال کا احترام

حضرت اُمّ المومنین کا اپنے سسرال والوں سے سلوک نرمی ومحبت عزت واحترام کا برتاؤ اکثر مخالف مغلوں کی بیگمات نے بھی آپ کا حسن سلوک اور نیک برتاؤ دیکھ کر ہمیشہ امّاں جان یا بیوی صاحبہ کر کے سراہا اور سب بیگمات مُریدوں کی طرح آپ کا عزت واحترام کرتیں۔

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم از حضرت شیخ محمود احمد صاحب عرفانی صفحہ 390-389)

سسرال سے تعلقاتِ محبت

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں:

''ہمارے نانا جان حضرت میر ناصر نواب صاحب مرحوم کا ایک قریبی عزیز حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں قادیان میں آکر کچھ عرصہ رہا تھا ایک دن سردی کے موسم کی وجہ سے ہمارے نانا جان مرحوم نے اپنا ایک مستعمل کوٹ ایک خادمہ کے ہاتھ اسے بھجوایا تا کہ یہ عزیز سردی سے محفوظ رہے مگر کوٹ کے مستعمل ہونے کی وجہ سے اس عزیز نے یہ کوٹ حقارت کے ساتھ واپس کر دیا کہ مَیں استعمال شدہ کپڑا نہیں پہنتا۔اتفاق سے جب یہ خادمہ اس کوٹ کو لے کر میر صاحب کی طرف واپس جارہی تھی تو حضرت مسیح موعود نے اسے دیکھ لیا اور پوچھا کہ یہ کیسا کوٹ ہے اور کہاں لیے جاتی ہو؟ اس نے کہا میر صاحب نے یہ کوٹ اپنے فلاں عزیز کو بھیجا تھا مگر اس نے مستعمل ہونے کی وجہ سے بہت برا مانا ہے اور واپس کر دیا ہے۔حضرت مسیح موعود نے فرمایا: ''واپس نہ لے جاؤ اس سے میر صاحب کی دل شکنی ہوگی تم یہ کوٹ ہمیں دے جاؤ۔ہم پہنیں گے اور میر صاحب سے کہہ دینا کہ مَیں نے رکھ لیا ہے۔''

یہ ایک انتہائی شفقت اور انتہائی دلداری کا مقام تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے یہ مستعمل کوٹ خود اپنے لیے رکھ لیا تا کہ حضرت نانا جان کی دل شکنی نہ ہو ورنہ حضرت مسیح موعودؑ کو کوٹوں کی کمی نہیں تھی اور حضور کے خدام حضور کی خدمت میں بہتر سے بہتر کوٹ پیش کرتے رہتے تھے اور ساتھ ہی یہ انتہائی سادگی اور بے نفسی کا بھی اظہار تھا کہ دین کا بادشاہ ہو کر اترے ہوئے کوٹ کے استعمال میں تأمل نہیں کیا۔''

(سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب صفحہ 57-56)

ہر ایک ساس ایسا کہاں کرسکتی ہے؟

حضرت امّاں جان کے متعلق روایت ہے کہ اپنی بہوؤں سے آپ کا ایسا عمدہ اور اعلیٰ حسنِ سلوک ہے کہ باید وشاید اور ایسی شفقت اور مرحمت سے آپ نے اپنی آٹھ دس بہوؤں کو دیکھا کہ ان کے ماں باپ بھی ایسا نہیں کرسکتے تھے کبھی کوئی اعتراض یا کسی قسم کا دباؤ ان پر نہیں رکھا بلکہ ان کو بیٹیوں کی طرح آزاد رکھا۔سیر کو ساتھ لے جانا ان کی خبر گیری رکھنا ہر قسم کے آرام وآسائش کے اسباب مہیا کرنا یہ ہر ایک ساس کہاں کرسکتی ہے مگر اس بے مثال خاتون نے کیا۔

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم از حضرت شیخ محمود احمد صاحب عرفانی صفحہ 390)

بیٹی کو شادی کے ایام میں چند بنیادی نصائح

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ بیان کرتی ہیں کہ:

''مجھے جو شادی کے ایام میں آپ نے چند نصائح کی تھیں وہ بھی تحریر کر دینا میرے خیال میں مفید ہوگا۔

فرمایا: ''اپنے شوہر سے پوشیدہ یا وہ کام جس کو ان سے چھپانے کی ضرورت سمجھو ہرگز کبھی نہ کرنا۔شوہر نہ دیکھے مگر خدا دیکھتا ہے اور بات آخر ظاہر ہو کر عورت کی وقعت کھو دیتی ہے۔اگر کوئی کام ان کی مرضی کے خلاف سرزد ہوجائے تو ہرگز کبھی نہ چھپانا صاف کہہ دینا۔کیونکہ اس میں عزت ہے اور چھپانے میں آخر بے عزتی اور بے وقری کا سامنا ہے۔

کبھی ان کے غصہ کے وقت نہ بولنا تم پر یا کسی نوکر یا بچہ پر خفا ہوں اور تم کو علم ہو کہ اس وقت یہ حق پر نہیں ہیں، جب بھی اس وقت نہ بولنا۔غصہ تھم جانے پر آہستگی سے حق بات اور ان کا غلطی پر ہونا ان کو سمجھا دینا۔غصہ میں مرد سے بحث کرنے والی عورت کی عزت باقی نہیں رہتی اگر غصہ میں کچھ سخت کہہ دیں تو کتنی ہتک کا موجب ہو۔

ان کے عزیزوں کو، عزیزوں کی اولاد کو اپنا جاننا۔ کسی کی برائی تم نہ سوچنا خواہ تم سے کوئی برائی کرے۔تم دل میں بھی سب کا بھلا ہی چاہنا اور عمل سے بھی۔بدی کا بدلہ نہ کرنا۔دیکھنا پھر ہمیشہ خدا تمہارا بھلا ہی کرے گا۔''

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم از حضرت شیخ محمود احمد صاحب عرفانی صفحہ 454-453)

..............(باقی آئندہ)

اعتذار وتصحیح

الفضل انٹرنیشنل 11/اگست 2017ء کے سرورق پر جلسہ سالانہ برطانیہ کی تاریخیں سہواً غلط لکھی گئی ہیں۔درست تاریخیں 28، 29، 30/جولائی 2017ء ہے۔ادارہ ہٰذا اس غلطی پر معذرت خواہ ہے۔احباب درستی فرمالیں۔

تقریر جلسہ سالانہ برطانیہ 2017ء

’’ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج‘‘

فرید احمد نوید، پرنسپل جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل، گھانا

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلاً مِّمَّن دَعَا إِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحاً وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ٥ (سورۃ حٰم السجدۃ آیت 35-34)

اور اُس سے زیادہ اچھی بات کس کی ہوگی کہ جو اللہ کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور اپنے ایمان کے مطابق عمل کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں تو فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

جناب صدر و معزز حاضرین! خاکسار کی آج کی گزارشات کا موضوع حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر کا پہلا مصرعہ ہے کہ:

’’ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج‘‘
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار

معزز سامعین! یہ اپریل 1883ء کی بات ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خواب میں دیکھا کہ ایک عالیشان حاکم یا بادشاہ کا ایک جگہ خیمہ لگا ہوا ہے اور دنیا کے فیصلے کئے جارہے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں اس وقت دفتر کے ایک محافظ یا نگران کے طور پر موجود ہوں اور جیسا کہ دفتروں میں بہت سی فائلیں پڑی ہوتی ہیں وہاں بھی رکھی ہوئی ہیں۔ اتنے میں ایک اردلی یا کارندہ دوڑتا ہوا آتا ہے اور کہتا ہے کہ مسلمانوں کی فائل پیش کرنے کا حکم ہے وہ جلدی سے نکالو۔ (تذکرہ صفحہ 47) آپ فرماتے ہیں کہ یہ خواب بتاتی ہے کہ اِس وقت اللہ تعالیٰ پورے طور پر مسلمانوں کی اصلاح کی طرف متوجہ ہے اور اِسی غرض سے اُس نے اِس دَور میں اپنے پیغام کے ساتھ مسیح اور مہدی کو دنیا میں بھیجا ہے اور اصلاح کی یہ آواز جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنا ایک اہم کام قرار دے رہے ہیں اور جس میں آپ اپنے ساتھ ساتھ اپنی جماعت کو بھی شامل فرمارہے ہیں، یہ وہی آسمانی آواز ہے جو آپ تمام دنیا کی اصلاح کیلئے لے کر آئے ہیں اور جس کا اُس آیت میں ذکر ہے جو خاکسار نے ابتداء میں تلاوت کی ہے۔

وہ آواز جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے اور لوگوں کو خدائے واحد کی طرف بلاتی ہے۔

وہ آواز جو وقت کی سب سے اہم آواز ہوا کرتی ہے اور بدنوا دشمنوں کی آوازوں کو بہت پیچھے چھوڑتے ہوئے شش جہت میں پھیل جاتی ہے۔

وہ آواز جس کی تائید کے لئے اللہ تعالیٰ کے فرشتے آسمان سے اترتے ہیں اور اُسے زمین کے کناروں تک پہنچانے کے سامان کرتے ہیں۔

وہ آواز جسے دبانے کا زعم لے کر اُٹھنے والے خاک کے بگولے، رزق خاک بنا دیئے جاتے ہیں اور ان کے نام ونشان تک مٹا دیئے جاتے ہیں، پھر خواہ وہ ابراہیمی دور کے نمرود ہوں، یا موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کے فرعون، ہمارے آقا و مولیٰ حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کے وقت کے عتبہ، شیبہ، ابوجہل یا ابولہب ہوں یا آپ ہی کے غلام کامل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مقابل آنے والے ڈاکٹر ڈوئی، پنڈت لیکھرام، یا عبداللہ آتھم ہوں۔

معزز سامعین! آج سے ایک صدی قبل جب اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تو وہ وقت ایسا تھا کہ ہر ایک قوم ایک مصلح اور موعود امام کی منتظر بیٹھی تھی۔ اُس دور میں ہر ایک قوم کے راہنماؤں کی طرف سے یہ آوازیں بلند کی جارہی تھیں کہ ہماری طرف آؤ ہم تمہارے نجات دہندہ بنیں گے۔ آریوں میں سے ایک شخص پنڈت لیکھرام اپنے پیش رَو پنڈت دیانند کی پیروی میں یہی صدا لے کر کھڑا ہوا کہ اب صرف ہم دنیا کو پاک اور شدھ کرسکتے ہیں۔ امریکہ سے ایک آواز عیسائیت کے ایک منادی ڈاکٹر ڈوئی کی بلند ہوئی کہ ہم محض بیس سال میں تمام دنیا فتح کرلیں گے۔ اور اب تمام مسلمان تباہ اور ہلاک ہوجائیں گے سوائے اُن کے جو مریم کے بیٹے کی خدائی کو قبول کرلیں گے اور ڈوئی کو رسول مانیں گے۔ ہندوستان میں مغلوبیت کا یہ عالم تھا کہ نہ صرف عوام الناس اپنے سچے دین کو چھوڑ کر عیسائیت سے متاثر ہورہے تھے بلکہ کئی بڑے بڑے جُبّہ و دستار پوش مولوی اور ان کی اولادیں جو پیدائشی مسلمان تھیں اسلام کو ترک کر کے عیسائیت کو اختیار کررہی تھیں۔

ایسے وقت میں اِن دنیاوی آوازوں کے مقابل پر حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق دنیا کو ہلاکتوں سے بچانے کیلئے اور زندگی کے چشمے کی طرف لانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک مامور کو کھڑا کیا جس نے بڑی شوکت سے یہ آواز بلند کی کہ:

’’مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ مَیں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں۔‘‘

(برکات الدعا، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 37-36)

نیز فرمایا: ’’عیسیٰ مسیح ہونے کی حیثیت سے میرا کام یہ ہے کہ مسلمانوں کو وحشیانہ حملوں اور خونریزیوں سے روک دوں۔ جیسا کہ حدیثوں میں صریح طور سے وارد ہوچکا ہے کہ جب مسیح دوبارہ دنیا میں آئے گا تو تمام دینی جنگوں کا خاتمہ کردے گا۔ ...... اور محمد مہدی ہونے کی حیثیت سے میرا کام یہ ہے کہ آسمانی نشانوں کے ساتھ خدائی توحید کو دنیا میں دوبارہ قائم کروں‘‘۔

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد، روحانی خزائن جلد نمبر 17 صفحہ 28-27)

پس یہ تھے وہ دو بڑے مقاصد جن کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے اِس دور میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ مخلوق کو خالق سے ملانا اور دین کے نام پر جنگوں اور قتل و غارت گری کو ختم کر کے حقوق العباد کو دوبارہ قائم فرمانا۔ اور آپ نے اپنی تمام زندگی انہی دونوں کاموں کی تبلیغ و اشاعت میں صرف کردی۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:

’’انبیاء دوسروں کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ لوگ سوتے ہیں اور وہ ان کے لئے جاگتے ہیں۔ لوگ ہنستے ہیں اور وہ ان کے لئے روتے ہیں اور دنیا کی رہائی کے لئے ہر ایک مصیبت کو بخوشی اپنے پر وارد کرلیتے ہیں۔ -- --- تاکہ وہ نجات پائیں۔‘‘

(حقیقۃ الوحیٔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 118`119)

معزز سامعین! قرآن کے الفاظ میں سب سے بڑے ’’داعی الی اللہ‘‘ اور سب سے بڑے مبلغ جنہیں حضرت مسیح موعود نے ’’مبلغ اعظم‘‘ کے نام سے یاد کیا ہے، یعنی ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفی ﷺ کو پیغام صداقت دنیا تک پہنچانے کا حکم ملتا ہے۔ اور آپ بھول جاتے ہیں کہ دنیا میں اس کے سوا کوئی اور بھی کام ہے۔ اپنے گھر میں اس آسمانی آواز کا ذکر کرتے ہیں اور پہلا پھل آپ کی اہلیہ حضرت خدیجہؓ کی صورت میں ملتا ہے۔ اپنے دوستوں کو یہ پیغام دیتے ہیں تو آپ کے بچپن کے دوست حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کی غلامی میں آنے کا عہد کرلیتے ہیں۔ اپنے عزیزوں میں یہ اعلان کرتے ہیں تو ایک بچہ اس پیغام کو قبول کرلیتا ہے جنہیں ہم آج چوتھے خلیفہ راشد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نام سے جانتے ہیں۔

دار ارقم میں پہلا تبلیغی مرکز قائم کیا جاتا ہے تو کچھ عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہدایت اور ایمان کی دولت سے سرفراز کردیتا ہے۔ لیکن جوں جوں یہ پیغام پھیلتا ہے، مخالفت بھی بے انتہا بڑھ جاتی ہے۔ مکہ کی گلیاں مسلمانوں کو دی جانے والی ایذاء اور تکالیف پر چیخ اُٹھتی ہیں۔ حضرت عثمان، کو ان کے اپنے چچا کے حکم پر رسّیوں سے باندھ کر پیٹا جاتا ہے، حضرت بلال کو تپتی ریت پر گھسیٹا جاتا ہے۔ حضرت خباب کو جلتے کوئلوں پر لٹایا جاتا ہے یہاں تک کہ ان کی چربی پگھل پگھل کر ان کوئلوں کو ٹھنڈا کردیتی ہے۔ حضرت عمّار کے والد یاسر اور والدہ سمیّہ انہی مظالم کو سہتے ہوئے شہید ہوجاتے ہیں۔ ایمان لانے والوں کا مقاطعہ کرنے کا ایک ملکی اور قومی قانون بنا کر کعبہ کی دیواروں پر آویزاں کردیا جاتا ہے اور انہیں شعب ابی طالب میں قید کردیا جاتا ہے۔ لیکن یہ سب تکالیف تبلیغ کے اس کام کو نہیں روک پاتیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفی ﷺ اور آپ کے ماننے والوں کے سپرد کیا گیا تھا۔ اس مخالفت سے گھبرانے اور تبلیغ سے رکنے کے بجائے آپ اس کام کو بڑھانے کے لئے قبائل کے دورے پر نکل جاتے ہیں اور لوگوں کے دروازوں تک جاکر انہیں آسمانی آواز پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور پھر چشم فلک یہ دردناک منظر بھی دیکھتی ہے کہ طائف کے اوباش آپ کے پیغام کو ہی رد نہیں کرتے بلکہ آپ کو پتھر مار مار لہو لہان بھی کردیتے ہیں۔

لیکن معزز سامعین! آنحضرت ﷺ کی ہمدردی کا بھی وہی نتیجہ نکلتا ہے جو مذاہب کی تاریخ میں جابجا نظر آتا ہے۔ کفار مکہ مشتعل ہوجاتے ہیں اور آپ کے چچا کو دھمکاتے ہیں اور حضرت ابوطالب گھبرا کر آپ سے کہتے ہیں ’’اے میرے بھتیجے! اب تیری باتوں کی وجہ سے قوم سخت مشتعل ہوگئی ہے اور قریب ہے کہ تجھے ہلاک کردیں، پس اپنی زبان کو تھام لے اور اس کام سے باز آجا!‘‘ آپ نہایت اطمینان سے یہ پیغام سنتے ہیں اور فرماتے ہیں:

’’چچا یہی تو وہ کام ہے جس کے واسطے میں بھیجا گیا ہوں اور خدا کی قسم! اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ میں سورج اور دوسرے ہاتھ میں چاند بھی لاکر رکھ دیں تب بھی میں اپنے فرض سے باز نہیں آؤں گا۔ یہاں تک کہ یا تو خدا اسے پورا کردے گا اور یا میں اسی کوشش میں ہلاک ہوجاؤں گا۔‘‘

یہ عزم دیکھ کر ابوطالب کا دل بھی پگھل کر سچ کے ساتھ ہوجاتا ہے اور وہ کہتے ہیں:

’’اے بھتیجے جا اور اپنے کام میں لگا رہ جب تک میں زندہ ہوں اور جہاں تک میری طاقت ہے میں تیرا ساتھ دُوں گا۔‘‘ (السیرۃ النبویۃ ابن ھشام جلد 1 صفحہ 278 مطبوعہ مصر)

معزز حاضرین! یہ حال تھا ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفی ﷺ کے عزم کا، اور یہ نمونہ تھا آپ سے محبت رکھنے والے ایک بوڑھے، کمزور، لاچار اور بے بس عزیز کا جو قوم کی مخالفت کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہ رکھنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی اُس آسمانی صدا کا موید بن گیا جو اُس کے کانوں نے سنی اور اپنی کمزوری کے باوجود اُس نے اس آواز کا ساتھ دینے کا عہد بھی کرلیا۔

سامعین کرام! کیا ہم جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی غلامی میں شامل ہیں، کیا ہم جو مسیح محمدی کی بیعت میں اپنے ہاتھ دے چکے ہیں اسلام کے خلاف اٹھنے والی آوازوں کو سنتے رہیں گے اور اسلام پر آنے والے مصائب کو دیکھنے کے بعد بھی سکون سے اپنے گھروں میں بیٹھے رہیں گے۔ کیا ہم اسلام کی پُرامن اور سب سے حسین آواز کو پھیلانے کے لئے کی جانے والی قربانیوں کو بھلا سکتے ہیں۔ کیا ہم اپنے عہد بیعت کو نبھانے کے لئے اور اللہ اور اس کے رسول کی آواز کو دنیا کے گوشے گوشے اور کونے کونے میں پہنچانے کے لئے اپنی جانیں لڑانے سے دریغ کرسکتے ہیں؟ نہیں نہیں اور ہرگز نہیں!!! بلکہ ہم تو حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کی طرح یہ بھی کہتے ہیں کہ:

اے اللہ کے رسول! ہم موسیٰ کی قوم کی طرح یہ نہیں کہیں گے کہ جا تو اور تیرا خدا لڑ، بلکہ ہم ان مہمات میں آپ کے آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے، دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے، (اور دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکے گا جب تک ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ گزرے۔) (صحیح بخاری کتاب المغازی، باب اذ تستغیثون ربکم---)

معزز سامعین! یہی جوش تبلیغ ہے جس کا ذکر کرتے ہوئے ہمارے آقا و مطاع حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں۔ اور اُس ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچالیں۔ اگر خدا تعالیٰ ہمیں انگریزی زبان سکھا دے تو ہم خود پھر کر اور دورہ کر کے تبلیغ کریں اور اسی تبلیغ میں زندگی ختم کردیں خواہ مارے ہی جاویں۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 219)

معزز سامعین! ہم مسیح محمدی کے ادنیٰ غلام جو ہزاروں کی تعداد میں آج اس جلسہ میں اور لاکھوں کی تعداد میں دنیا کے 209 سے زائد ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں نہایت ادب سے یہ عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے آقا! آپ پر ہماری جانیں اور نسلیں قربان ہوں، آپ کی نیابت میں، ہاں آپ ہی کی نیابت میں خلافت احمدیہ دنیا بھر میں اس پیغام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ سرانجام دینے کے لئے آج، دن رات کوشاں ہے اور ملکوں ملک خلیفہ وقت خود دورے کر کے اور خود جاکر آپ کا پیغام دنیا تک پہنچا رہے ہیں۔ وہ عوام کو بھی اس آسمانی آواز کا شعور دے رہے ہیں اور بادشاہوں اور بین الاقوامی لیڈروں کو بھی اس پیغام کی اہمیت سے آگاہ کررہے ہیں، اور آج دنیا کا کوئی ملک اور کوئی بستی اور کوئی گھر ایسا نہیں ہے جہاں آپ کی آواز MTA کے ذریعہ پہنچ نہ رہی ہو۔ اور ہم سب بھی جو آپ ہی کے درخت وجود کی شاخیں اور خلافت احمدیہ کے ادنیٰ غلام ہیں یہ وعدہ کرتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین، خلیفۃ المسیح کی قیادت اور راہنمائی میں اور آپ کی اتباع

اور پیروی میں ہم بھی دنیا بھر میں ہر ایک دروازے اور ہر ایک چوکھٹ تک آپ کا پیغام پہنچا کر دم لیں گے پھر خواہ اس راہ میں ہماری جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔ کیونکہ دنیا نہیں جانتی مگر ہم اس حقیقت کو جانتے ہیں جو آج سے ایک صدی قبل ہی اللہ تعالیٰ نے الہاماً حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو بتا دی تھی کہ:

’’خدا نے یہی ارادہ کیا ہے کہ جو مسلمانوں میں سے مجھ سے علیحدہ رہے گا۔ وہ کاٹا جائے گا۔ بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 415 تا 418، تذکرہ صفحہ 251)

معزز حاضرین! ہم نے گزشتہ صدی کے ایک ایک دن میں اپنی آنکھوں سے اس الہام کو پورا ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ امام وقت کے پیغام کو قبول نہ کرنے والے بادشاہوں اور ملکوں کے سربراہوں کے یکے بعد دیگرے مسند اقتدار سے گرنے اور عبرت کے نشان بننے کے ہم چشم دید گواہ ہیں۔

اپنے ہی ملک کے عوام کے ہاتھوں سڑکوں پر ذلت اور رسوائی سے مار کھاتے اور سر بازار رسوا ہوتے ہوئے بادشاہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ اپنے ہی ملکوں کی عدالتوں سے پنجروں میں بند سزائیں سنتے ہوئے سربراہان مملکت ہماری نگاہوں سے پوشیدہ تو نہیں ہیں۔ اپنے ہی بنائے ہوئے قلعوں اور محلات میں اپنے ہی لوگوں کے ہاتھوں تختۂ دار پر جھولتے مالکان اقتدار کی کہانیاں ماضی بعید کی داستانیں تو نہیں ہیں۔ تکبر کے آسمانوں سے راکھ کی شکل میں گرتے ہوئے فرمانروا اور ان کے ریزہ ریزہ ہوکر جلتے بدن بھولنے والی کہانیاں تو نہیں ہیں کیونکہ یہ واقعات تو آج بھی بدن پر ایک لرزہ طاری کر دیتے ہیں۔ اور اب تو ہوا ایک تند و تیز آندھی کی شکل اختیار کر چکی ہے جو ہر طرف چل رہی ہے اور ہر اس درخت کو گراتی چلی جا رہی ہے جو اس آسمانی پانی سے محروم ہے جو مسیح وقت کے ذریعہ سے دنیا کو دیا گیا ہے۔ دنیا اس وقت ایک شدید طوفان کی زد میں ہے جو اپنی شدت اور تیزی میں طوفان نوح سے مشابہ ہے اور دنیا کے نقشے بدلتا چلا جا رہا ہے۔ کیا عرب اور کیا عجم ہر ایک جانب ایک کہرام برپا ہے اور نجات کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ مسلم دنیا سے آنے والی خبروں میں روزانہ ایسی خبریں اور تصاویر اور وڈیوز موجود ہوتی ہیں جنہیں دکھانے سے پہلے مہذب دنیا کے ٹی وی بھی شرما جاتے ہیں۔ بچوں، عورتوں بوڑھوں اور جوانوں کے کٹے پھٹے لاشے دکھانے سے پہلے یہ وارننگ دی جاتی ہے کہ کمزور دل افراد یہ مناظر نہ دیکھیں۔

بے شک اب بھی کوئی نادان یہ کہہ سکتا ہے کہ شاید یہ اتفاق ہو اور دنیا بھر میں مسلمانوں کی رسوائی محض بعض غلط سیاسی فیصلوں کا نتیجہ ہو۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ چودہ سو سال پہلے اس بات کی خبر دے چکا تھا کہ دور آخرین میں اسلام کی فتوحات اور ترقیات مسیح موعود کے

Morden Motor(UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs&Diagnostics, Servicing,
Tyres,Exhausts,Engines,GearBox,
Breaks,MOTFailurework,A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road,
Unit 2 Morden **SM4 5JF**
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

ذریعہ سے ہونا مقدر ہیں اور اس کی غلامی سے باہر رہ کر مسلمان اپنی رسوائی اور حقارت اور ذلت کے داغ کو نہیں دھو سکتے۔

آپ اپنی کتاب ’’فتح اسلام‘‘ میں فرماتے ہیں:

سو اسی بنا پر یہ عاجز اس سلسلہ کے قائم رکھنے کے لئے مامور کیا گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔ تا اسلام کی روشنی عام طور پر دنیا میں پھیل جائے۔ اور حقارت اور ذلّت کا سیاہ داغ مسلمانوں کی پیشانی سے دھویا جائے۔ اسی کی بشارت دے کر خداوند نے مجھے بھیجا۔ اور کہا کہ ’’بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید۔ و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد‘‘

(فتح اسلام روحانی خزائن جلد نمبر 3، صفحہ 23-22)

آج مسیح موعود کی غلامی سے الگ ہونے والے مسلمانوں کے لئے ان کی مذہبی شناخت اعزاز کے بجائے ابتلا بن چکی ہے۔ امام وقت کی آواز نہ سننے کے سبب ان کے سکون اور چین غارت ہو چکے ہیں۔ ان کے بچے انتہا پسند گروہوں سے متاثر ہو کر ایسے غیر انسانی راستے اختیار کر رہے ہیں جو کسی بھی مہذب معاشرے کے لئے قابل قبول نہیں ہیں۔ افسوس خدا کے سچے خلیفہ کی نفرت اپنے بچوں کے دلوں میں ڈالنے والے ان لوگوں کی نسلیں آج نام نہاد خلافتوں کے قیام کے لئے قاتلوں، مجرموں، ظالموں اور جلادوں کی پیروی کر رہی ہیں۔ اور ہمیں معاشرے میں ایسے والدین نظر آتے ہیں جو سخت احساس کمتری کا شکار ہو کر اپنے بچوں کے خالص اسلامی نام رکھنے سے بھی خوف کھانے لگے ہیں اور بعض علاقائی، روایتی، یا مبہم نام رکھ کر اپنی شناخت چھپانے کی کوششوں میں مصروف نظر آتے ہیں تا کہ شاید ناموں کی یہ تبدیلی ان کے بچوں کو مستقبل میں ان پریشانیوں سے بچالے جو آج انہیں درپیش ہیں۔ لیکن انہیں تاریخ کا یہ سبق یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا کے بہت سے حصوں میں عیسائیت کے پھیلاؤ کی ایک بڑی وجہ ناموں کی یہ تبدیلی ہی تو تھی۔ انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ اس دور میں یہ ٹوٹکے کچھ بھی کام نہیں آسکتے کیونکہ آج عالم اسلام کی ہر ایک عزت اور ترقی اس مسیح اور مہدی کے دامن سے وابستہ کر دی گئی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مامور فرمایا ہے۔ آج حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کے غلام کامل مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی قائم کردہ خلافت کی بدولت صرف ہم احمدی ہی عافیت کے ایک ایسے حصار میں ہیں جہاں ہمارا احمدی مسلمان ہونا ہمارے لئے وجہ افتخار ہے نہ کہ وجہ ذلت۔

ہم بہت کمزور سہی لیکن آج ہم اور آپ دنیا کے لئے سچے داعی الی اللہ اور معلّم بنا دیئے گئے ہیں۔ آج ہم اور آپ دنیا کے راہنما بنا دیئے گئے ہیں۔ امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح کی غلامی میں دنیا میں ترقیات کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے ہم بھی کچھ ویسی ہی کیفیات سے دوچار ہیں جن سے کسریٰ کے رومال ملنے پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ دوچار تھے۔ وہ بار بار کہتے تھے کہ بخ بخ ابوہریرہ!، بخ بخ ابوہریرہ! اے ابوہریرہ تیری بھی کیا شان ہے کہ آج تو کسریٰ کے رومال سے تھوک صاف کرتا ہے۔

معزز سامعین! دنیا آج اسلام کو دہشت گردی کے ساتھ اس طرح سے جوڑ چکی ہے کہ ایک عام سننے والے کے لئے ان کے درمیان کوئی فرق کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اسلام کے نام پر بے گناہوں کے قتل عام کے فتوے دینے والے جاہل مولوی آج امّت کے راہنما بن چکے ہیں۔ فرقے کے نام پر گردنیں اڑانے کی تعلیم دینے والے آج منبروں پر براجمان ہیں۔ دن رات اپنے اعمال کے ذریعہ اسلامی تعلیمات کو بے حیائی کے ساتھ پس پشت پھینکنے والے فتنہ و فساد کے لئے جتھے بنا کر گلیوں میں نکل آتے ہیں اور بے بس اور معصوم لوگوں کو جھوٹی مذہبی غیرت کے نام پر بے دردی سے قتل کر دیتے ہیں اور اس ظلم کا نام اسلام رکھتے ہیں۔

پس یہ وقت پورے زور اور پوری شان و شوکت کے ساتھ مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو اور آپ کی آواز کو دنیا میں پھیلانے کا ہے

آپ فرماتے ہیں: ’’افسوس کہ مسلمانوں اور خاص کر مولویوں نے ان تمام واقعات کو نظر انداز کر دیا ہے اور اب وہ خیال کرتے ہیں کہ گویا تمام دنیا اُن کا شکار ہے۔ اور جس طرح ایک شکاری ایک ہرن کا کسی بن میں پتہ لگا کر چھپ چھپ کر اُس کی طرف جاتا ہے اور آخر موقع پا کر بندوق کا فیر کرتا ہے یہی حالات اکثر مولویوں کے ہیں۔ انہوں نے انسانی ہمدردی کے سبق میں سے کبھی ایک حرف بھی نہیں پڑھا بلکہ اُن کے نزدیک خواہ نخواہ ایک غافل انسان پر پستول یا بندوق چلا دینا اسلام سمجھا گیا ہے ان میں وہ لوگ کہاں ہیں جو صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرح ماریں کھائیں اور صبر کریں۔ کیا خدا نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم خواہ نخواہ بغیر ثبوت کسی جرم کے ایسے انسان کو کہ نہ ہم اُسے جانتے ہیں اور نہ وہ ہمیں جانتا ہے غافل پا کر چھری سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں یا بندوق سے اس کا کام تمام کریں کیا ایسا دین خدا کی طرف سے ہو سکتا ہے جو یہ سکھاتا ہے کہ یونہی بے گناہ بے جرم بے تبلیغ خدا کے بندوں کو قتل کرتے جاؤ اس سے تم بہشت میں داخل ہو جاؤ گے۔ افسوس کا مقام ہے اور شرم کی جگہ ہے‘‘۔

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد، روحانی خزائن جلد نمبر 17 صفحہ 12-11)

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ ہمیں تبلیغ کی ان راہوں کی طرف بلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’ہمیں بھی اپنی ترجیحات کو بدلنے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کے معاملے میں سنجیدہ ہونا چاہئے۔ تبھی ہم آپ علیہ السلام کی بیعت میں شامل ہونے کے دعوے میں سچے ثابت ہو سکتے ہیں۔ آج جہاد کے لئے ہمیں تلوار چلانے کے لئے نہیں بلایا جارہا۔ آج ہمیں توپ کے گولوں کے آگے کھڑے ہونے کے لئے نہیں کہا جارہا۔ آج ہم سے جو مطالبہ کیا جارہا ہے وہ صرف یہ ہے کہ اپنے مالوں کو بھی دین کی راہ میں خرچ کرو، اور اپنے وقت کو بھی دین کی راہ میں خرچ کرو۔ آج ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی حسین تعلیم کے وہ بے بہا خزانے دیئے ہیں جن کی مدد سے ہم دلائل کے ذریعہ سے دشمن کا منہ بند کرنے کے قابل ہو گئے ہیں۔ اُن دلائل کے سامنے آج نہ کوئی عیسائی ٹھہر سکتا ہے، نہ یہودی۔ نہ ہندو اور نہ کوئی اور۔ اور جیسا کہ میں نے پہلے کہا ان دلائل کے ذریعہ سے ہی ہم معصوم مسلمان امت کو بھی مفاد پرست اور خود غرض اور نام نہاد علماء کے چنگل سے آزاد کروا سکتے ہیں جن کا کام صرف فتنہ پیدا کرنا اور فساد پیدا کرنا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جون 2004ء، بمقام نن سپیٹ، ہالینڈ)

معزز سامعین! یقیناً یہ کام بہت بڑا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فرشتے ان کاموں کو آسان کرنے کے لئے روزانہ نئے سے نئے ذرائع ابلاغ بھی مہیا کرتے چلے جارہے ہیں۔ فونوگراف اور پریس سے شروع ہونے والا جماعت کا تبلیغی سفر آج ریڈیو اور ٹی وی اور انٹرنیٹ اور سیٹلائٹ کی بلندیوں کو چھو رہا ہے۔ لیکن ضرورت ہے تو اس امر کی کہ ہم اپنی ترجیحات کو درست کریں اور ہمارے بچے اور جوان اور بوڑھے۔ ہماری عورتیں اور مرد سب خلافت احمدیہ کے ہاتھوں پر بیعت کے بعد خود کو اس مقصد کے لئے وقف کر دیں، کیونکہ یہ کام چند سو مبلغین کا نہیں ہے بلکہ اِس کے لئے لاکھوں مبلغ درکار ہیں جو اس وقت دنیا کے کونے کونے میں ہر ایک احمدی کی صورت میں موجود ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’حقیقت یہ ہے کہ ساری دنیا میں صحیح طور پر تبلیغ اسلام کرنے کے لئے ہمیں لاکھوں مبلغوں اور کروڑوں روپیہ کی ضرورت ہے۔ جب میں رات کو اپنے بستر پر لیٹتا ہوں تو بسا اوقات سارے جہان میں تبلیغ کو وسیع کرنے کے لئے میں مختلف رنگوں میں اندازے لگاتا ہوں۔ کبھی کہتا ہوں ہمیں اتنے مبلغ چاہئیں اور کبھی کہتا ہوں کہ اتنے مبلغوں سے کام نہیں بن سکتا اس سے بھی زیادہ مبلغ چاہئیں۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ بیس بیس لاکھ تک مبلغین کی تعداد پہنچا کر میں سوچا یا کرتا ہوں‘‘۔

(انوار العلوم جلد 18 صفحہ 260)

معزز حاضرین! حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس بابرکت دور خلافت میں مبلغین کی تعداد بڑھانے اور تبلیغ کی رفتار کو تیز کرنے کے لئے دنیا بھر میں کئی نئے جامعات کھولے جاچکے ہیں جو مبلغین کی تیاری کا کام کر رہے ہیں۔ لیکن ابھی بھی یہ تعداد اس کام کے مقابل پر بہت تھوڑی ہے جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے اس لئے جب تک جماعت کو مبلغین کی مطلوبہ تعداد نہیں مل جاتی ہم میں سے ہر ایک کو خلافت احمدیہ کا سلطان نصیر بنتے ہوئے مبلغ بننا پڑے گا۔ ہر ایک ڈاکٹر کو اور انجینئر کو، ہر استاد کو اور طالب علم کو، ہر زمیندار کو اور تاجر کو، ہر اجیر کو اور آجر کو مبلغ بننا پڑے گا تا کہ اسلام کا حقیقی خوبصورت چہرہ دنیا کو دکھایا جاسکے اور حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کی محبت اور عزت اور عظمت دوبارہ دنیا کے دلوں میں قائم کی جاسکے اور لوگوں کو خدائے واحد کے سچے دین کی طرف بلایا جاسکے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اور سچائی کی فتح ہوگی۔ اور اسلام کے لئے پھر اُس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے۔ جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھودیں۔ اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کریں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے؟ ہمارا اِسی راہ میں مرنا یہی موت ہے۔ جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے اور یہی

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں نام اسلام ہے۔اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے۔‘‘

(فتح اسلام،روحانی خزائن جلد نمبر 3، صفحہ 11-10)

معزز سامعین! یہ وہ آخری زمانہ ہے جس میں مسیح موعود اور شیطان کی فوجوں کے درمیان آخری فیصلہ کن معرکہ جاری ہے۔شیطان نے اپنے تمام لشکر دنیا کی گمراہی کے لئے میدان میں اتار دیئے ہیں۔اپنا ہر ایک حیلہ اور ذریعہ اس مقصد کے لئے پیش کر دیا ہے۔ پس اے مسیح محمدی کے غلامو! تم بھی اس روحانی معرکے کے لئے پوری دلیری کے ساتھ باہر نکلو کیونکہ یہ وقت کمزوری اور بزدلی دکھانے کا نہیں ہے بلکہ اپنے امام کے معین اور مددگار بن کر شیطان کو دنیا بھر میں شکست دے کر اللہ تعالیٰ کی توحید کا جھنڈا دنیا میں لہرانے کا ہے۔ یہ معرکہ دنیاوی جنگوں سے برعکس ایک روحانی معرکہ ہے جس کے لئے ہمیں کسی تیر یا تلوار کی ضرورت نہیں ہے۔کسی کی ہلاکت یا تباہی کی ضرورت نہیں ہے بلکہ آج دنیا کو زندہ کرنا اور اسے ہلاکتوں سے بچانا ہمارا کام مقرر کیا گیا۔دنیا اپنی تاریخ میں بے شمار مرتبہ گھوڑوں کی ٹاپوں، تیروں کی بوچھاڑ، اور تلواروں کی جھنکار سن چکی ہے۔منجنیقوں سے لے کر میزائلوں تک ہر ایک رنگ میں اپنی طاقت کے اظہار کر چکی ہے اور کرتی چلی جارہی ہے۔ امن کے کھوکھلے نعروں کی رو میں بہہ کر لاکھوں لوگوں کو تہ تیغ کر چکی ہے۔ شہروں کے شہر اور ملکوں کے ملک اجاڑ چکی ہے۔لیکن حقیقت یہ ہے کہ آج دنیا کو صرف اور صرف وہ آسمانی آواز بچا سکتی ہے جو حضرت محمد مصطفی ﷺ کی غلامی میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اس دور میں بلند ہوئی ہے۔کامیابی اور ترقی اس کا مقدر ہے۔ دنیا ٹل سکتی ہے لیکن یہ اٹل تقدیر ہے کہ خواہ ہم ساتھ دیں یا نہ دیں اس آواز نے بہر حال دنیا پر غالب آنا ہے۔ضرورت ہے تو اس امر کی کہ ہم اپنے جائزے لیں کہ ہم اس پیغام کو پھیلانے کے لئے کیا کوشش کر رہے ہیں۔کہیں ہم عہد بیعت باندھنے کے بعد کمزوری اور بزدلی تو نہیں دکھا رہے کیونکہ اگر ایسا ہے تو درحقیقت ہم اپنے مستقبل کو داؤ پر لگا رہے ہیں۔ہمیں ان صحابہ کے نمونوں کو زندہ کرنا ہے جن سے دشمن نے جب سزائے موت دینے سے پہلے یہ سوال کیا تھا کہ کیا تمہارا یہ دل نہیں چاہتا کہ اس وقت محمد ﷺ تمہاری جگہ ہوتے اور تمہارے بجائے وہ قتل کئے جاتے اور تم آرام سے مدینہ میں اپنے بیوی بچوں میں بیٹھے ہوئے ہوتے !! ان صحابی نے جواب دیا کہ اس موت کے متعلق کیا پوچھتے ہو!! مجھے تو یہ بھی پسند نہیں ہے کہ میں اپنے گھر میں آرام سے بیٹھا ہوا ہوں اور محمد ﷺ کو مدینہ کی گلیوں میں چلتے ہوئے کوئی کانٹا بھی چبھ جائے۔

معزز سامعین! کیا ہم حضور اکرم ﷺ کے ادنیٰ غلام یہ پسند کر سکتے ہیں کہ جس پیغام کی اشاعت کی خاطر ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد ﷺ کو اپنا خون پیش کرنا پڑا، جس آواز کی اشاعت کے لئے مسیح پاک نے اپنی ہر راحت کو قربان کر دیا اور جس آواز کو پھیلانے کے لئے ہمارے محبوب امام ملکوں ملک جا کر خود کوشش کر رہے ہیں۔کیا ہم اپنے گھروں میں آرام سے بیٹھے رہ کر اپنی محبت کا دعویٰ سچا ثابت کر سکتے ہیں۔۔۔نہیں نہیں اور ہرگز نہیں۔ ایسا کرنے والے تو تعلق توڑنے والوں میں اور صحابہ کے نمونوں کو چھوڑنے والوں میں شمار ہوں گے۔

خاکسار اپنی ان گزارشات کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ہی ایک اہم پیغام پر ختم کرتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

’’مَیں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے اگر میں پیسا جاؤں اور کچلا جاؤں اور ایک ذرّے سے بھی حقیر تر ہو جاؤں اور ہر ایک طرف سے ایذا اور گالی اور لعنت دیکھوں تب بھی میں آخر فتح یاب ہوں گا مجھ کو کوئی نہیں جانتا مگر وہ جو میرے ساتھ ہے میں ہرگز ضائع نہیں ہو سکتا دشمنوں کی کوششیں عبث ہیں اور حاسدوں کے منصوبے لاحاصل ہیں۔اے نادانو اور اندھو مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کرے گا۔ یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پرواہ نہیں رکھتا۔ میں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں۔ کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا کبھی نہیں چھوڑے گا کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا کبھی نہیں ضائع کرے گا۔دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا۔ میں اس کے ساتھ وہ میرے ساتھ ہے کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی اور مجھے اس کی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو اس کا جلال چمکے اور اس کا بول بالا ہو۔ کسی ابتلا سے اس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں اگرچہ ایک ابتلا نہیں کروڑ ابتلا ہو۔ابتلاؤں کے میدان میں اور دکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے

من نہ آنستم کہ روزِ جنگ بینی پشتِ من
آں منم کاندر میانِ خاک وخوں بینی سرے

پس اگر کوئی میرے قدم پر چلنا نہیں چاہتا تو مجھ سے الگ ہو جائے مجھے کیا معلوم ہے کہ ابھی کون کون سے ہولناک جنگل اور پُرخار بادیہ درپیش ہیں جن کو میں نے طے کرنا ہے پس جن لوگوں کے نازک پیر ہیں وہ کیوں میرے ساتھ مصیبت اٹھاتے ہیں جو میرے ہیں وہ مجھ سے جدا نہیں ہو سکتے نہ مصیبت سے نہ لوگوں کے سب وشتم سے نہ آسمانی ابتلاؤں اور آزمائشوں سے اور جو میرے نہیں وہ عبث دوستی کا دم مارتے ہیں کیونکہ وہ عنقریب الگ کئے جائیں گے اور ان کا پچھلا حال ان کے پہلے سے بدتر ہوگا۔ کیا ہم زلزلوں سے ڈر سکتے ہیں۔ کیا ہم خدا تعالیٰ کی راہ میں ابتلاؤں سے خوفناک ہو جائیں گے۔ کیا ہم اپنے پیارے خدا کی کسی آزمائش سے جدا ہو سکتے ہیں ہرگز نہیں ہو سکتے مگر محض اس کے فضل اور رحمت سے۔ پس جو جدا ہونے والے ہیں جدا ہو جائیں ان کو وداع کا سلام۔ لیکن یاد رکھیں کہ بدظنی اور قطع تعلق کے بعد اگر پھر کسی وقت جھکیں تو اس جھکنے کی عنداللہ ایسی عزت نہیں ہوگی جو وفادار لوگ عزت پاتے ہیں۔ کیونکہ بدظنی اور غداری کا داغ بہت ہی بڑا داغ ہے۔‘‘

(انوار الاسلام، صفحہ 24-23 روحانی خزائن جلد نمبر 9)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العالمین۔۔۔۔۔

☆...☆...☆

بقیہ: الفضل ڈائجسٹ از صفحہ 18

(بقیہ: الفضل ڈائجسٹ از صفحہ 18)

پینٹا گون

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 9 اپریل 2012ء میں گینز بک آف ورلڈ ریکارڈ کے حوالہ سے دنیا کی سب سے بڑی دفتری عمارت پینٹا گون کا تعارف شامل اشاعت ہے۔ یہ وسیع و عریض بلڈنگ ریاست ورجینیا کے شہر آرلنگٹن میں دریائے پوٹومیک کے کنارے واقع ہے اور امریکی محکمہ دفاع کا ہیڈ کوارٹر ہے۔

پینٹا گون کا تصور ایک امریکی جنرل بیریہن سمرویل نے پیش کیا۔ امریکی محکمہ دفاع، آرمی، نیوی اور ائیر فورس کا یہ مشترکہ ہیڈ کوارٹر صرف 16 ماہ کی قلیل مدت میں تعمیر کیا گیا تھا۔

پینٹا گون کی عمارت 5 مساوی حصوں پر مشتمل ہے جن میں سے ہر حصہ 281 میٹر طویل ہے۔ اس 5 منزلہ عمارت کا مجموعی زمینی رقبہ 6 لاکھ 4 ہزار مربع میٹر بنتا ہے۔ چنانچہ پینٹا گون عملاً خود ایک شہر کی سی حیثیت رکھتا ہے جہاں قریباً 29 ہزار ملازمین (فوجی اور سویلین) اپنے ملک کے دفاع کی منصوبہ بندی میں حصہ لیتے ہیں۔

پینٹا گون کی عمارت سے ملحقہ لان 200 ایکڑ رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔ اس بلڈنگ میں 131 سیڑھیاں اور 19 لفٹیں ہیں جو 37 لاکھ 5 ہزار 793 مربع فٹ جگہ پر تعمیر کی گئی ہیں۔ عمارت میں 45 ہزار ٹیلی فون لائنیں ہیں جن سے روزانہ تقریباً دو لاکھ فون کالیں کی جاتی ہیں جو ایک لاکھ میل طویل ٹیلی فون کی تاروں سے منسلک ہیں۔ ڈیفنس پوسٹ آفس ماہانہ 12 لاکھ کی تعداد میں ڈاک تقسیم کرتا ہے۔ سٹاف اور دیگر ملازمین کے تحقیقی کاموں میں مدد کے لئے کئی لائبریریاں موجود ہیں۔ صرف ایک آرمی لائبریری میں ہی مختلف زبانوں کی تین لاکھ مطبوعات موجود ہیں۔

پینٹا گون کے برآمدوں کی کُل لمبائی ساڑھے سترہ میل بنتی ہے لیکن انہیں اس طرح سے ڈیزائن کیا گیا ہے کہ عمارت میں کسی بھی مقام سے دوسرے کسی بھی مقام تک پیدل پہنچنے کے لئے صرف 7 منٹ درکار ہیں۔

دراصل پینٹا گون کی تعمیر کے ذریعے امریکی وار (War) ڈیپارٹمنٹ کی 17 عمارتوں کو ایک چھت کے نیچے جمع کر دیا گیا ہے۔ پینٹا گون کے تعمیراتی کام کا آغاز ستمبر 1941ء میں ہوا جس کے شیڈول کی نہایت سختی سے پابندی کی گئی۔ چنانچہ 1300 کارکنوں نے دن رات مختلف شفٹوں میں ہفتے کے سات دن کام کیا۔ ایک ہزار آرکیٹیکٹ انجینئر اس پر اس کے مختلف حصے ڈیزائن کرنے میں مسلسل کام کرتے رہے۔ اس عظیم عمارت تک نقل و حمل کے مسئلے کو حل کرنے کے لئے اور عمارت کو دیگر بڑی سڑکوں سے جوڑنے کے لئے 48 کلومیٹر طویل اضافی سڑکیں تعمیر کی گئیں۔ 15 جنوری 1943ء کو اس عمارت کی تعمیر مکمل ہوئی۔ اس کی اپنی پولیس اور فائر فائٹنگ فورس ہے۔ پانی اور سیوریج کا نظام مکمل طور پر اس بلڈنگ کے لئے علیحدہ تعمیر کیا گیا۔ 1956ء میں یہاں ایک ہیلی پورٹ کا بھی اضافہ کیا گیا اور بعد ازاں یہاں ٹیکسی اور بس ٹرمینل بھی قائم کئے گئے۔

11 ستمبر 2011ء کو اُس وقت یہ عظیم عمارت ایک بڑے المیے سے دوچار ہوگئی جب ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی تباہی کے ساتھ ہی مبیّنہ طور پر اغواء شدہ ایک کمرشل طیارہ اس عمارت سے بھی ٹکرایا۔ اس حادثہ میں نہ صرف عمارت کا ایک حصہ تباہ ہوا بلکہ 189 افراد بھی ہلاک ہوئے۔

...❀...❀...❀...

بقیہ: بدرسوم اور اسلامی تعلیمات از صفحہ 3

تعلق پیدا ہو سکتا ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نماز کی اتنی تاکید فرمائی، آپؐ نے تو اپنی ساری زندگی نماز کی پابندی فرمائی لیکن آج کل کے یہ پیر فقیر اور اس قسم کی جو عورتیں ہیں وہ اپنے آپ کو کہتی ہیں کہ نہیں جی ہم نے تو خدا کو پالیا ہے اس لئے ہمیں عبادتوں کی ضرورت نہیں۔ یہ سب ڈھکوسلے، دھوکے اور فریب ہوتے ہیں ... پھر ہمارے معاشرے میں (یعنی) جماعت کے باہر جو معاشرہ ہے اس میں زندہ انسانوں کے علاوہ مردہ پرستی بہت ہے... پیروں فقیروں کی قبروں پہ جاتے ہیں اور وہاں مرادیں مانگتے ہیں۔ ان میں سے بعض تو پتہ نہیں اللہ والے ہوتے بھی ہیں یا نہیں .... اب ان قبروں کو بھی لوگوں نے شرک کا ذریعہ بنایا ہوا ہے..... خدا سے زیادہ ان پیروں فقیروں اور قبروں پر اعتقاد اور اعتماد ہوتا ہے، اس لئے یہ خطرہ رہتا ہے کہ جب اس طرح جماعت میں شمولیت ہو رہی ہو تو ایسے لوگ دوسرے کم علم والوں کو بھی متأثر نہ کر دیں۔ اس لئے لجنہ کے نظام کو تربیت کے معاملے میں بہت فعّال ہونا چاہئے۔ معمولی سی بھی کوئی ایسی حرکت نہ ہو جس سے شرک کی بو آتی ہو..... حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کا مقصد تو بندے کو خدا کے قریب لانا تھا جس کو دنیا بھول چکی تھی۔ یہ جونئی شامل ہونے والی ہیں ان میں سے کچھ تو بالکل دیہاتی ماحول سے آئی ہوئی ہیں۔ ان کی تربیت کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ ان میں سے جو پڑھی لکھی ہیں ان کو خود سوچنا چاہئے کہ ایک طرف تو عقل یہ کہتی ہے اور ہم اس کو سمجھتے ہیں کہ خدا ہی ہے جس کے ہاتھ میں زندگی اور موت ہے۔ خدا ہی ہے جو سب قدرتوں کا مالک ہے۔ خدا ہی ہے جو رب العالمین ہے۔ تمام کائنات کی ہر چیز اس کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ پھر ان نام نہاد پیروں فقیروں یا قبروں کے چکر میں کیوں پڑا جائے۔ خود عقل کرنی چاہئے، سوچنا چاہئے اور اس لحاظ سے اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے۔‘‘

(’’الازھار لذوات الخمار‘‘ جلد سوم حصّہ اوّل جلسہ سالانہ قادیان مستورات سے خطاب صفحہ 363 تا 365)

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہمیشہ سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، ایسا راستہ جو قرآن اور سُنت کے مطابق ہے۔ آمین ثم آمین۔

☆...☆...☆

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ سیرالیون از صفحہ نمبر 20

قرآنی آیات، حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات اور خلفاء کے اقتباسات شامل تھے، نہایت متاثر ہوئے اور اپنی تقریر میں بار باران کو پڑھ کرسناتے رہے۔

☆ صدر فورم آف اسلامک آرگنائزیشن Justice Abu Bakar King نے اپنی تقریر میں جلسہ سالانہ برطانیہ کا ذکر کیا جس میں انہوں نے شرکت کی توفیق پائی اور کہا کہ احمدیہ مسلم جماعت اس وقت عالمی سطح پر خدمات کی توفیق پارہی ہے اور تمام دنیا میں بشمول سیرالیون اپنی پُرامن تعلیمات کے لیے جانی جاتی ہے اور جماعت احمدیہ کا موٹو Love for All, Hatred for None اس بات کا واضح ثبوت ہے۔

☆ نائب صدر فورم آف اسلامک آرگنائزیشن کی نمائندہ حاجہ الاری کول نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کے 55ویں جلسہ کے انعقاد پر مبارک باد پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ اس جلسہ سالانہ پر ہر مذہب اور فرقہ کے لوگوں کی نمائندگی یہ ظاہر کرتی ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت ایک پُرامن اور محبت کی سفیر جماعت ہے۔

☆ نیشنل PRO آف یونائیٹڈ کونسل آف امامز مکرم مصطفی کولیا نے اپنی تقریر میں جماعت کی خدمات کو سراہا اور بتایا کہ یونائٹڈ کونسل آف امامز کے صدر اور نائب صدر گزشتہ کئی سالوں سے اس جلسہ میں شریک ہورہے ہیں اور جماعت احمدیہ کی خدمات کے مداح ہیں، اس سال مَیں ان دونوں کی نمائندگی کر رہا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ تمام مسلمانوں کے لیے ایک موقع مہیا کرتا ہے جہاں سب اکٹھے ہوکر اسلام کی اشاعت اور تبلیغ کے لیے کوشش کرتے ہیں۔

☆ جنرل سیکرٹری آف انٹر ریلجس کونسل (I.R.C) انٹر ریلجس کونسل کے جنرل سیکرٹری ریورنڈ ڈاکٹر عثمان جے فورنا جو کہ ویزلین چرچ کی بھی نمائندگی کررہے تھے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کو 55 ویں جلسہ سالانہ کے انعقاد پر مبارکباد پیش کی اور جماعت کی خدمات کو سراہا۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ وہ واحد جماعت ہے جو سالانہ تمام مسلمانوں اور حکومتی نمائندگان کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کر کے امن کی تعلیم دیتی ہے، یہ بات انہوں نے اور کسی بھی مذہب میں نہیں دیکھی۔ انہوں نے مزید کہا کہ جماعت احمدیہ انٹر ریلجس کونسل کی ایک اہم رکن ہے۔

☆ ڈپٹی سپیکر آف پارلیمنٹ گنی کنا کری نے اپنی تقریر میں کہا کہ وہ اس جلسہ میں گنی کنا کری کی پارلیمنٹ کی نمائندگی میں آئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ سیرالیون کے لوگوں اور احمدیہ مسلم جماعت سیرالیون کی مہمان نوازی سے بہت متاثر ہیں اور اس کامیاب جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

☆ ڈپٹی سپیکر آف پارلیمنٹ سیرالیون Hon, Chernoh RM Bah اور نائب صدر مملکت سیرالیون نے اپنے مختصر خطابات میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔

صدر مملکت سیرالیون کی تقریر

☆ مکرم صدر مملکت سیرالیون نے اپنے خطاب میں جماعت کی خدمات کو سراہا اور کہا کہ ''جماعت احمدیہ کی نمایاں خصوصیت جو دیکھنے میں آئی ہے وہ نظم وضبط کا عملی نمونہ ہے۔ مَیں جب بھی احمدیہ جلسہ میں شریک ہوا ہوں ایک پُرامن ماحول دیکھنے میں آیا ہے۔ کبھی کوئی جھگڑا یا فساد جماعت احمدیہ کے حوالہ سے سننے میں نہیں آیا۔ مَیں اس بات کی داد دیتا ہوں۔''

صدر مملکت نے مزید کہا کہ جماعت احمدیہ نے سیرالیون میں 265 سکول قائم کیے ہیں جو اس بات کا ثبوت ہے کہ جماعت احمدیہ ملک کی تعلیمی ترقی میں کتنا بڑا کردار ادا کر رہی ہے اور یہ جماعت احمدیہ کے لیے بھی ایک بڑی کامیابی ہے۔

صدر مملکت نے اپنی تقریر میں حضرت خلیفۃالمسیح ایدہ اللہ تعالیٰ سے جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر ہونے والی ٹیلی فونک گفتگو کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ اس سال میں سفر پر تھا اور ان دعاؤں سے محروم رہا جو حضرت خلیفۃالمسیح سیرالیون کے لیے بذریعہ ٹیلی فون فرماتے ہیں۔ مَیں آئندہ کوشش کروں گا کہ اس موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دوں۔

صدر مملکت نے جانے سے قبل وزیٹر بک پر یہ الفاظ لکھے:

"On the occasion of your 55th Annual Conference let me on behalf of the Government of people of Sierra Leone thank you for your support in the transformation of our community. This is seen in the fields of Education, Health, and Community Development. Wish you a succsseful Conference."

☆ **مکرم نائب صدر مملکت نے جلسہ سالانہ کے بارہ میں لکھا:**

"A very inspiring, admirable, disciplined and well organised religious assembly"

☆ اسی طرح **منسٹر آف ریلجس افیئرز نے جلسہ سالانہ سیرالیون کے بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار یوں کیا:**

"A wonderful and most well organized Annual Meet that I am proud to have been a part of"

مکرم امیر و مشنری انچارج مولانا سعید الرحمن صاحب نے دعا کروائی۔ اس طرح یہ پہلا سیشن اختتام پذیر ہوا۔

....

جلسہ کے اس پہلے اجلاس میں صدر مملکت، نائب صدر مملکت، سابقہ نائب صدر مملکت، ڈپٹی سپیکر ہاؤس آف پارلیمنٹ، صدر مملکت کے خصوصی مشیر، سٹیٹ پروٹوکول آفیسر، چیف آف سٹاف پریذیڈنٹ آفس، صدر مملکت کے خصوصی سیکرٹری، مشیر خصوصی برائے نائب صدر مملکت، حکومتی ترجمان، CEO، نائب صدر پارلیمنٹ گنی کنا کری، کمشنر نیشنل انٹیلی جنس سروس گنی کنا کری، صوبائی سیکرٹری ساؤتھ، سینئر ڈسٹرکٹ آفیسر بو، AIG بو، LUC ایسٹ اینڈ ویسٹ، چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل بو، چیف ایڈمنسٹریٹر ڈسٹرکٹ کونسل بو، ریجنل چیف امام بو، مئیر آف بو، سیرالیون ٹیچر یونین کے موجودہ اور سابقہ صدران، ڈائرکٹر کمیونٹی افیئرز سیرا لیون پولیس، اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، ڈپٹی چیف ایڈمنسٹریٹر بوٹاؤن،، چیئرمین بورڈسٹرکٹ کونسل، وزیر اعلیٰ ساؤتھ، چیف آف فائر فورس، جنرل سیکرٹری انٹر ریلجس کونسل، نائب صدر سیرالیون مسلم کانگریس، امیر یونائٹڈ کونسل آف امامز، چیف امام بشریہ جماعت، صدرونائب صدر فورم آف اسلامک آرگنائزیشن، peace corps امریکن آرگنائزیشن کے نمائندہ، 45 پیراماؤنٹ چیفس، قبائلی سردار، سیکشن چیفس وٹاؤن چیفس، چیفڈم چیف امامز، بزنس مین، بینک مینیجرز، ڈاکٹرز، مختلف میڈیا ہاؤسز سے تعلق رکھنے والے صحافی حضرات کے علاوہ گورنمنٹ افسران اور مختلف طبقہ ہائے فکر کے معزز افراد نے شرکت کی۔ بعض چیفس اور آئمہ نے جماعت میں شمولیت کا اظہار کیا۔

پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعت کو اپنے پیغام سے بھی نوازا جو کہ انگریزی زبان میں تھا۔ پیغام کا ترجمہ لوکل زبانوں کریو، مینڈے اور ٹمنی میں بھی پیش کیا گیا۔ اسی طرح پیغام مقامی طور پر پرنٹ کر کے احباب جماعت اور اہم شخصیات کو بھی دیا گیا۔ پیغام کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ سیرالیون کے ممبران کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھے خوشی ہے کہ آپ اپنا 55واں جلسہ سالانہ 5, 4, 3 فروری کو منعقد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو غیر معمولی کامیابی عطا فرمائے اور تمام شاملین جلسہ کو اعلیٰ روحانی فوائد و برکات مرحمت فرمائے۔

حضور نے فرمایا کہ دنیا کی موجودہ حالت اس بات کی متقاضی ہے کہ انسان خدا، جو ہمارا پیدا کرنے والا ہے، کی طرف توجہ کرے۔ اور انسان بحیثیت مجموعی ایک دوسرے کے ساتھ احترام، امن، بھائی چارے اور برداشت کا برتاؤ کرے اور ہر ایک کے حقوق کی ادائیگی کے لیے کوشاں ہو۔ یہ عظیم مقصد صرف خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ رہ کر ہی حاصل کیا جا سکتا ہے کیونکہ یہی خلافت اس دَور میں حضرت مسیح موعودؑ کا مشن جاری رکھنے کے لیے جاری کی گئی ہے جو کہ انسان کی اس دَور میں راہنمائی کرتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی بعثت کے دو بنیادی مقاصد بیان فرمائے ہیں جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے انہیں مبعوث فرمایا۔ پہلا یہ کہ انہیں انسان اور اللہ تعالیٰ کے درمیان تعلق کو قائم کرنے کے لیے بھیجا گیا۔ یہ ان کا مقصد تھا کہ انسان کو احساس دلائیں کہ اس کا خالق ایک خدا ہے جو تمام جہانوں کا رب اور تمام طاقتوں کا مالک ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی تمام زندگی لوگوں کو اس بات کا احساس دلانے میں گزاری کہ انہیں تمام طاقتوں کے مالک رب کے سامنے جھکنا چاہیے اور اسی کی اطاعت کرنی چاہیے۔ وہ دنیا کے رہنے والوں کو مطلع کرنے آئے کہ ان کو یہ احساس ہونا چاہیے کہ کائنات کی تمام تر قوتیں اللہ عزّوجل کی قوت اور طاقت کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہیں۔

بانئ سلسلہ احمدیہ کی بعثت کا دوسرا مقصد یہ تھا کہ لوگ ایک دوسرے کے حقوق کے بارہ میں آگاہی حاصل کریں اور یہ وہ مقصد تھا جس پر انہوں نے اپنی ساری زندگی زور دیا۔ درحقیقت حضرت مسیح موعودؑ نے احسن رنگ میں ہمیں یہ سکھایا کہ اگر ایک انسان اپنے ساتھی انسان کے حقوق کی ادائیگی کا خیال رکھتا ہے تو یہ قدرتی طور پر انسانی اقدار کے استحکام پر منتج ہوتا ہے۔ اگر انسانی اقدار مستحکم ہو

سیرالیون کے صدر اور دیگر مہمانان کرام جلسہ سالانہ کے سٹیج پر

جائیں تو انسان اپنے ساتھی انسان پر ظلم کرنا بند کردے گا۔ لہٰذا حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیمات سچے امن کی بنیاد رکھتی ہیں اور موجودہ بحران جو دنیا کو درپیش ہے اس کے حل کے لیے ضروری ہیں۔

اس لیے میں افریقہ کے لوگوں کو کہتا ہوں کہ اگر آپ ایک خدا کو پہچان جائیں، اس کی عبادات کے تقاضے پورے کریں، انسانی اقدار کا احترام کریں، دوسروں کے حقوق کو انصاف کے ساتھ پورا کریں، دنیا کے بیشتر ممالک کے برعکس اللہ تعالیٰ کی یاد کو نظر انداز نہیں کریں گے تو میں یقین رکھتا ہوں کہ افریقہ ایک سچے عالمی راہنما کے طور پر ابھرے گا۔ اللہ کرے کہ ایسا ہو۔

حضور انور نے اپنے پیغام میں فرمایا کہ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ امن عالم خلافت احمدیہ سے وابستہ ہے اس لیے میں احباب جماعت کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ باقاعدگی سے میرے خطبات جمعہ اور دوسرے اہم مواقع پر تقاریر کو سنیں۔ یہ آپ کے تعلق کو خلافت کے بابرکت نظام کے ساتھ جوڑے رکھنے میں معاون ہوگا۔ آپ کو اپنے بچوں کو بھی برکات خلافت کے بارہ میں سکھانے کی ضرورت ہے۔ ان کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ خلیفہ وقت کے ساتھ رابطہ مضبوط کریں۔ آج اسلام کی بحالی اور عالمی قیام امن کا کام صرف نظام خلافت سے جڑ کر ہی انجام دیا جا سکتا ہے۔ اس لیے آپ کو اس عظیم ادارے کے تحفظ اور استحکام کے لیے مسلسل کوشش اور دعا کرنی چاہیے کہ آپ اور آپ کی آئندہ نسلیں ہمیشہ خلافت احمدیہ کی بابرکت راہنمائی اور پناہ میں رہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو غیر معمولی کامیابی عطا فرمائے اور آپ سب کو تقویٰ اور روحانیت میں ترقی عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی زندگیوں میں حقیقی انقلاب لانے کی توفیق دے کہ آپ نیکی، تقویٰ، اچھے برتاؤ، ملک و قوم اور تمام انسانیت کی خدمت کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو برکات سے نوازے۔ آمین

حضور انور کا یہ پیغام احباب جماعت کے لیے جلسہ کے دنوں میں اور اس کے بعد بھی زندگی کے ہر شعبہ کے لیے مشعل راہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کو ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

....

خطبہ جمعہ مہمان خصوصی مکرم محمد ابراہیم اخلاف صاحب نے دیا۔ آپ نے اپنے خطبہ میں حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت اور آمد کے اغراض و مقاصد کو نہایت اعلیٰ رنگ میں شاملین جلسہ کے سامنے پیش کیا۔

پہلے دن کا دوسرا اجلاس مکرم محمد ابراہیم اخلاف صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد دوسرے سیشن میں معزز مہمانوں نے اپنے بیانات میں جماعت احمدیہ کی تعلیمی میدان میں خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں مختلف شعبہ ہائے زندگی میں احمدیہ سکولوں کے طلباء اپنا مثبت کردار ادا کر رہے ہیں۔ ان میں وزراء بھی شامل ہیں اور مختلف ڈیپارٹمنٹس کے افسران بھی۔ ہر ایک اپنی اپنی جگہ احمدیہ سکولوں سے سیکھے جانے والے ڈسپلن اور اچھی روایات کو قائم کرنے میں مصروف ہے۔

اس سیشن کی پہلی تقریر مکرم یوسف کوے صاحب نے ''ظہور امام مہدی کی نشانیاں'' کے موضوع پر کی اور کریو زبان میں حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت اور آمد کو احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں بیان کیا۔

اس سیشن میں دوسری تقریر خاکسار (عبدالشافی بھروانہ) نے "وقف زندگی" کے موضوع پر کی جس میں سیرالیون میں خدمت کرنے والے مبلغین اور مربیان کی قربانیوں کے واقعات کے تناظر میں موضوع کی اہمیت اور برکات کو واضح کیا۔

نماز مغرب وعشاء کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ خطبہ جمعہ کا کریو زبان میں ترجمہ بذریعہ پروجیکٹر سنا اور دیکھا گیا۔

دوسرا دن

مؤرخہ 4 فروری 2017 جلسہ سالانہ کا دوسرا دن تھا جس کا آغاز حسب روایت باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔

دوسرے دن پہلے اجلاس کا آغاز 10:00 بجے مکرم Sanusie S. Deen صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم مولوی ولید احمد صاحب نے جامعہ کے طلباء کے ساتھ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان میں حضرت مسیح موعودؑ کا تحریر کردہ قصیدہ پیش کیا جس کا انگریزی ترجمہ مکرم موسیٰ محمود صاحب نے پڑھ کر سنایا۔

اس سیشن میں پہلی تقریر مکرم ڈاکٹر شیخو تامو صاحب نائب امیر اول نے کی۔ ان کی تقریر کا موضوع ''حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسول ﷺ'' تھا۔

اس سیشن کی دوسری تقریر مکرم طاہر محمود عابد صاحب مشنری انچارج گنی کناکری نے ''شہداء احمدیت'' کے موضوع پر کی۔ آپ نے شہداء احمدیت کے ایمان افروز واقعات حاضرین جلسہ کے سامنے پیش کیے اور ان کی قربانیوں کا ذکر کیا۔

اس سیشن کی آخری تقریر کرم پروفیسر ابوسیسے صاحب نے ''احمدیت اور امن عالم'' کے عنوان پر کی۔

نماز ظہر وعصر کے بعد دوسرا اجلاس مکرم طاہر محمود عابد صاحب مشنری انچارج گنی کناکری کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد اس سیشن میں پہلی تقریر مکرم مولوی منیر ابوبکر یوسف صاحب نے ''نظام وصیت'' کے موضوع پر کی۔

اس سیشن کی دوسری تقریر مکرم مولوی مبارک احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ سیرالیون نے ''ختم نبوت'' کے موضوع پر کی۔

اجلاس لجنہ اماء اللہ

دوسرے دن کے دوسرے اجلاس میں خواتین اور مردوں کے الگ الگ اجلاسات ہوئے۔ خواتین کے اجلاس کی صدارت حاجہ Fatmata Moijueh قائمقام نیشنل صدر لجنہ نے کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد قائمقام صدر صاحبہ نے لجنہ کا عہد دہرایا۔ مکرمہ حاجہ حلیمہ ڈوروی صاحبہ نے حدیث نبوی ﷺ پیش کی اور مکرمہ تنزیہ مناحل صاحبہ نے نظم پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ BO ریجن کی ناصرات نے حضرت مسیح موعودؑ کا آنحضرت ﷺ کی شان میں رقم کردہ قصیدہ ترنم سے پیش کیا۔

Haja Fatmata Moijueh نے مہمانان کرام کا تعارف کروایا اور ویلکم ایڈریس پیش کیا۔ Haja Lillian Songo نے مجلس لجنہ اماء اللہ سیرالیون کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔

سسٹر Jamila Mahmood صاحبہ نے "احمدی ماں کی ذمہ داریاں" کے عنوان پر تقریر کی۔ موصوفہ نے اپنی تقریر میں خواتین کو تربیت اولاد کی اہمیت کے بارے میں بتایا۔ انہوں نے قرآنی آیات اور احادیث سے اپنی تقریر کو مزین کیا۔

Madam Fatmata Samura نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے عورتوں پر احسانات کے موضوع پر قرآن کریم، حدیث، حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء کے اقتباسات کی روشنی میں تقریر کی۔ سسٹر Mascuda Sovula نے صحابیات کی قربانیوں کے موضوع پر تقریر کی۔

مکرم امیر صاحب جماعت سیرالیون نے بھی لجنہ اماء اللہ سے خطاب کیا اور مؤثر انداز میں نصائح کیں۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی اور یوں لجنہ اماء اللہ کا یہ سیشن بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

تیسرا دن

مؤرخہ 5 فروری 2017 جلسہ سالانہ کا تیسرا دن تھا جس کا آغاز حسب سابق باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔

اختتامی اجلاس مکرم مولانا سعید الرحمان صاحب امیر و مشنری انچارج سیرالیون کی زیر صدارت صبح دس بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد اس سیشن میں پہلی تقریر مکرم چیف کمرابائی کاربو صاحب صدر مجلس انصاراللہ سیرالیون نے ''تعلق باللہ'' پر کی۔ انہوں نے قرآن و حدیث کی روشنی میں مضمون کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

امسال امریکہ سے مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد چوہدری صاحب نے جلسہ سالانہ میں شرکت کی، مکرم ڈاکٹر صاحب نے ایک عرصہ تک سیرالیون میں بطور ڈاکٹر خدمت کی توفیق پائی ہے، اختتامی اجلاس میں مکرم ڈاکٹر صاحب نے اپنے جلسہ سالانہ کے تجربات اور جذبات کو سامعین کے سامنے مختصراً پیش کیا۔

مکرم محمد ابراہیم اخلاف صاحب نے بھی جماعت احمدیہ سیرالیون کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ سیرالیون میں احمدیہ مسلم جماعت نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک پہچان بنا لی ہے جس پر ہر ایک احمدی کو فخر ہے۔

اس سیشن کے آخر پر امیر و مشنری انچارج سیرالیون مکرم مولانا سعید الرحمان صاحب نے بڑے پُراثر انداز میں "رحمۃ للعالمینؐ" کے موضوع پر تقریر کی اور قرآنی آیات سے مقام رحمت اور اس کی اہمیت کو سامعین کے سامنے پیش کیا۔ احباب جماعت کو نصائح کرتے ہوئے کہا کہ اس عظیم نبی ﷺ نے ہمارے لیے زندگی کے ہر میدان میں ایک ایسا اُسوہ چھوڑا ہے جس پر عمل پیرا ہو کر ہم دین و دنیا کی ہر نعمت اور برکت سے سرفراز ہو سکتے ہیں

آخر پر آپ نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ میں شاملین کی کل حاضری کا اعلان کیا۔ جلسہ کے شعبہ رجسٹریشن کے مطابق امسال جلسہ سالانہ سیرالیون میں 19,085 افراد نے شرکت کی۔ دعا کے ساتھ یہ تین دن کا بابرکت دورانیہ اختتام پذیر ہوا۔

مجلس سوال وجواب

جلسہ کے دوسرے دن نماز مغرب اور عشاء کے بعد مجلس سوال و جواب کا بھی انعقاد کیا گیا۔ مکرم طاہر محمود عابد صاحب مشنری انچارج گنی کناکری اس پروگرام کے انچارج تھے جبکہ مکرم یوسف کوے صاحب نے ان کی معاونت کی۔ یہ پروگرام نہایت دلچسپ رہا اور احباب جماعت نے نہایت پسند کیا۔

میڈیا کوریج

جلسہ کے آغاز سے قبل ہی ٹیلی ویژن اور اخبارات کے ذریعہ لوگوں کو جلسہ کے بارے میں آگاہ کیا جاتا رہا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ سیرالیون کو ملک گیر میڈیا کوریج دی گئی۔ جلسہ سالانہ کے دوران کل 28 ریڈیو اور TV چینلز کے نمائندگان موجود رہے جن میں سے 7 ریڈیو چینلز بشمول احمدیہ مسلم ریڈیو نے جلسہ کی کارروائی براہ راست نشر کی جبکہ 20 ریڈیو چینلز جلسہ کی ریکارڈنگز مختلف انداز میں اب تک نشر کر چکے ہیں۔ ریڈیو کے علاوہ ملک کے قومی TV چینل SLBC نے بھی جلسہ سالانہ سیرالیون کو ملک گیر کوریج دی جبکہ دیگر TV چینلز میں Star TV اور AYV چینل شامل ہیں جنہوں نے جلسہ کے مختلف حصے اپنے چینلز پر نشر کیے۔

AYV چینل نیٹ ورک نے جلسہ سالانہ سیرالیون کا پہلا سیشن براہ راست اپنے تمام TV Channels پر نشر کیا۔ علاوہ ازیں انہوں نے انٹرنیٹ پر بھی اس سیشن کو براہ راست Live Stream کیا جس کو پوری دنیا میں دیکھا گیا۔ الحمدللہ۔

اس کے علاوہ پرنٹ میڈیا نے بھی جلسہ سالانہ سیرالیون کو قومی و مذہبی تہوار کی طرح پیش کیا۔ 20 /اخبارات نے مختلف اوقات میں جلسہ کے بارہ میں خبریں شائع کیں:

Concord Times, Standard Times, The Exclusive, The Torchlight, Awoko, Global Times, The New Citizen, Independant Observer,

ان تمام اخبارات نے جماعت احمدیہ کی تعلیمی، طبی خدمات اور ملک و قوم کی ترقی میں اہم کردار ادا کرنے پر جماعت احمدیہ کو خراج تحسین پیش کیا۔ اور جلسہ سالانہ کے موقع پر صدر مملکت کی تقریر کو شائع کیا۔ مقامی اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں میں مقامی مشہور اخبار STANDARD TIMES نے جماعت کی تعلیمی، طبی اور مذہبی میدان میں غیر معمولی خدمات کا ذکر کیا اور اس بات کو نمایاں طور پر لکھا کہ ہم احمدیہ مسلم جماعت اور اس کے بے لوث اور انتھک محنت کرنے والے مبلغین کو کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔ ان خبروں کے ذریعہ لاکھوں آدمیوں تک جماعت کا پیغام پہنچا۔

احمدیہ مسلم ریڈیو بو (Bo) کا افتتاح

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلسہ سالانہ کے موقع پر بو (Bo) شہر میں جہاں جلسہ سالانہ منعقد ہوتا ہے ایک نئے احمدیہ ریڈیو اسٹیشن کا بھی باقاعدہ افتتاح ہوا، اس ریڈیو اسٹیشن نے بھی جلسہ کی کارروائی براہ راست نشر کی۔

بک سٹال

جلسہ کے موقع پر بک سٹال کا بھی اہتمام تھا جہاں جماعتی کتب کے علاوہ Peace Conference, اور بعض دوسرے اہم مواقع کی ویڈیو CD'S رکھی گئی تھیں۔ اسی طرح امسال شائع ہونے والا جماعت احمدیہ کا کیلنڈر بھی رکھا گیا۔

گنی کناکری کے وفد کی شرکت

جلسہ میں ہمسایہ ملک گنی کناکری سے مکرم طاہر محمود عابد صاحب مشنری انچارج گنی کناکری کی سربراہی میں وفد نے شرکت کی۔ اس وفد میں گنی کناکری کے احباب جماعت کے علاوہ ڈپٹی سپیکر آف پارلیمنٹ اور دیگر اعلیٰ حکومتی عہدیدار شامل تھے۔

سرخ کتاب کی تیاری

جلسہ کے اختتام پر تمام ناظمین جلسہ کی میٹنگ ہوئی۔ جس میں جلسہ کے انتظامات کا جائزہ لیا گیا اور جلسہ کے دوران ہونے والی بعض غلطیوں کی نشاندہی کی گئی۔ ان تجاویز کو سرخ کتاب میں لکھا گیا تا کہ آئندہ سال ان انتظامات میں بہتری لائی جا سکے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جماعت احمدیہ سیرالیون کو خلافت احمدیہ کی برکت سے پہلے سے بڑھ کر ترقیات سے نوازے اور جماعت کو تعلیم و تربیت کے لئے مزید پروگرامز کے انعقاد کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

محترم ڈاکٹر سردار محمد حسن صاحب

محترم ڈاکٹر سردار محمد حسن صاحب کا شمار نصرت جہاں سکیم کے تحت وقف کرنے والے ابتدائی ڈاکٹروں میں ہوتا ہے۔ آپ سیرالیون بھجوائے جانے والے تیسرے ڈاکٹر تھے۔ روکوپر احمدیہ ہسپتال کی ابتداء آپ نے کی۔ روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 5/اپریل 2012ء میں آپ کی بیٹی مکرمہ ر۔ن۔ ظفر صاحبہ کے قلم سے شائع ہونے والے مضمون میں محترم ڈاکٹر صاحب کا ذکرخیر کیا گیا ہے۔

محترم ڈاکٹر سردار محمد حسن صاحب کے والد محترم سردار نور احمد صاحب اُس وقت جماعت ہشتم کے طالبعلم تھے جب انہوں نے حضرت مصلح موعودؓ کی بیعت کی۔ وہ بہت نیک، دعا گو اور تہجد گزار بزرگ تھے۔ بڑوں کا احترام اور بچوں پر بہت شفقت کرتے۔ خلافت احمدیہ سے بے انتہا محبت کرنے والے تھے۔ اُن کے اعلیٰ اخلاق کے باوجود اُن کی زندگی میں اُن کے خاندان میں کوئی اَور احمدی نہ ہوا۔ 1992ء میں اُن کی وفات ہوئی اور 1994ء میں اُن کی اہلیہ بی بی غلام فاطمہ صاحبہ نے بیعت کی۔

محترم ڈاکٹر سردار محمد حسن صاحب اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے اور دو بہنوں کے اکلوتے بھائی تھے۔ اپنی والدہ سے بے انتہا محبت تھی لیکن دین کے معاملہ میں بڑی جرأت سے معاملات کرتے۔ چنانچہ اپنی غیراحمدی والدہ پر بھی آپ نے یہ واضح کردیا تھا کہ چونکہ آپ احمدی ہیں اس لئے احمدی لڑکی سے ہی شادی کریں گے۔ 1964ء میں آپ کی شادی محترمہ سعیدہ حسن صاحبہ بنت چوہدری محمد شریف ڈار صاحب آف لائل پور سے ہوگئی جن سے ایک بیٹا اور ایک بیٹی پیدا ہوئے۔ اُس وقت آپ L.S.M.F یعنی چھوٹے ڈاکٹر تھے۔ بعد میں آپ نے کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور سے 1969ء میں MBBS پاس کرلیا۔ ان تعلیمی اخراجات کے لئے آپ کی اہلیہ نے کچھ زیور بیچا اور باقی جماعت سے قرضہ لیا گیا۔ محترم ڈاکٹر صاحب کے دل میں جماعت کے اس احسان کی بڑی قدر تھی۔ اس لئے جونہی آپ کا ریزلٹ آیا آپ نے اُسی دن حضرت خلیفۃالمسیح الثالثؒ کی خدمت میں نصرت جہاں سکیم کے تحت تین سالہ وقف کی درخواست بھجوادی۔

جماعت نے جولائی 1971ء میں آپ کو مع فیملی سیرالیون بھجوادیا جہاں آپ نے روکوپر میں واقع ایک کھنڈرنما عمارت میں ایک میڈیکل بکس کے ساتھ کام کا آغاز کیا جس میں دیکھتے ہی دیکھتے خدا کے فضل سے بے انتہا برکت پڑی۔ خلافت کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ میں غیرمعمولی شفا رکھ دی اور غیرازجماعت مریض دُور دُور سے اس احمدیہ ڈسپنسری میں آنے لگے جن میں بعض وزراء بھی شامل ہوتے۔ آپ نے روکوپر کے خستہ حال کلینک کو ایک بڑے ہسپتال میں بدل دیا۔ نئی عمارت کی تعمیر کی نہ صرف نگرانی کی بلکہ خود وقارعمل بھی کیا اور بسااوقات رات کو چوکیداری بھی کرتے۔ اندھیرے کی وجہ سے ایک رات وہاں کھودے گئے گڑھے میں آپ گر بھی گئے اور فجر کے وقت لوگوں نے آپ کی آوازیں سن کر آپ کو باہر نکالا۔ یکم مئی 1974ء کو اس نئی عمارت کا افتتاح ہوا۔ روزنامہ الفضل (صدسالہ جشن تشکر نمبر 1989ء) میں آپ کے متعلق لکھا ہے: ''سیرالیون میں ایک احمدیہ ہسپتال روکوپر ضلع کامبیا (Kambia) میں ڈاکٹر ایس ایم حسن صاحب نے شروع فرمایا جن کے اخلاص اور نیکی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں غیرمعمولی شفا رکھ دی کہ وہ بطور ایک فرشتہ کے مشہور ہوگئے''۔

محترم ڈاکٹر صاحب نہایت دعاگو انسان تھے۔ بنی نوع انسان کا درد رکھنے والے تھے۔ افریقن قوم سے انہوں نے بہت محبت کی اور افریقن قوم نے بھی ان کی محبت کا جواب محبت سے دیا۔ اس محبت کا اظہار خطوط کے ذریعہ تب بھی جاری رہا جب آپ واپس پاکستان آگئے۔ سیرالیون میں خانہ جنگی کے بعد بعض لوگوں کی مالی امداد بھی کرتے رہے۔

دسمبر 1975ء میں پاکستان واپس آنے کے بعد محترم ڈاکٹر صاحب پہلے چندماہ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں پڑھاتے رہے اور پھر مختلف مقامات پر تعینات رہے۔ آپ نے MCPS اور DA کا امتحانات بھی پاس کئے اور طویل عرصہ ملازمت کے بعد Senior Anesthesiest کی پوسٹ سے ریٹائرمنٹ لی۔ اپنی ملازمت کے دوران آپ نہایت مخلص اور ایماندار مشہور تھے۔ آپ موصی تھے۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند اور نماز جمعہ باقاعدگی سے بچوں کو ہمراہ لے جاکر دارالذکر لاہور میں ادا کیا کرتے تھے۔ خلافت احمدیہ سے بیحد محبت تھی۔ حضرت خلیفۃالمسیح الرابعؒ سے آپ کا خاص تعلق تھا۔

محترم ڈاکٹر صاحب کی وفات دسمبر 2001ء میں 63 برس کی عمر میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹی اور تین بیٹوں سے نوازا۔ آپ کی بیٹی کی شادی محترم مرزا ظفر احمد صاحب سے ہوئی جنہیں جاپان میں لمبا عرصہ خدمت دین کی سعادت حاصل ہوئی اور انہوں نے 28 مئی 2010ء کو سانحہ لاہور میں شہادت کا رتبہ حاصل کیا۔

...❁...❁...❁...

ربوہ کا ماحول اور بزرگان کی شفقتیں

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 6 اپریل 2012ء میں مکرمہ الف۔ لطیف صاحبہ کے قلم سے ربوہ کے ابتدائی زمانہ کی چندیادیں شامل اشاعت ہیں۔

آپ بیان کرتی ہیں کہ مَیں قادیان میں پیدا ہوئی۔ پارٹیشن کے وقت میری عمر 3 سے 4 سال کے لگ بھگ تھی۔ ایک سال لاہور رہے، اس کے بعد ربوہ اس وقت گئے جبکہ ربوہ ایک Tent City کی طرح کا تھا۔ زندگی کافی سخت تھی، بنجر غیرآباد زمین، زندگی کی سہولت کیلئے کوئی آسانی نہ تھی۔ نہ بجلی نہ پانی۔ گرمی کے دنوں میں سخت گرمی اور سردیوں میں سخت سردی۔ Tents میں کچھ عرصہ رہنے کے بعد کچے مکان بنے۔ میری امّی امتہ الرشید شوکت سکول میں پڑھاتی تھیں۔ عجیب پُرمشقّت زندگی تھی۔ سکول میں آسمان تلے بچے ٹاٹوں پر بیٹھتے تھے اور ٹیچر کے لئے چند اینٹوں سے ایک ذرا اونچی جگہ بیٹھنے کیلئے بنادیتے تھے۔ زمین شورے والی تھی اس وجہ سے مٹی پھول جاتی تھی۔ ہماری ڈیوٹی لگی ہوتی تھی کہ سکول کے بعد جہاں ہم بیٹھتے تھے پوچا پھیر کرجائیں تاکہ اگلے دن ہم بیٹھ سکیں اور مٹی نہ اُڑے۔ گھر میں بھی یہی کرنا پڑتا تھا۔ لکڑیوں اور چھاپوں سے آگ جلاکر کھانا پکایا جاتا تھا۔ دھوئیں سے آنکھیں اشکبار ہوجایا کرتی تھیں اور پھر راکھ کے ساتھ بالٹیوں میں سے پانی لے کر برتن صاف کرنا بھی کوئی آسان کام نہ تھا کیونکہ مٹی بہت ہوتی تھی۔ میلے کپڑوں کو ڈنڈے مارمار کر دھونا پڑتا تھا۔ ہرجگہ پیدل جانا ہوتا تھا۔ جب بارش ہوتی تھی تو پاؤں کیچڑ سے لت پت ہوجاتے تھے کیونکہ سڑکیں بھی کچی تھیں۔

اگرچہ زندگی سخت تھی لیکن دوسری طرف اہل ربوہ دنیا کے خوش قسمت ترین باشندے تھے وہ اس لئے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی مبارک زوجہ حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ اور مبشر اولاد ہمارے درمیان رہتے تھے۔ صحابہ اور صحابیات ہمارے درمیان رہتے تھے، عجیب روحانی ماحول تھا۔ یہ سب بزرگ ہستیاں چلتے پھرتے فرشتے تھے۔

ہم اوپر تلے چار بہنیں تھیں۔ ایک مرتبہ حضرت اماں جانؓ سکول آئیں اور وہاں پر موجود سب استانیوں سے ان کا حال احوال پوچھا۔ امّی جان سے پوچھا کتنے بچے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ چار بیٹیاں ہیں تو حضرت امّاں جانؓ نے فرمایا: اب خداتعالیٰ بیٹے دے گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے پھر تین بیٹے عطا ہوئے۔

ربوہ کا ماحول بڑا روحانی تھا۔ حافظ محمد رمضان صاحب کی تراویح میں تلاوت اور پانچوں نمازوں کے وقت بلندآواز سے اذان کی آواز خصوصاً بشارت اللہ صاحب (جو بشارت اللہ قصائی کہلاتے تھے) کی آواز نہایت شیریں تھی۔

میں آٹھویں جماعت میں تھی کہ میرے ماموں کی دعوت ولیمہ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے تشریف لانا تھا۔ ان دنوں بمشکل گزارہ ہوتا تھا۔ دعوت ولیمہ کا کھانا نہایت سادہ تھا۔ مجھے کہا گیا کہ حضرت مرزا بشیراحمد صاحب کی میز پر رکھنے کیلئے چٹنی بنادوں۔ میں نے ٹماٹر، اناردانہ اور پودینہ کی چٹنی بنائی۔ غالباً اگلے روز حضرت میاں صاحبؓ کی طرف سے ایک رقعہ آیا جس میں لکھا تھا کہ چٹنی بہت مزیدار تھی اور اس کی ترکیب پوچھی ہوئی تھی۔ میں نے تو اندازے سے ہی وہ چٹنی بنائی تھی جو میری سمجھ میں آیا مَیں نے ترکیب لکھ دی۔ اس کے کچھ دنوں کے بعد میری پیاری اُمّی حضرت مرزا بشیر احمد سے ملنے گئیں تو انہوں نے کوئی حکایت ان کو سنائی جس کا مطلب یہ تھا کہ دوبارہ وہ چٹنی بنوا کر بھیجو۔ میری کچی عمر تھی، اس بات کی اہمیت اس وقت مجھے سمجھ نہ آئی۔ اُن دنوں ربوہ میں چاول نہیں مل رہے تھے۔ مَیں نے سوچا کہ جب چاول ملیں گے تو پلاؤ کے ساتھ چٹنی بنا کر بھیجوں گی۔ بہرحال تقریباً ایک سال کا عرصہ گزر گیا، نہ چاول ملے نہ مَیں نے چٹنی بنا کر بھیجی۔ ایک سال کے بعد ایک دن مَیں نے پلاؤ اور چٹنی بنا کر بھجوائی تو آپؓ نے بڑے پیار سے فرمایا کہ اچھا یہ وہ چٹنی ہے جس کا مَیں ایک سال سے انتظار کررہا ہوں۔ پھر مَیں نے ایک مرتبہ شامی کباب کے ساتھ چٹنی بنا کر بھجوائی لیکن افسوس کبھی خود جاکر پیش نہیں کی۔ بہرحال انہوں نے میرے لئے دعا تو کی ہوگی۔

کئی مرتبہ قصر خلافت جانے کا موقع ملا اور حضرت مصلح موعودؓ کی زیارت کی۔ جب ان کی وفات ہوئی اس وقت مَیں لاہور پنجاب یونیورسٹی میں پڑھ رہی تھی۔ وفات کی خبر مَیں نے ریڈیو پر سنی، اُسی روز مَیں ایک اَور احمدی لیڈی ڈاکٹر کے ساتھ بس کے ذریعہ ربوہ گئی۔ شام کا وقت تھا۔ جب اڈّہ سے گھر جارہی تھی تو اعلان ہورہا تھا کہ حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃالمسیح منتخب ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے بیعت میں شامل ہونے کی توفیق دی۔ حضرت مصلح موعودؓ کے آخری دیدار کی توفیق ملی۔ چہرہ نورہی نور تھا۔

ہم واقفین کے محلّہ میں رہتے تھے۔ کبھی کوئی مبلغ سلسلہ جارہا ہوتا اور کوئی آرہا ہوتا تھا۔ ریلوے سٹیشن پر جانے والوں کو الوداع کرنے لوگ جاتے تھے اور دعاؤں سے رخصت کرتے تھے۔ عجیب نظارہ ہوتا تھا۔ اور جب کسی مبلغ سلسلہ نے آنا ہوتا تھا تو استقبال کے لئے سٹیشن پر جاتے تھے اور اس دن خوشی کا سماں ہوتا تھا۔

ربوہ کی ایک اور بڑی رونق جلسہ سالانہ ہوتا تھا۔ سارا سال انتظار رہتا تھا۔ جلسہ کے دنوں میں گھر کا سارا سامان سٹور میں چلا جاتا تھا اور کمروں میں کسیر بچھادی جاتی تھی۔ بہت مہمان ٹھہرتے تھے۔ صحن میں ٹینٹ لگتا تھا۔ ابّاجان اپنا بستر لے کر اپنے دفتر چلے جاتے تھے۔

جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیاں دینے کا بھی اپنا مزہ تھا۔ ہمارا گھر زنانہ جلسہ گاہ کے بالکل سامنے تھا۔ جلسہ کی تقاریر ہم اپنے صحن میں بیٹھے بھی سن سکتے تھے۔

سکول میں چھٹیاں زیادہ تر ربوہ میں ہی گزرتی تھیں کیونکہ اکثر رشتہ دار ربوہ میں ہی رہتے تھے اور دوسرے واقفین زندگی کے مالی حالات ایسے نہ تھے کہ سیروتفریح کے لئے اِدھر اُدھر آجاسکیں۔ چند بار لاہور جانے کا موقع ملا تھا۔ ایک مرتبہ ہم لاہور گئے تو شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت لاہور کے گھر واقع ٹیمپل روڈ کے اُس کمرہ میں رہنے کا موقع ملا جہاں حضرت خلیفۃالمسیح الثانیؓ کو مصلح موعود ہونے کی بشارت ملی تھی۔

جب میں M.Sc. کے دوسرے سال میں تھی تو میرا نکاح ہوگیا۔ اس وقت میرے میاں کریم امریکہ میں Ph.D کررہے تھے۔ میرا ابھی M.Sc. کا نتیجہ بھی نہیں نکلا تھا کہ میری شادی ہوگئی۔ طرفین واقف زندگی تھے۔ 1966ء میں شادی نہایت سادگی سے ہوئی لیکن کئی برکتیں شامل حال تھیں۔ رخصتانہ کی تقریب میں حضرت خلیفۃالمسیح الثالثؒ نہ صرف تشریف لائے بلکہ مجھے اپنے گھر سے سسرال کے گھر جانے کے لئے اپنی کار بھی بھجوائی۔ چند ہفتوں بعد مَیں اپنے میاں کے پاس امریکہ آگئی۔

...❁...❁...❁...

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 17 جنوری 2012ء میں مکرم فاروق محمود صاحب کی ایک غزل شائع ہوئی ہے۔ اس غزل سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

ابھی ہیں آگے بڑے مرحلے جو مشکل ہیں
پر امتحان کے اب آخری مراحل ہیں
بچھا دیئے تو سرِ راہ دیدہ و دل ہیں
یہ جانتا ہوں، نہیں یار کے وہ قابل ہیں
خِرد نے اِن کو ڈبویا، اِنہیں جنوں دے دے
پڑھے لکھے جو مرے آس پاس جاہل ہیں
لباسِ فقر میں، تھامے ہوئے عنانِ زماں
یہ کیسے لوگ ترے قافلے میں شامل ہیں
نویدِ صبح ہے یہ آخری صدائے جَرس
اُنہیں جگادے جو اَب بھی خبر سے غافل ہیں

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
August 25, 2017 – August 31, 2017

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday August 25, 2017

00:05 World News
00:25 Tilawat: Surah Al-Kahf, verses 33-75.
00:45 Dars-e-Tehreerat: the writings of the Promised Messiah (as).
01:00 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 71.
01:25 Peace Symposium Canada: Recorded on October 22, 2016.
02:30 In His Own Words
03:00 Spanish Service
03:35 Pushto Muzakarah
04:15 Quran Class: An in-depth explanation of Qur'anic verses of Surah Al-Anfaal, verses 59 - 76 by Hazrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Class no. 101, recorded on December 6, 1995.
05:20 Rishta Nata Ke Masa'il
05:30 Islami Mahino Ka Ta'aruf
06:00 Tilawat: Surah Al-Kahf verses 76-111 and Surah Maryam verses 1-22. Part 16.
06:15 Dars-e-Hadith: divine indepth knowledge in the Holy Qur'an.
06:30 Yassarnal Quran: Lesson no. 72.
07:00 Beacon Of Truth: Recorded on December 4, 2016.
07:50 Hajj Aur Us Kay Masa'il: the rituals of Hajj according to the teachings of the Holy Qur'an and the Holy Prophet Muhammad (saw).
08:15 In His Own Words
08:50 Foundation Stone Ceremony: Recorded on April 18, 2017 in Germany.
09:45 Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il
10:15 History Of Langar Khana
10:30 Live Jalsa Salana Germany: Live proceedings of Jalsa Salana Germany.
11:45 Live Jalsa Salana Germany: Live Flag hoisting ceremony on Jalsa Salana Germany.
12:00 Live Friday Sermon
13:00 Live Jalsa Salana Germany: Live Proceedings from Jalsa Salana Germany.
18:00 World News
19:00 Jalsa Salana Germany [R]
20:15 Jalsa Salana Germany: Flag hoisting ceremony [R]
20:30 Friday Sermon [R]
21:30 Jalsa Salana Germany [R]

Saturday August 26, 2017

03:20 Tareekh Khilafat-e-Ahmadiyyat (Part2)
04:00 Friday Sermon
05:10 The Life Of Holy Prophet Muhammad (saw)
05:30 Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il
06:00 Tilawat: Surah Maryam, verses 23-99.
06:15 Dars-e-Hadith: selected sayings of the Holy Prophet Muhammad (saw).
06:30 Al-Tarteel: Lesson no. 46.
07:00 Safar-e-Hajj: a discussion programme about the Holy Prophet (saw) and his journey to Makkah for Hajj.
07:45 Live Jalsa Salana Germany: an array of programmes from the Jalsa Gah.
10:30 Live Jalsa Salana Germany: proceedings of Jalsa Salana Germany including an address delivered by Hazrat Mirza Masroor Ahmad (may Allah be His Helper) from the Ladies Jalsa Gah.
12:30 Live Jalsa Salana Germany: an array of programmes from the Jalsa Gah.
14:30 Live Jalsa Salana Germany: address delivered by Hazrat Mirza Masroor Ahmad (may Allah be His helper) to German guests.
15:30 Live Jalsa Salana Germany: Live proceedings.
17:45 Live Jalsa Salana Germany: Live proceedings.
19:35 World News
19:55 Jalsa Salana Germany [R]
22:40 Jalsa Salana Germany: address delivered by Hazrat Mirza Masroor Ahmad (may Allah be His Helper) from the Ladies Jalsa Gah. [R]

Sunday August 27, 2017

00:40 Jalsa Salana Germany
02:40 Jalsa Salana Germany: address delivered by Hazrat Mirza Masroor Ahmad (may Allah be His helper) to German guests.
03:40 Jalsa Salana Germany
06:00 Tilawat: Surah Taa Haa, verses 1-83.
06:20 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 72.
07:00 History of Jalsa Salana (Part 2)
07:45 Live Jalsa Salana Germany: Live proceedings.
14:15 Live Jalsa Salana Germany: proceedings of Jalsa Salana Germany, including the Bai'at ceremony with Hazrat Mirza Masroor Ahmad (may Allah be his Helper).
14:55 Live Jalsa Salana Germany: Live proceedings including the concluding address delivered by Hazrat Mirza Masroor Ahmad (may Allah be His Helper).
18:00 World News
18:30 Roots To Branches
19:00 History of Jalsa Salana (Part 2) [R]
19:30 Jalsa Salana Germany [R]

Monday August 28, 2017

02:00 Jalsa Salana Germany: Bai'at ceremony with Hazrat Mirza Masroor Ahmad (may Allah be his Helper).
02:40 Jalsa Salana Germany: concluding address delivered by Hazrat Mirza Masroor Ahmad (may Allah be His Helper).
05:40 The Life Of Holy Prophet Muhammad (saw)
06:00 Tilawat: Surah Taa Haa verses 84-136.
06:15 Dars-e-Hadith: creation of the sun and moon.
06:25 Al-Tarteel: Lesson no. 46.
07:00 French Mulaqat: A studio sitting of French speaking friends with Hazrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul-Masih IV (ra) in French and English. Session no. 15. Recorded on December 15, 1997.
08:00 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
08:20 Jalsa Salana Speeches: Recorded on December 27, 2016.
09:00 Friday Sermon: Recorded on August 25, 2017.
10:05 In His Own Words: selected extracts from the books of the Promised Messiah (as). Today's episode is about 'A Gift For An-Nadwah'.
10:50 Friday Sermon: Recorded on March 10, 2017.
12:00 Tilawat [R]
12:15 Dars-e-Hadith [R]
12:25 Al-Tarteel [R]
12:55 Friday Sermon: Recorded on September 23, 2011.
13:55 Servants of Allah
14:45 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood [R]
15:00 Friday Sermon [R]
16:05 In His Own Words [R]
16:40 Hajj -e- Baitullah: Jameel-ur-Rehman Rafiq describes the phenomena of Hajj and the methods of how Hajj is performed.
17:25 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:20 Somali Service
19:00 Jalsa Salana Speeches [R]
19:40 The Life Of Holy Prophet Muhammad (saw) [R]
20:00 Friday Sermon [R]
21:05 In His Own Words [R]
21:40 Servants Of Allah: astonishing stories of the pioneer missionaries of the Ahmadiyya Muslim Community.
22:30 French Mulaqat [R]
23:30 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood [R]

Tuesday August 29, 2017

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:35 Dars-e-Hadith
00:45 Al-Tarteel
01:20 Baitul Afiyat Mosque Germany
02:25 In His Own Words
03:00 Servants of Allah
03:55 French Mulaqat
04:45 Hajj -e- Baitullah
05:20 Jalsa Salana Speeches
06:00 Tilawat: Surah Al-Ambiyaa verses 1-51.
06:15 Dars-e-Malfoozat: selected extracts from the literature of Hazrat Mirza Ghulam Ahmad, the Promised Messiah (as).
06:30 Yassarnal Quran: Lesson no. 73.
07:00 Liqa Ma'al Arab: Recorded on May 2, 1996.
08:05 Story Time: Part 28.
08:25 InfoMate
09:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam: Recorded on November 9, 2014.
10:05 In His Own Words
10:35 Prophecies In The Bible: prophecies regarding the Holy Prophet Muhammad (saw) as found in the Bible.
11:00 Indonesian Service
12:00 Tilawat [R]
12:10 Dars-e-Malfoozat [R]
12:25 Yassarnal Qur'an [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on August 25, 2017.
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
16:05 In His Own Words [R]
16:40 Hajj -e- Baitullah
17:35 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:30 Story Time [R]
18:55 InfoMate [R]
19:25 Prophecies In The Bible [R]
19:50 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
21:05 In His Own Words [R]
21:35 Hajj -e- Baitullah [R]
22:25 Liqa Ma'al Arab [R]
23:35 Philosophy Of Teaching Of Islam

Wednesday August 30, 2017

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:35 Dars-e-Malfoozat
00:45 Rishta Nata Ke Masa'il
01:00 Yassarnal Qur'an
01:25 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam
02:30 In His Own Words
03:05 Prophecies In The Bible
03:30 InfoMate
04:05 Liqa Ma'al Arab
05:10 Hajj -e- Baitullah
06:00 Tilawat: Surah Al-Ambiyaa, verses 52-113.
06:15 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30 Al-Tarteel: Lesson no. 46.
07:00 Urdu Question And Answer Session: Recorded on May 20, 1995.
08:00 Seerat Sahabiyat
09:00 Jalsa Salana Germany Concluding Address: Recorded on September 4, 2016.
10:00 In His Own Words
10:30 Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il
11:00 Indonesian Service
12:00 Tilawat [R]
12:20 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R]
12:30 Al-Tarteel [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on August 25, 2017.
14:00 Bangla Shomprochar
15:00 Jalsa Salana Germany Concluding Address [R]
16:05 In His Own Words [R]
16:35 Ghazwat-e-Nabi
17:30 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:30 Renaissance
19:05 Hajj Aur Us Kay Masa'il
19:30 Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il
20:00 Jalsa Salana Germany Concluding Address [R]
21:05 In His Own Words [R]
21:35 Ghazwat-e-Nabi [R]
22:30 Urdu Question And Answer Session [R]
23:10 Chef's Corner [R]
23:30 Hajj Aur Us Kay Masa'il [R]

Thursday August 31, 2017

00:00
00:30 Tilawat
00:45 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:00 Al-Tarteel
01:30 Jalsa Salana Germany Concluding Address
02:30 In His Own Words
03:00 Seerat Sahabiyat Masih-e-Ma'ood
04:00 Urdu Question And Answer Session
05:00 Ghazwat-e-Nabi
06:00 Tilawat: Surah Al-Hajj verses 1-38. Part 17.
06:15 Dars-e-Tehreerat
06:30 Yassarnal Quran: Lesson no. 73.
06:55 Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Quranic verses by Khalifatul Masih IV. Class No.123, Recorded on April 9, 1996.
08:00 Shama'il-e-Nabwi
08:35 Roots To Branches
09:05 Convocation Jamia Germany: Recorded on April 22, 2017.
10:05 In His Own Words
10:35 Pakistan In Perspective
11:10 Japanese Service
11:25 Safar-e-Hajj
12:05 Tilawat [R]
12:20 Dars-e-Tehreerat [R]
12:35 Yassarnal Qur'an [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on August 25, 2017.
14:05 Beacon Of Truth: Rec. November 13, 2016.
14:55 Convocation Jamia Germany [R]
15:55 In His Own Words
16:25 Persian Service
16:50 Pakistan In Perspective [R]
17:30 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:20 Faith Matters: Programme no. 187.
19:25 Shama'il-e-Nabwi [R]
20:00 Friday Sermon [R]
21:05 In His Own Words
21:35 Safar-e-Hajj [R]
22:25 Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:30 Roots To Branches

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 24 — Friday 25 August 2017 — Issue No. 34

جماعت احمدیہ سیرالیون کے 55ویں جلسہ سالانہ (2017ء) کا کامیاب و بابرکت انعقاد

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا جلسہ کے موقع پر خصوصی پیغام۔

مختلف موضوعات پر علماء سلسلہ کی تقاریر۔ جلسہ کے ایام میں باجماعت نماز تہجد کا اہتمام۔ احمدیہ مسلم ریڈیو Bo کا افتتاح۔ وسیع پیمانے پر جلسہ کی میڈیا میں کوریج۔

صدر مملکت سیرالیون، نائب صدر مملکت، سابقہ نائب صدر مملکت، وزراء مملکت، ڈپٹی سپیکر پارلیمنٹ، نائب صدر پارلیمنٹ گنی کناکری، ممبران پارلیمنٹ،

45 پیراماؤنٹ چیفس اور نمائندگان، چیفڈم سپیکرز اور سیکشن چیفس، متعدد قبائلی سردار، اعلیٰ حکومتی عہدیداران و غیر از جماعت آئمہ کرام کی شرکت۔

اور جماعت احمدیہ کی ملّی خدمات پر خراج تحسین۔ کم و بیش بیس ہزار افراد کی جلسہ میں شرکت۔

(رپورٹ: عبدالشافی بھروانہ۔ مبلغ سلسلہ سیرالیون)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ سیرالیون کا جلسہ سالانہ 3 تا 5 فروری 2017ء منعقد ہو کر کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ امسال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت مکرم محمد ابراہیم احمد اخلاف صاحب سیکرٹری تبلیغ UK کو بطور مرکزی مہمان مقرر فرمایا۔ اُن کی آمد سے جلسہ سالانہ میں ایک غیر معمولی جوش کا سماں دیکھنے میں آیا۔ ایک اعتراض جو یہاں غیر از جماعت کی طرف سے احمدیہ جماعت پر کیا جاتا تھا کہ جماعت احمدیہ میں عرب لوگ شامل نہیں ہو رہے اس کا عملی رنگ میں قلع قمع ہوا۔

امسال افسر جلسہ سالانہ مکرم عقیل احمد صاحب مبلغ سلسلہ تھے۔ جلسہ کے انتظامات کو احسن رنگ میں انجام دینے کے لئے جلسہ کے انتظامات کو 25 مختلف شعبوں میں تقسیم کیا گیا۔ جامعہ احمدیہ سیرالیون کے طلباء و اساتذہ نے جلسہ کے انتظامات میں بھرپور معاونت کی توفیق پائی۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات کا جائزہ لینے کے لئے محترم مولانا سعیدالرحمن صاحب امیر جماعت سیرالیون نے ناظمین شعبہ جات کی کئی میٹنگز بلوائیں۔ جلسہ کی کامیابی کیلئے حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کے لئے بار بار درخواست کرتے رہے۔ احباب جماعت سیرالیون نے بھی نفلی روزوں اور باجماعت نماز تہجد کا اہتمام کیا۔

جلسہ سالانہ حسب سابق احمدیہ مسلم سینئر سیکنڈری سکول Bo ٹاؤن کے کمپاؤنڈ میں منعقد ہوا۔ 2 فروری کو جوق در جوق احمدیوں کے قافلے "یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍ عَمِیْق" کی عملی تصویر بنے ہوئے، گاڑیوں پر بینرز اور پوسٹرز لگائے، بلند آواز سے درود شریف پڑھتے ہوئے اور نعرہ ہائے تکبیر لگاتے ہوئے Bo شہر میں داخل ہونا شروع ہو گئے۔

پہلا دن

3 فروری 2017ء جلسہ سالانہ کا پہلا روز تھا جس کا آغاز حسب روایت باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر نماز تہجد کا روح پرور نظارہ شاملین جلسہ میں ایک روحانی انقلاب کی خبر دیتا ہے، اور متعدد سعید روحیں محض یہ نظارہ دیکھ کر احمدیت کی حقانیت کی گواہ بن جاتی ہیں۔ اس بات کا اظہار جلسہ میں شامل ہونے والے ہر مہمان کی زبان سے ہوا۔

09:30 بجے صبح جلسہ کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ مرکزی مہمان مکرم محمد ابراہیم اخلاف صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ محترم امیر صاحب جماعت سیرالیون مولانا سعیدالرحمن صاحب نے سیرالیون کا جھنڈا لہرایا۔ اسی دوران نائب صدر مملکت مکرم وکٹر بوکاری فو (Victor Bockarie Foh) جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ مکرم امیر صاحب نے ان کا استقبال کیا، ان کی آمد پر ان کو گارڈ آف آنر پیش کیا گیا، مکرم نائب صدر مملکت جو کہ احمدیہ سکول میں بطور استاد پڑھا بھی چکے ہیں، جماعت کے ساتھ غیر معمولی قربت کا تعلق رکھتے ہیں۔

امسال بھی صدر مملکت سیرالیون نے ہماری دعوت کو قبول کیا اور نائب صدر مملکت سمیت متعدد وزراء کے ساتھ جلسہ سالانہ کے پہلے دن پہلے اجلاس میں تشریف لائے۔ ان کے علاوہ سابقہ نائب صدر مملکت محترم Sulaiman Berewa بھی اس سال صدر مملکت کے قافلہ کے ساتھ جلسہ سالانہ سیرا لیون میں شریک ہوئے۔ صدر مملکت اپنے قافلہ سمیت تین گھنٹے تک جلسہ گاہ میں موجود رہے اور حضرت مسیح موعودؑ کے اس الہام کی صداقت کی عملی تصویر بنے رہے کہ: "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

صدر مملکت کی جلسہ گاہ میں آمد پر بھی گورنمنٹ کی طرف سے باقاعدہ گارڈ آف آنر پیش کیا گیا۔ اس کے بعد قومی ترانہ ہوا۔

امیر و مشنری انچارج مکرم مولانا سعیدالرحمن صاحب کی صدارت میں پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد جلسہ میں شامل ہونے والے معزز مہمانان، پیراماؤنٹ چیفس اور جماعت کے ممبران کا تعارف مکرم چیف کمرا بائی کاربو صاحب صدر مجلس انصاراللہ سیرالیون نے کروایا۔

امیر جماعت سیرالیون مکرم مولانا سعیدا لرحمن صاحب نے صدر مملکت اور تمام آنے والے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ اور اپنے مختصر خطاب میں جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا۔ آپ نے کہا کہ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قرآن کریم کی تعلیم و سنت نبوی ﷺ پر پابندی سے عمل کرتی ہے۔ اور احمدی تمام دوسرے مذاہب اور ان کے پیشواؤں کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ہمیشہ امن، رواداری اور بھائی چارہ کی تعلیم دیتے ہیں اور جماعت احمدیہ کے ماٹو "محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں" کی مکمل پاسداری کرتے ہیں اور اپنے ملک کے بہترین شہری ہونے کے ناطے ہمیشہ قانون کا احترام کرتے ہیں۔

آپ نے کہا کہ قرآن کریم کی تعلیم ہے "اللہ اور اس کے رسول، اور اولوالامر کی اطاعت کریں"۔ پوری دنیا میں جماعت احمدیہ اس تعلیم کو اپنائے ہوئے ہے اور ملک کی ترقی میں ہمیشہ تعاون کرتی ہے۔

☆ Minister of Social Welfare & Religious Affairs Dr. Sylvia Olayinka Blyden نے اپنی مختصر تقریر میں جماعت احمدیہ کی سیرالیون میں تعلیمی خدمات کو سراہا اور اپنی وزارت کی طرف سے جماعت احمدیہ اور خلیفۃ المسیح کا شکریہ ادا کیا۔

☆ آنریبل پیراماؤنٹ چیف پرنس لاپیہ بوئما پیراماؤنٹ چیف بو (Lappia Boima) نے اپنے تأثرات میں جماعت احمدیہ کے انتظامات کو سراہا اور بتایا کہ یہ ساتویں بار ہے کہ وہ اس جلسہ میں شرکت کر رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ یہ واحد موقع ہے جس میں تمام سیرالیون ان کی چیفڈم میں اکٹھا ہوتا ہے اور روحانی طور پر سیراب ہو کر جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ موصوف جلسہ گاہ میں مختلف مقامات پر آویزاں تحریرات سے جن میں

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

صدر مملکت سیرالیون اور دیگر مہمانان حاضرین جلسہ کے استقبالیہ نعروں کا جواب دیتے ہوئے